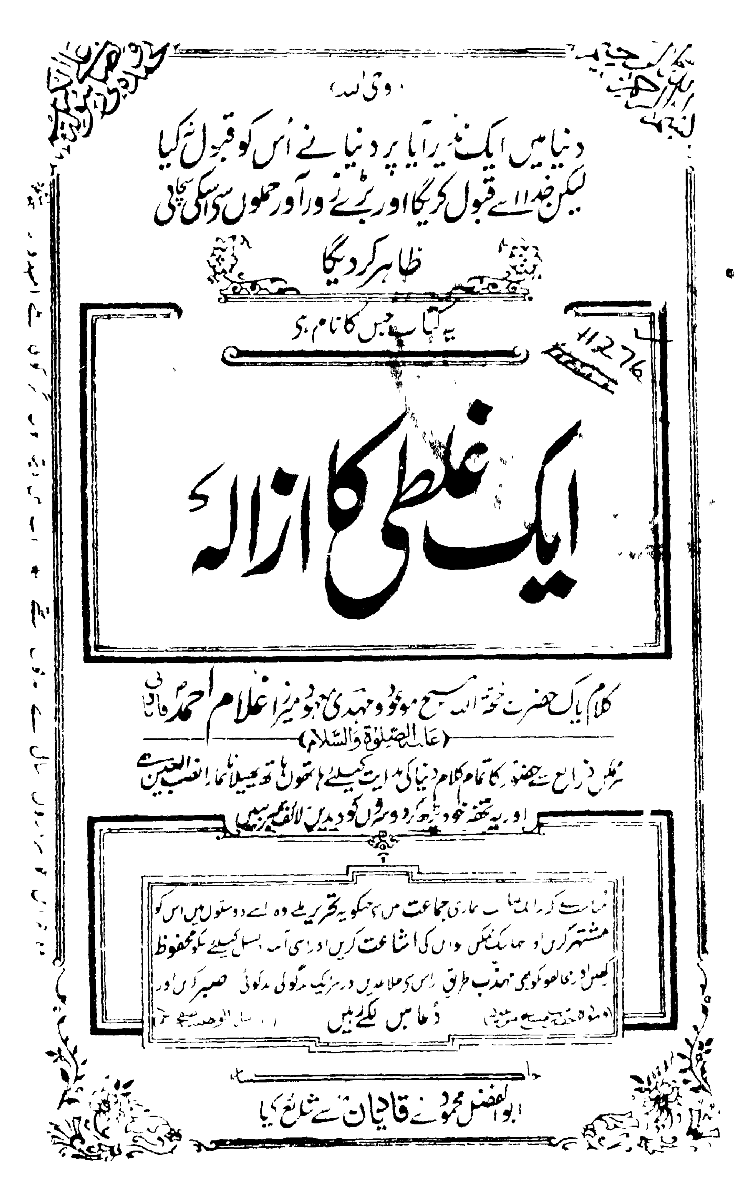


بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وحی اللہ

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا
لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی
ظاہر کردیگا

یہ کتاب جس کا نام ہے

ایک غلطی کا ازالہ

کلام پاک حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود و مہدی معہود مرزا غلام احمد قادیانی
(علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ممکن ذرائع سے حضور کا تمام کلام دنیا کی ہدایت کیلئے ہاتھوں ہاتھ پھیلانا ہمارا نصب العین ہے
اور یہ تحفہ خود پڑھکر دوسروں کو دیدیں

نہایت ضروری ہے کہ ہماری جماعت میں سے جسکو یہ تحریر ملے وہ اسے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں اور جہانتک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور آئندہ نسل کیلئے محفوظ رکھیں اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق سے اس پر مطلع کریں اور ہر ایک بدگوئی پر صبر کریں اور دعا میں لگے رہیں

(ملفوظ حضرت مسیح موعود) (رسالہ الوصیت)

ابو الفضل محمود نے قادیان سے شائع کیا

"میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا"
(الہام مسیح موعودؑ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

ایک غلطی کا ازالہ

ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعوٰی اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں جنکو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے۔ وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے باوجود اہل حق ہونے کے ان کو ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعوٰی کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے

انما الاعمال بالنیات



حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود

(احمدیہ دارالکتب قادیان)

کیا گیا۔ سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت تو خاتم النبیین ہیں پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح
آسکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ بیشک اُس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پرانا نہیں
آسکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں
اور پھر اس حالت میں اُنکو نبی بھی مانتے ہیں بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت
کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا
عقیدہ ہے۔ بیشک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے اور آیت ولکن رسول اللہ
وخاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر
کامل شہادت ہے لیکن ہم اس قسم کے عقائد کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت
پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین
اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جسکی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں۔ اور وہ یہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے
دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔ اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا
عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام
کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی
پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے۔ اس پر ظلی طور پر وہی نبوت

حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جسکو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے۔ یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ۔ (دیکھو ۴۹۸ براہین احمدیہ) اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اسکے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلّوں میں۔ (دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۴) پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشدآء علی الکفار رحماء بینھم۔ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اللہ ہے جو صفحہ ۵۵۷ براہین میں درج ہے "دنیا میں ایک نذیر آیا" اسکی دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد

ہاتھ پر اخبار غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہونگے بالضرورت اس پر مطابق آیت لا یظہر علی غیبہ کے مفہوم نبی کا صادق آئیگا۔ اسی طرح جو خدا تعالیٰ کیطرف سے بھیجا جائیگا اسی کو ہم رسول کہینگے فرق درمیان یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک ایسا نبی کوئی نہیں جس پر جدید شریعت نازل ہو۔ یا جسکو بغیر توسط آنجناب اور ایسی فنا فی الرسول کی حالت کے جو آسمان پر اس کا نام محمدؐ اور احمد رکھا جائے۔ یونہی نبوت کا لقب عنایت کیا جائے ومن ادعی فقد کفر۔ اس میں اصل بھید یہی ہے کہ خاتم النبیین کا مفہوم تقاضا کرتا ہے کہ جبتک کوئی پردہ مغائرت کا باقی ہے اسوقت تک اگر کوئی نبی کہلائے گا۔ تو گویا اُس مُہر کو توڑنے والا ہوگا جو خاتم النبیین پر ہے لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کیطرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہوگیا ہو تو وہ بغیر مُہر توڑنے کے نبی کہلائے گا کیونکہ وہ محمدؐ ہے گو ظلی طور پر۔ پس باوجود اُس شخص کے دعویٔ نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمدؐ اور احمد رکھا گیا۔ پھر بھی سیدنا محمدؐ خاتم النبیین ہی رہا۔ کیونکہ یہ محمد ثانی اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر اور اسی کا نام ہے مگر عیسیٰ بغیر مُہر توڑنے کے آ نہیں سکتا۔ کیونکہ اسکی نبوت ایک الگ نبوت ہے اور اگر بروزی معنوں کے رو سے بھی کوئی شخص نبی اور رسول نہیں ہو سکتا تو پھر اس کے کیا معنی ہیں کہ

کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت
کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں ۔ بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے اور نہ اپنے
لئے بلکہ اسی کے جلال کے لئے ۔ اسی لئے اس کا نام آسمان پر محمدؐ اور احمد ہے ۔ اسکے یہ
معنی ہیں کہ محمدؐ کی نبوت آخر محمدؐ کو ہی ملی گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو ۔ پس یہ آیت
کہ مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اس کے
معنی یہ ہیں کہ لیس محمد ابا احد من رجال الدنیا ولکن ھو اب لرجال الاخرۃ
لانہ خاتم النبیین ولا سبیل الی فیوض اللہ من غیر توسطہ ۔ غرض میری نبوت
اور رسالت باعتبار محمدؐ اور احمدؐ ہونے کے ہے نہ میرے نفس کے رو سے ۔ اور یہ نام بحیثیت
فنا فی الرسول مجھے ملا ہے ۔ لہذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا ۔ لیکن عیسیٰ کے اترنے سے
ضرور فرق آئیگا ۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ نبی کے معنی لغت کے رو سے یہ ہیں کہ خدا کی طرف سے اطلاع
پا کر غیب کی خبر دینے والا پس جہاں یہ معنی صادق آئینگے نبی کا لفظ بھی صادق آئیگا ۔ اور نبی
کا رسول ہونا شرط ہے کیونکہ اگر وہ رسول نہ ہو ۔ تو پھر غیب مصفی کی خبر اسکو مل نہیں سکتی اور
یہ آیت روکتی ہے لَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ ۔ اب اگر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان معنوں کی رو سے نبی سے انکار کیا جائے تو اس سے لازم آتا
ہے کہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ یہ امت مکالمات و مخاطبات الٰہیہ سے بے نصیب ہے کیونکہ جسکے

دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار
کر سکتا ہوں اور جبکہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کر دوں یا
اسکے سوا کسی دوسرے سے ڈروں مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور
جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے اور میں جیسا
کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس
کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی جسکی سچائی اسکے متواتر نشانوں سے مجھ پر
کھل گئی ہے اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے
پر نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ پر اپنا کلام نازل کیا تھا میرے لئے زمین نے بھی گواہی دی اور آسمان نے
بھی۔اس طرح پر میرے لئے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفۃ اللہ ہوں مگر پیشگوئیوں کے
مطابق ضرور تھا کہ انکار بھی کیا جاتا۔ اسلئے جنکے دلوں پر پردے ہیں وہ قبول نہیں کرتے۔
میں جانتا ہوں کہ ضرور خدا میری تائید کرے گا جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے رسولوں کی تائید
کرتا رہا ہے کوئی نہیں کہ میرے مقابل پر ٹھہر سکے کیونکہ خدائی تائید انکے ساتھ نہیں
اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں
مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم٭ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان معنوں کے رو سے مجھے نبوت اور رسالت سے انکار نہیں ہے۔ اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا۔ اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اُسکو پکارا جائے۔ اگر کہو اس کا نام محدّث رکھنا چاہیئے تو میں کہتا ہوں تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہارِ غیب نہیں ہے مگر نبوت کے معنی اظہار امر غیب ہے اور نبی ایک لفظ ہے جو عربی اور عبرانی میں مشترک ہے یعنی عبرانی میں اس لفظ کو ناؔبی کہتے ہیں اور یہ لفظ نابا سے مشتق ہے جسکے یہ معنی ہیں خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرنا اور نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں ہے یہ صرف موہبت ہے جسکے ذریعہ سے امور غیبیہ کھلتے ہیں پس میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کیطرف سے پاکر بچشم خود

٭ یہ بھی یاد رکھو کہ اس امت کیلئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائیگی جو پہلے نبی اور صدیق پاچکے پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جنکے رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے جیسا کہ آیت لَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ سے ظاہر ہے پس مصفّٰی غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور آیت انعمت علیھم گواہی دیتی ہے کہ اس مصفّٰی غیب سے یہ امت محروم نہیں اور مصفّٰی غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے اور وہ طریق براہ راست بند ہے اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ اس موہبت کے لئے محض بروز اور ظلیت اور فنا فی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔ منہ

ہونے سے خدا کی مُہر نہیں ٹوٹتی* یہ بات ظاہر ہے کہ جیسا کہ میں اپنی نسبت کہتا
ہوں کہ خدا نے مجھے رسول اور نبی کے نام سے پکارا ہے۔ ایسا ہی میرے مخالف حضرت
عیسیٰ ابن مریم کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوبارہ دُنیا میں
آئینگے اور چونکہ وہ نبی ہیں اس لئے انکے آنے پر بھی وہی اعتراض ہوگا جو مجھ
پر کیا جاتا ہے یعنی یہ کہ خاتم النبیین کی مُہر ختمیت ٹوٹ جائیگی۔ مگر میں کہتا ہوں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے مجھے رسول اور نبی کے
لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مُہر ختمیت ٹوٹتی ہے
کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وآخرین منہم لما یلحقوا بہم
بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے
براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہی وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے

* یہ کیسی عمدہ بات ہے کہ اس طرح سے نہ تو خاتم النبیین کی پیشگوئی کی مُہر ٹوٹی اور نہ امّت کے کل افراد مفہوم
نبوت سے جو لا یظہر علی غیبہٖ کے مطابق ہے محروم رہے مگر حضرت عیسیٰ کو دوبارہ اُتارنے سے جنکی نبوت اسلام
سے چھ سو برس پہلے قرار پا چکی ہے اسلام کا کچھ باقی نہیں رہتا۔ اور آیت خاتم النبیین کی صریح تکذیب
لازم آتی ہے اس کے مقابل پر ہم صرف مخالفوں کی گالیاں سُنیں گے۔ سو گالیاں دیں
وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ منہ

مگر ان معنوں سے کہ مَیں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اسکا نام پاکر اسکے واسطہ سے خدا کیطرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے مَیں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔ اور میرا یہ قول کہ "من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب" اسکے معنی صرف اس قدر ہیں کہ مَیں صاحب شریعت نہیں ہوں۔ ہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے اور ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ مَیں باوجود نبی اور رسول کے لفظ کے ساتھ پکارے جانیکے خدا کیطرف سے اطلاع دیا گیا ہوں کہ یہ تمام فیوض بلاواسطہ میرے پر نہیں ہیں بلکہ آسمان پر ایک پاک وجود ہے جس کا روحانی افاضہ میرے شامل حال ہے یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس واسطہ کو ملحوظ رکھکر اور اس میں ہو کر اور اسکے نام محمد اور احمد سے مسمّٰی ہو کر مَیں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔ اور اس طور سے خاتم النبیین کی مُہر محفوظ رہی کیونکہ مَیں نے انعکاسی اور ظلّی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا۔ اگر کوئی شخص اس وحی الٰہی پر ناراض ہو کہ کیوں خدا تعالیٰ نے میرا نام نبی اور رسول رکھا ہے تو یہ اسکی حماقت ہے کیونکہ میرے نبی اور رسول

یہ عمیق اشارہ اس بات کیطرف ہے کہ وہ روحانیت کے رو سے اسی نبی میں سے نکلا
ہوگا۔ اور اسی کی روح کا روپ ہوگا۔ اسپر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ جن الفاظ سے
ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلق بیان کیا۔ یہانتک کہ دونوں کے نام ایک
کر دیئے۔ ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس
موعود کو اپنا بروز بیان فرمانا چاہتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ کا یشوع بروز تھا
اور بروز کے لئے یہ ضرور نہیں۔ کہ بروزی انسان صاحب بروز کا بیٹا یا نواسہ
ہو۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ روحانیت کے تعلقات کے لحاظ سے شخص مورد بروز صاحب
بروز میں سے نکلا ہوا ہو۔ اور ازل سے باہمی کشش اور باہمی تعلق درمیان ہو
سو یہ خیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان معرفت کے سراسر خلاف ہے کہ
آپ اس بیان کو تو چھوڑ دیں جو اظہار مفہوم بروز کے لئے ضروری ہے اور
یہ امر ظاہر کرنا شروع کر دیں کہ وہ میرا نواسہ ہوگا۔ بھلا نواسہ ہونے سے
کو کیا تعلق ہے۔ اور اگر بروز کے لئے یہ تعلق ضروری تھا تو فقط نواسہ ہونے کی
ایک ناقص نسبت کیوں اختیار کی گئی بیٹا ہونا چاہیئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے
اپنی کلام پاک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کے باپ ہونیکی نفی کی ہے
لیکن بروز کی خبر دی ہے اگر بروز صحیح نہ ہوتا۔ تو پھر آیت و آخرین منھم

میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے خاتم النبیین کی مُہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمدؐ تک ہی محدود رہی یعنے بہرحال محمد صلی اللہ ہی نبی رہے نہ اور کوئی یعنی جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوں۔ اور بروزی رنگ میں تمام کمالاتِ محمدی مع نبوتِ محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔ بھلا اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ مہدی موعود خَلق اور خُلق میں ہمرنگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اور اس کا اسم آنجناب کے اسم سے مطابق ہوگا یعنی اس کا نام بھی محمد اور احمد ہوگا۔ اور اسکے اہلبیت میں سے ہوگا* اور بعض حدیثوں میں ہے کہ مجھ میں سے ہوگا۔ یہ

* یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی۔ اسکی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی۔ اور خواب میں مجھے فرمایا کہ سلمان منّا اھل البیت علی مشرب الحسن۔ میرا نام سلمان رکھا یعنے دو سلم۔ اور سلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں یعنی مقدر ہے کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہوں گی ایک اندرونی جو اندرونی بغض اور شحنا کو دور کریگی۔ دوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجوہ کو پامال کر کے اور اسلام کی عظمت دکھلا کر غیر مذاہب والوں کو اسلام کی طرف جھکا دیگی معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جو سلمان آیا ہے اس سے بھی میں مراد ہوں۔ ورنہ اس سلمان پر دو صلح کی پیشگوئی صادق نہیں آتی۔ اور میں خدا سے وحی پاکر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں اور بموجب اس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہلبیت میں سے ہیں اور حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں چنانچہ یہ کشف براہین احمدیہ میں موجود ہے۔ منہ

اس طرح پر تو محمدؐ کے نام کی نبوت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم تک ہی محدود رہی۔ تمام انبیاء علیہم السلام کا اس پر اتفاق ہے کہ بروز میں دوئی نہیں ہوتی۔ کیونکہ بروز کا مقام اس مضمون کا مصداق ہوتا ہے کہ

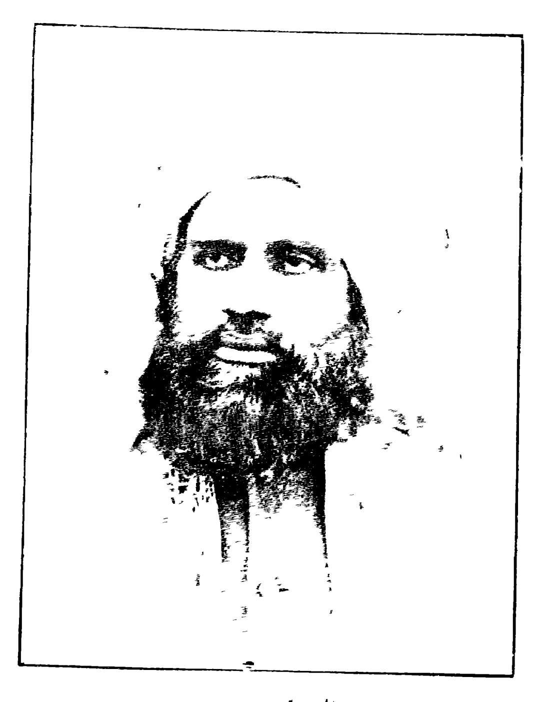
من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی + تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

لیکن اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئے۔ تو بغیر خاتم النبیین کی مہر توڑنے کے کیونکر دنیا میں آسکتے ہیں۔ غرض خاتم النبیین کا لفظ ایک الٰہی مہر ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر لگ گئی ہے۔ اب ممکن نہیں کہ کبھی یہ مہر ٹوٹ جائے ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجائیں اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں۔ اور یہ بروز خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک قرار یافتہ عہدہ تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ اور انبیاءؑ کو اپنے بروز پر غیرت نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ انہی کی صورت اور انہی کا نقش ہے لیکن دوسرے پر ضرور غیرت ہوتی ہے دیکھو حضرت موسیٰ نے معراج کی رات جب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے مقام سے آگے نکل گئے تو کیونکر رو رو کر اپنی غیرت ظاہر کی۔ تو پھر جس حالت میں خدا تو فرمائے کہ تیرے بعد کوئی اور نبی نہیں

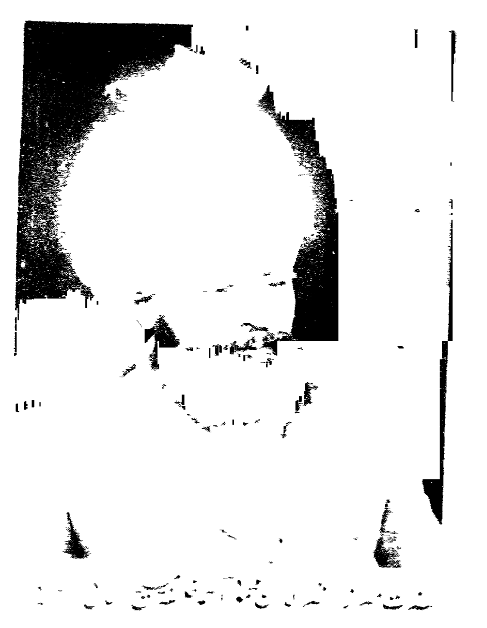
میں اس موعود کے رفیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کیوں ٹھہرتے۔ اور نفی بروز سے اس آیت کی تکذیب لازم آتی ہے جسمانی خیال کے لوگوں نے کبھی اس موعود کو حسنؓ کی اولاد بنایا اور کبھی حسینؓ کی۔ اور کبھی عباسؓ کی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف یہ مقصود تھا کہ وہ فرزندوں کی طرح اس کا وارث ہوگا۔ اسکے نام کا وارث اسکے خُلق کا وارث اسکے علم کا وارث۔ اسکی روحانیت کا وارث۔ اور ہر ایک پہلو سے اپنے اندر اسکی تصویر دکھلائیگا اور وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ سب کچھ اس سے لیگا اور اس میں فنا ہوکر اسکے چہرے کو دکھائیگا۔ پس جیسا کہ ظلی طور پر اس کا نام لیگا۔ اس کا خُلق لیگا۔ اس کا علم لیگا۔ ایسا ہی اس کا نبی لقب بھی لیگا۔ کیونکہ بروزی تصویر پوری نہیں ہو سکتی جب تک کہ یہ تصویر ہر ایک پہلو سے اپنے اصل کے کمال اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔ پس چونکہ نبوت بھی نبی میں ایک کمال ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تصویر بروزی میں وہ کمال بھی نمودار ہو۔ تمام نبی اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں کہ وجود بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتی ہے یہاں تک کہ نام بھی ایک ہو جاتا ہے پس اس صورت میں ظاہر ہے کہ جس طرح بروزی طور پر محمدؐ اور احمدؐ نام رکھے جانے سے دو محمدؐ اور دو احمدؐ نہیں ہو گئے اسی طرح بروزی طور پر نبی یا رسول کہنے سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ خاتم النبیین کی مُہر ٹوٹ گئی۔ کیونکہ وجود بروزی کوئی الگ وجود نہیں

مستلزم تکذیب آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ہے وہ ختمیت
کی مُہر کو توڑتا ہے اور اس فضول اور خلاف عقیدہ کا تو قرآن شریف میں نشان
نہیں اور کیونکر ہو سکتا کہ وہ آیت ممدوحہ بالا کے صریح برخلاف ہے لیکن ایک
بروزی نبی اور رسول کا آنا قرآن شریف سے ثابت ہو رہا ہے جیسا کہ آیت
وآخرین منہم سے ظاہر ہے اس آیت میں ایک لطافت بیان یہ ہے کہ
اس گروہ کا ذکر تو اس میں کیا گیا جو صحابہ میں سے ٹھہرائے گئے لیکن اس جگہ اس
مورد بروز کا بتصریح ذکر نہیں کیا یعنے مسیح موعود کا جسکے ذریعہ سے وہ لوگ صحابہ
ٹھہرے اور صحابہ کیطرح زیر تربیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھے گئے۔ اس ترک
ذکر سے یہ اشارہ مطلوب ہے کہ مورد بروز حکم نفی وجود کا رکھتا ہے اس لئے اسکی
بروزی نبوت اور رسالت سے مُہر ختمیت نہیں ٹوٹتی پس آیت میں اسکو ایک
وجود منفی کیطرح رہنے دیا اور اسکی عوض میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کر
دیا ہے اور اسی طرح آیت اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الکوثر میں ایک بروزی وجود
کا وعدہ دیا گیا جسکے زمانہ میں کوثر ظہور میں آئیگا یعنی دینی برکات کے چشمے بہ نکلینگے
اور بکثرت دنیا میں سچے اہل اسلام ہو جائینگے اس آیت میں بھی ظاہری اولاد
کی ضرورت کو نظر تحقیر سے دیکھا اور بروزی اولاد کی پیشگوئی کی گئی اور گو

آئے گا۔ اور پھر اپنے فرمودہ کے برخلاف عیسیٰ کو بھیجدے تو پھر کس قدر یہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دلآزاری کا موجب ہوگا۔ غرض بروزی رنگ کی نبوت سے ختم نبوت میں فرق نہیں آتا اور نہ مُہر ٹوٹتی ہے لیکن کسی دوسرے نبی کے آنے سے اسلام کی بیخکنی ہو جاتی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں سخت اہانت ہے کہ عظیم الشان کام دجال کُشی کا عیسیٰ سے ہوا نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آیت کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین نعوذ باللہ اس سے جھوٹی ٹھہرتی ہے اور اس آیت میں ایک پیشگوئی مخفی ہے اور وہ یہ کہ اب نبوت پر قیامت تک مُہر لگ گئی ہے اور بجز بروزی وجود کے جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے کسی میں یہ طاقت نہیں جو کھلے کھلے طور پر نبیوں کی طرح خدا سے کوئی علم غیب پاوے اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں۔ اس لئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی۔ اور اس نبوت کے مقابل پر تمام دنیا بے دست و پا ہے کیونکہ نبوت پر مُہر ہے۔ ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا سو وہ ظاہر ہو گیا۔ اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوۃ کے چشمہ سے پانی لینے کے لئے باقی نہیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ بروزی طور کی نبوت اور رسالت سے ختمیت کی مُہر نہیں ٹوٹتی اور حضرت عیسیٰ کے نزول کا خیال جو



حضرت حاجی الحرمینؓ نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

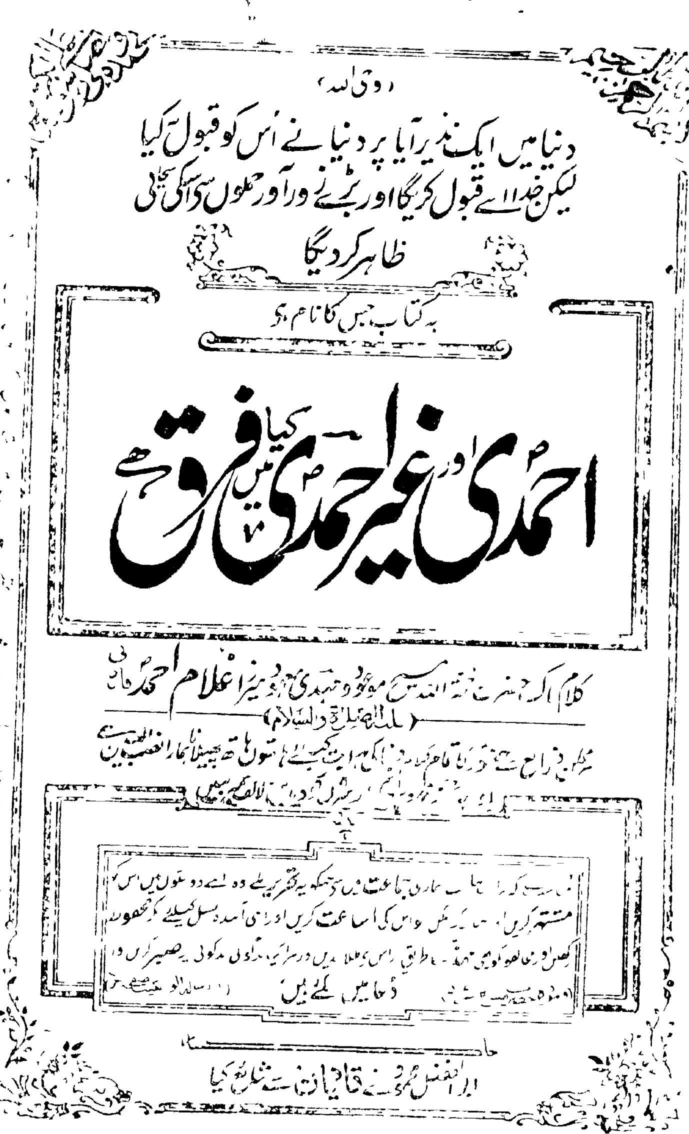


خدا نے مجھے یہ شرف بخشا ہے کہ میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی۔ اور دونوں
خونوں سے حصہ رکھتا ہوں۔ لیکن میں روحانیت کی نسبت کو مقدم رکھتا ہوں
جو بروزی نسبت ہے۔ اب اس تمام تحریر سے مطلب میرا یہ ہے کہ جاہل مخالف
میری نسبت الزام لگاتے ہیں کہ یہ شخص نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ مجھے
ایسا کوئی دعویٰ نہیں۔ میں اس طور سے جو وہ خیال کرتے ہیں نہ نبی ہوں نہ
رسول ہوں۔ ہاں میں اس طور سے نبی اور رسول ہوں جس طور سے ابھی میں نے
بیان کیا ہے۔ پس جو شخص میرے پر شرارت سے یہ الزام لگاتا ہے جو دعویٰ نبوت
اور رسالت کا کرتے ہیں وہ جھوٹا اور ناپاک خیال ہے۔ مجھے بروزی صورت نے
نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ
رکھا۔ مگر بروزی صورت میں۔ میرا نفس درمیان نہیں ہے۔ بلکہ محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم ہے اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس نبوت اور
رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی علیہ الصلوٰۃ
والسلام۔

خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان

۵ نومبر ۱۹۰۱ء

پبلشر ابوالفضل محمود قادیان (ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا) ہدیہ ایک پیسہ۔ ڈیڑھ روپیہ سینکڑہ



(وحی الٰہی)

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا
لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی
ظاہر کر دیگا

یہ کتاب جس کا نام ہے

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

کلام حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی
(علیہ الصلوٰۃ والسلام)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دعائیں [illegible]

ابو الفضل محمود نے قادیان سے شائع کیا

معزز حضرات! السلام علیکم و رحمۃ اللہ

میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا

حضرت اقدس

مسیح موعود و مہدی معہود

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

پُر معارف کلام کو بکثرت ہر خاص و عام میں شائع کرنے کیلئے اطلاعاً عرض ہے کہ ہم نے حضور کی مندرجہ ذیل تصانیف کثیر التعداد طبع کرائی ہیں انکی قیمت بالکل برائے نام رکھی ہے

کتاب	قیمت	سیٹ
دُرِّ ثمین اردو منظوم کلام حضرت مسیح موعود و حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ	۲ پیسے	دونوں کا سیٹ ایک آنہ
کشتی نوح جیبی سائز	۲ پیسے	
خود نوشت سوانح حضرت مسیح موعود	ایک آنہ	تینوں کا سیٹ چار آنے
تحفہ شہزادہ ویلز	دو آنے	
کشتی نوح رسالہ	ایک آنہ	
ٹیچنگز آف اسلام انگریزی		چاروں کا سیٹ چھ آنے
پیغام احمدیت لیکچر انگریزی سر محمد ظفر اللہ خان صاحب		
پیغام صلح انگریزی		

ملنے کا پتہ ابو الفضل محمود قادیان پنجاب

ان کتب کے مطالعہ کے بعد احباب مزید تحقیق کرنا چاہیں تو احمدی دار التبلیغ ... اطمینان کر سکتے ہیں ... تشریف لائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"میری فتح ہوئی"

"میرا غلبہ ہوا"

(الہام مسیح موعود)

از تقریر

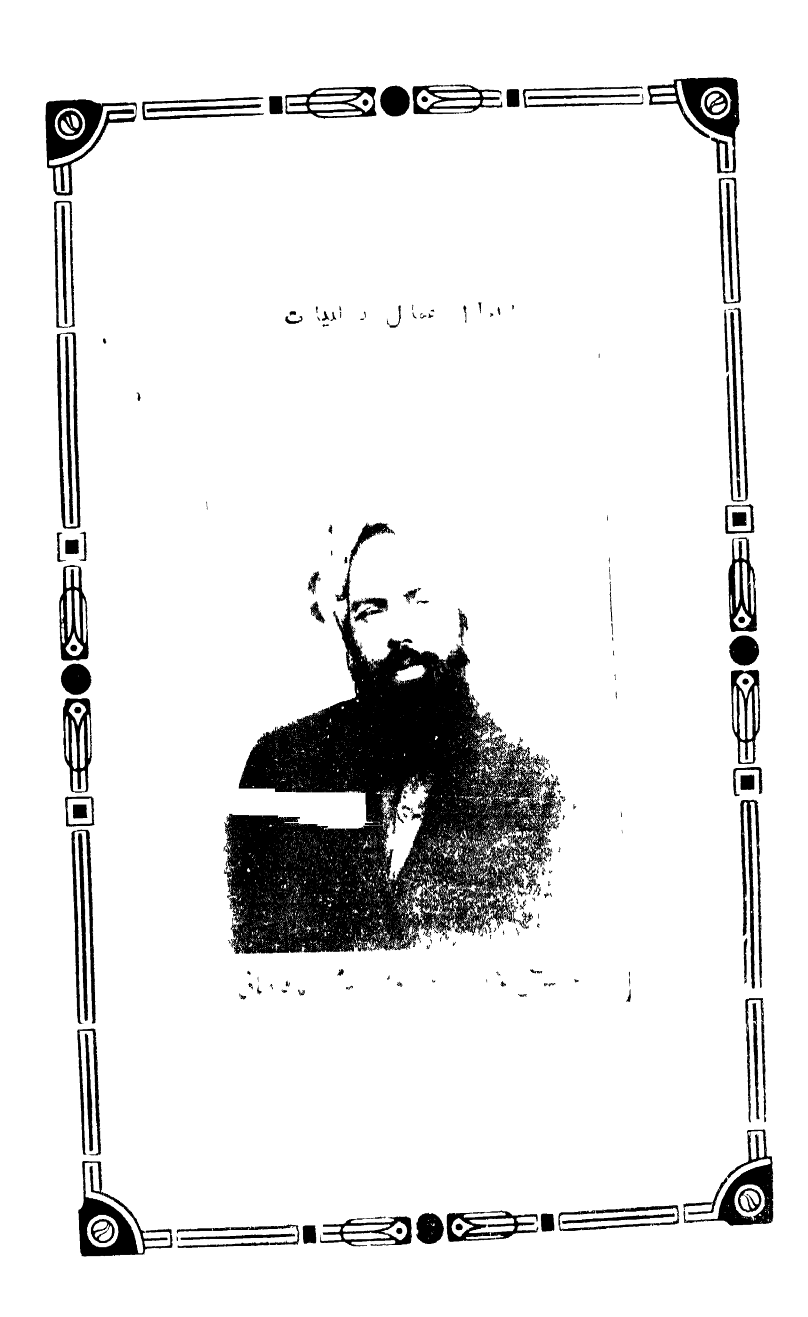
حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء)

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

ایک جماعت الگ بنانے کی وجہ

کل میں نے سنا تھا کہ ایک شخص نے کہا کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے اور کچھ فرق نہیں کہ یہ لوگ وفاتِ مسیح کے قائل ہیں اور وہ لوگ وفاتِ مسیح کے قائل نہیں۔ باقی سب عملی حالت مثلاً نماز روزہ اور زکوٰۃ اور حج وہی ہے۔ سو سمجھنا چاہیئے کہ یہ بات صحیح نہیں۔ کہ میرا دنیا میں آنا صرف حیاتِ مسیح کی غلطی کو دور کرنے کے واسطے ہے۔ اگر مسلمانوں کے درمیان صرف یہی ایک غلطی ہوتی تو اتنے کے واسطے ضرورت نہ تھی کہ ایک شخص خاص



خروج زور سے ہوا اور انہوں نے مسیح کی زندگی کو ایک
قوی دلیل اسکی خدائی کے واسطے پکڑی۔ اور کہا کہ اگر کوئی
دوسرا انسان ایسا کرسکتا ہے تو آدم سے لیکر آجتک اسکی
کوئی نظیر پیش کرو۔ اور درحقیقت اگر یہ بات صحیح ہوتی
جو عیسائی کہتے ہیں کہ وہ زندہ آسمان پر چلا گیا۔ اور
عرش پر بیٹھا ہے تو اسلام کے واسطے ایک ماتم کا
دن ہوتا۔ اسلام توحید کے واسطے آیا ہے۔ وہ نہیں
چاہتا کہ کوئی کمزوری باقی رہے۔ خدا تعالیٰ وحدہٗ لاشریک
ہے۔ اگر کسی دوسرے کو خصوصیت دی جاوے۔ تو یہ
خدا تعالیٰ کی شان میں فرق لانا ہے۔ اس بات سے
دھوکہ نہ کھاؤ جو لوگ کہدیتے ہیں کہ کیا خدا قادر نہیں؟
خدا تعالیٰ بیشک قادر ہے۔ لیکن تمام جہان میں سے کسی
ایک شخص کو بعض وجوہ کی خصوصیت دینا جو دوسروں کے
واسطے نہیں ایک مبدأ شرک ہے۔ اور ایسے شخص کو گویا
شریک باری ٹھہرانا ہے۔ جو مسلمان اس زمانہ میں یہ عقیدہ

مبعوث کیا جاتا اور ایک جماعت الگ بنائی جاتی اور ایک بڑا شور برپا کیا جاتا۔ یہ غلطی دراصل آج نہیں پڑی بلکہ میں جانتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ غلطی پھیل گئی تھی۔ اور کئی خواص اور اولیاء اور اہل اللہ کا یہی خیال تھا۔ اگر یہ کوئی ایسا اہم امر ہوتا تو خدا تعالےٰ اسی زمانہ میں اس کا ازالہ کر دیتا۔ لیکن اس زمانہ میں بہت سی باتیں مسلمانوں کے درمیان ایسی داخل ہوگئی ہیں جن کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

وفاتِ مسیح میں حیاتِ اسلام ہے

ہاں اس میں شک نہیں کہ وفاتِ مسیح کا مسئلہ اس زمانہ میں حیاتِ اسلام کے واسطے ضروری ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بیشک ہر بات پر قادر ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ وہ جو چاہے کرسکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ ایسے امور کے سخت مخالف ہے جو دین کو ضرر پہنچانے والے ہوں۔ حیاتِ مسیح کا مسئلہ اوائل میں صرف ایک غلطی تھی مگر آجکل وہ ایک اژدہا ہے۔ جب عیسائیوں کا

پر کتابیں لکھی ہیں۔ اور ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی حیات کا ثبوت بھی موجود ہے۔ کیونکہ زندہ نبی وہ ہے
جسکے برکات اور فیوض ہمیشہ جاری ہوں۔ سو خدا تعالیٰ نے
مسلمانوں کو کبھی ضائع نہیں کیا۔ ہر صدی کے سر پر وہ ایسے
آدمی بھیجتا رہا ہے جو مناسب حال اصلاح کرے۔ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی
اسکے محافظ ہیں۔ محافظت کا لفظ ہی دلالت کرتا ہے کہ مجدد
پیدا ہوتے رہیں گے۔ جب ایک صدی گزر جاتی ہے اور
پہلی نسل اٹھ جاتی ہے۔ اور پچھلے عالم۔ حافظ۔ اولیاء اللہ
ابدال فوت ہو جاتے تو دین کو تازہ رکھنے کیلئے خدا تعالیٰ
اپنی طرف سے نئے آدمی پیدا کرتا ہے۔ ہر صدی کے سر پر
ایسے مجدد ہوتے رہتے ہیں جو غلطیوں اور بدعادتوں اور
سستیوں اور غفلتوں کو انکے ذریعہ سے دور کیا جاتا ہی
یہ خصوصیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو ملی ہے۔ اور یہی
آپکی حیات پر دلالت کرتی ہے۔

پیش کرتے ہیں کہ عیسیٰ ابتک زندہ چلا آتا ہے۔ وہ اسلام کے اندرونی دشمن اور اسلام کے واسطے مارِ آستین ہیں۔ تَوَفّیِ کے لفظ کے معنے جب تمام جہان کے انسانوں کے واسطے موت کے ہیں۔ جب یہود و نصاریٰ۔ اسلام۔ تمام قوموں کی لغات میں اس لفظ کے معنے موت کے ہیں تو پھر مسیح کے واسطے کیا خصوصیت ہے کہ صرف ایک انسان کے واسطے اس لفظ کے معنے اور ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک موٹی بات ہے۔ اور یہ مسئلہ دراصل ایسا باریک نہیں کہ اس کے واسطے کسی عظیم الشان مجدّد کی ضرورت ہوتی۔ یہی لفظ تَوَفّیِ کا جبکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بولا جاتا ہے تو اس کے معنے سوائے موت کے اور کچھ نہیں لئے جاتے۔

زندہ نبی کون ہے؟

حالانکہ اگر کوئی زندہ نبی ہے تو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ بعض کا۔ سے حیات النبی

بنی آدم کو پہنچایا ہے؟ سوائے اس کے کہ ۴۰ کروڑ انسان مردہ پرست بن گیا۔

پس پہلوں نے اگر وفات مسیح کے مسئلہ میں اجتہادی غلطی کھائی تب بھی انکو ثواب ہے۔ کیونکہ مجتہد کے متعلق لکھا ہے کہ قَدْ یُخْطِی وَیُصِیْبُ کبھی خطا کرتا ہی اور کبھی صواب۔ مشیئت الٰہی نے ان سے جو کچھ کرایا سو کرایا۔ اس میں بھی اسرار الٰہی تھے۔ خدا نے ایک معاملہ ان سے مخفی رکھا اور وہ غفلت میں رہے۔ خدا جب چاہتا ہے ایک بھید کو مخفی کرتا ہے جب چاہتا ہے ظاہر کر دیتا ہے۔ ہاں اس زمانہ کے لوگوں پر خدا نے اس مسئلہ کی حقیقت کھولدی ہے۔ اسوقت اسلام تنزل کی حالت میں ہے اور دن بدن عیسویت کا شکار ہوتا جاتا ہے۔ ایسے ہی مسائل روز بروز لوگوں کے کانوں میں پھونک کر انکو برگشتہ کر دیتے ہیں۔ خدا تعالے نے اس زمانہ میں چاہا ہے کہ لوگوں کو متنبہ کر دے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات کے تاثیر ایسے تھے کہ صحابہ رضؓ نے جانیں دیدیں۔ اور آجتک لوگ ان برکات سے فیوض حاصل کر رہے ہیں۔ برخلاف اس کے حضرت عیسٰیؑ کی تاثیر کا یہ حال تھا کہ اس کے سامنے ایک شاگرد نے تیس روپیہ لیکر پکڑوا دیا اور دوسرے نے جو سب سے اوّل نمبر کا حواری تھا مُنہ پر تین دفعہ لعنت ایسے نازک وقت میں کی۔

پھر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیر اور برکات اور قوتِ قدسیہ کا نتیجہ ہے کہ قرآن شریف کی اسقدر حفاظت ہوئی۔ ہر زمانہ میں اور ہر ملک میں ہزاروں لوگ قرآن شریف یاد کرتے ہیں اور سناتے ہیں برخلاف اس کے انجیل کا پتہ ہی نہیں لگتا کہ سچّی انجیل کونسی ہے اور جھوٹی انجیل کونسی ہے۔

پھر یہ سوچنا چاہیئے کہ حضرت عیسٰی کی حیات کے عقیدہ نے آجتک دنیا میں کیا بنایا ہے اور کیا فائدہ

دنیا پرستی

ہر ایک دل دنیا کی محبت میں غرق ہو رہا ہے۔ کسی کو دین کے واسطے ذرہ برابر کام کرنا ہوتا ہے تو وہ سوپ سپارٹیں پڑھتا ہے۔ اس وقت دین غریب بیکس اور یتیم ہو رہا ہے۔ یہ کلمہ نہایت زرین۔ سچا اور بابرکت ہے کہ حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ۔ دنیا کی محبت ہر بدی کی ابتدا ہے۔ اکثر لوگ دنیا ہی سے محبت کے سبب ہلاک ہو رہے ہیں ورنہ وہ جانتے ہیں کہ جس مذہب اور طریقہ کو انہوں نے اختیار کر رکھا ہے وہ اچھا نہیں۔ اکثر ہندو اور آریہ دل سے جانتے ہیں کہ انکے اصول اور فروع اچھے نہیں ہیں۔ ہزاروں عیسائی بخوبی آگاہ ہیں کہ عیسٰے ایک انسان تھا اور وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن دنیا کی محبت ہے جو انہیں کچھ کرنے نہیں دیتی۔ اور زیادہ تر عیسویت کی امداد میں عورتیں ہیں جو جاہل ہیں اور شرک عورت سے

ایک عیسائی سے پوچھنا چاہیئے۔ اگر سب لوگ مل کر یہ عقیدہ قائم کرلیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ یہی کہ عیسائیت دنیا سے نابود ہوجائیگی۔ تعجب ہے کہ عیسائی تو مسلمانوں کی گردن کاٹنے کے واسطے ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ اور مسلمان بھی اپنی گردن کٹوانے کے واسطے انکی امداد میں کھڑے ہوجاتے ہیں اس وقت میں انکی مثال یہی ہوتی ہے کہ ؎

یکے بر سر شاخ و بُن می برید

وفاتِ مسیحؑ کے سوا اور غلطیاں

سو اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ اس غلطی کو دور کرے لیکن اس سلسلہ کو قائم کرکے اللہ تعالیٰ اور بہت سی غلطیوں کو دور کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت توحید صرف زبان پر رہ گئی ہے۔ سچا موحد کوئی نظر نہیں آتا۔

ہی ہے۔ یہ ایک باریک زہریلا کیڑا ہے جو کہ خوردبین سے بھی نظر نہیں آتا۔

متابعتِ نبویؐ نہیں

مسلمانوں کے اندرونی فرقے بھی بخوبی جانتے ہیں اور ان کے دل پہچانتے ہیں کہ کس فرقہ کے عمدہ اصول ہیں۔ اور خدا تعالیٰ اسوقت کیونکر راضی ہو سکتا ہے مگر انکی اندرونی حالتیں خراب ہیں۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اے نبی تو کہدے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے پیار کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ کیا یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرتے ہیں؟ کیا انکی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سود لیتے تھے یا غفلت کرتے تھے یا نفاق کرتے تھے یا دنیا کو دین پر مقدم کرتے

ہی شروع ہوا ہے۔ اور وہ عورتوں کے ساتھ ہی اس
کا قیام ہے۔ یورپ کے عالم اور فاضل لوگ اس کے
قائل نہیں رہے۔ اور درحقیقت عیسوی مذہب ہی
ایسا ہے کہ فطرت انسانی اسکو دھکّے دیتی ہے۔
فطرت اسکو مان ہی نہیں سکتی۔ اگر درمیان دنیا کا
تعلق اور محبّت نہ ہوتی تو انکا ایک گروہ کثیر آج ہی
مسلمان ہو جاتا۔ بعض لوگ مدت تک بظاہر عیسائی رہکر
بالآخر مرتے وقت یہ وصیت کر جاتے ہیں کہ ہم مسلمان
ہیں۔ اور ہماری تجہیز و تکفین اسلام کے مطابق ہو۔
اسلام لوگوں کے دلوں میں گھر کر رہا ہے۔ اور
یورپ اور ایشیا کے لوگ اندر ہی اندر اس بات کو
بخوبی سمجھ رہے ہیں کہ دیگر تمام ادیان باطل ہیں۔ مگر
دنیا سب کو محبوب ہو رہی ہے۔ یہ ایک زہر ہے۔
جو ایک منٹ کیا ایک سیکنڈ میں ہلاک کر دیتی ہے
بڑا گناہ جو اس زمانہ میں پیدا ہوا ہے وہ حُبِّ دنیا

خشیۃ اللہ نہیں

آجکل تو لوگوں کی یہ حالت ہے کہ تین تین آنے کے واسطے جھوٹی گواہیاں دیتے پھرتے ہیں۔ کیا وکلاء قسماً کہہ سکتے ہیں کہ وہ عدالتوں میں سچ بولتے ہیں۔ اور سچ کی پیروی کرتے ہیں؟ وہ صرف اپنا پہلو بچاکر جھوٹ سچ جو کچھ ہو بولتے چلے جاتے ہیں۔ کیا یہ دین ہے؟ اور خدا تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے کہ تم مطلق الشان ہو جاؤ اور جھوٹ کو شیرِ مادر سمجھ لو؟ خدا نے جھوٹ کو شرک کے ساتھ ملاکر ہر دو کی ایک ہی جگہ ممانعت فرمائی ہے۔ جیسا کہ خدا کو چھوڑ کر کوئی شخص بت کے آگے اپنا سر جھکاتا ہے۔ وہ خیال کرتا ہے۔ کہ میں اسی کے ذریعہ سے پار ہو جاؤں گا۔ یہ کسقدر خرابی کی بات ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں کہ وہ گزارہ چلا سکتا ہے۔ اِس موقعہ پر مثال کے لئے میں اپنی ایک آپ بیتی سناتا ہوں۔

تھیں یہ سب باتیں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ اور
[illegible] وہ نہیں رہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] کی ہوا کرتی تھیں۔ چاہیئے کہ جس حضرت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندگی بسر کیا کرتے تھے
[illegible] کی [illegible]۔ تب سچے مسلمان ہو جائینگے
[illegible] دلوں میں اسلام کا مذہب نہیں رہا
[illegible] اور آثار میں اسلامی [illegible] موجود۔ [illegible]
[illegible] کی یہ حالت تھی کہ نہ دنیا ان سے پیار کرتی
تھی اور نہ وہ دنیا سے پیار کرتے تھے۔ انہوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں ایک نئی
[illegible] حاصل کی تھی۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ کیا ان
[illegible] کا قدم صحابہ رض کے قدموں پر ہے؟ ہرگز
نہیں۔ پس خدا تعالیٰ کا منشاء اس سلسلہ کے قیام
سے یہ ہے کہ لوگ پھر اس راہ پر چلنے
لگیں۔

قانوناً ایک جرم تھا جسکی اِس عاجز کو کچھ بھی اطلاع نہ
تھی۔ اور ایسے جرم کی سزا میں قوانین ڈاک کی رو سے
پانچ سو روپیہ جرمانہ چھ ماہ تک قید ہے۔ سو اس نے
مخبر بن کر افسرانِ ڈاک سے اِس عاجز پر مقدمہ دائر
کر دیا۔ اور قبل اس کے مجھے اِس مقدمہ کی کچھ اطلاع
ہو۔ رؤیا میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا کہ رلیا رام
وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لئے مجھ کو
بھیجا ہے۔ اور میں نے اسے مچھلی کی طرح تل کر واپس
بھیجدیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ اس بات کی طرف
اشارہ تھا کہ آخر مقدمہ جس طرز سے عدالت میں فیصلہ
پایا۔ وہ ایک ایسی نظیر ہے جو وکیلوں کے کام میں
آسکتی ہے۔

غرض میں اِس جرم میں صدر ضلع گورداسپور میں طلب
کیا گیا اور جن جن وکلا سے مقدمہ کے لئے مشورہ
کیا گیا انہوں نے یہی مشورہ دیا کہ بجز دروغگوئی کے

سچ کی آزمائش

از انجملہ ایک واقعہ یہ ہے۔ کہ تخمیناً ۲۷ یا ۲۸ سال کا عرصہ گزرا ہوگا یا شاید اس سے کچھ زیادہ ہو کہ اس عاجز نے اسلام کی تائید میں آریوں کے مقابل پر ایک عیسائی کے مطبع میں جس کا نام رلیا رام تھا اور وکیل بھی تھا اور امرتسر میں رہتا تھا۔ اور اس کا ایک اخبار بھی نکلتا تھا۔ ایک مضمون بغرض طبع ہونے کے ایک پیکٹ کی صورت میں جس کی دونو طرفیں کھلی تھیں بھیجا۔ اور اس پیکٹ میں ایک خط بھی رکھ دیا۔ چونکہ خط میں ایسے الفاظ تھے جنمیں اسلام کی تائید اور دوسرے مذاہب کے بطلان کی طرف اشارہ تھا۔ اور مضمون کے چھاپ دینے کے لئے تاکید بھی تھی۔ اس لئے وہ عیسائی مذہب کی مخالفت کی وجہ سے افروختہ ہُوا۔ اور اتفاقاً اسکو دشمنانہ حملہ کے لئے یہ موقعہ ملا کہ کسی علیحدہ خط کا پیکٹ میں رکھنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"میری فتح ہوئی"

"میرا غلبہ ہوا"
(الہام مسیح موعود)

از تقریر
حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۲۶۔ دسمبر ۱۹۰۶ء)

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

(بقیہ ۱۶) اور یہ خط اور یہ پیکٹ تمہارا ہے؟ تب میں نے بلا توقف جواب دیا کہ یہ میرا ہی خط اور میرا ہی پیکٹ ہے۔ اور میں نے اس خط کو پیکٹ کے اندر رکھ کر روانہ کیا تھا مگر میں نے گورنمنٹ کی نقصان رسانی کے لئے بدنیتی سے یہ کام نہیں کیا۔ بلکہ میں نے اس خط کو اس مضمون سے کچھ علیحدہ نہیں سمجھا اور نہ اس میں کوئی نج کی بات تھی۔

اس بات کو سنتے ہی خدا تعالیٰ نے اس انگریز کے دل کو میری طرف پھیر دیا۔ اور میرے مقابل پر افسر

اور کوئی راہ نہیں۔ اور یہ صلاح دی کہ اس طرح اظہار دیدو کہ ہم نے پیکٹ میں خط نہیں ڈالا رلیا رام نے خود ڈال دیا ہوگا۔ اور نیز بطور تسلّی دہی کے کہا کہ ایسا بیان کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائے گا۔ اور دو چار جھوٹے گواہ دے کر بریّت ہو جائے گی۔ ورنہ صورتِ مقدمہ سخت مشکل ہے اور کوئی طریقِ رہائی نہیں۔ مگر مَیں نے ان سب کو جواب دیا کہ میں کسی حالت میں راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا جو ہوگا سو ہوگا۔

تب اس دن یا دوسرے دن مجھے ایک انگریز کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ اور میرے مقابل پر ڈاکخانہ جات کا افسر بحیثیت سرکاری مُدعی ہونے کے حاضر ہوا۔ اسوقت حاکمِ عدالت نے اپنے ہاتھ سے میرا اظہار لکھا۔ اور سب سے پہلے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا یہ خط تم نے پیکٹ میں رکھدیا تھا؟

مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان پبلشر ابو الفضل قادیان

میرے سر پر ہی رہنے دیا کہ خیر ہے خیر ہے۔

زمانہ گزر جاتا ہے لیکن بات یاد رہتی ہے۔ اِس مقدمہ ڈاکخانہ میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے پہلو کو اختیار کر لیا تو خدا نے ہماری رعایت رکھی۔ خدا تعالیٰ جھوٹ کی رعایت نہیں رکھتا۔ جھوٹ جیسی کوئی منحوس شئے نہیں۔ سچ والی ہر بات میں فتح ہوتی ہے۔ ہم پر سات مقدمات بنائے گئے۔ سب میں خدا نے ہم کو فتح دی

بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص اپنے مقدمہ میں سچا تھا لیکن پھر بھی اس نے سزا پائی۔ اصل بات یہ ہی کہ جو لوگ اس طرح سزا پاتے ہیں وہ درحقیقت کسی اور جھوٹ کی سزا پاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ہاں ایک سلسلہ حساب ہوتا ہے۔ بٹالہ میں مولوی گل علی شاہ صاحب تھے وہ شیر سنگھ کے لڑکے کے استاد تھے۔ اور شیر سنگھ ایک جابر اور ظالم حاکم مشہور تھا۔ ایکدفعہ شیر سنگھ نے ایک باورچی کو کسی ادنیٰ قصور مثلاً ہانڈی میں نمک کی زیادتی پر سخت سزا

ڈاکخانہ جات نے بہت شور مچایا اور لمبی لمبی تقریریں
کیں جن کو مَیں نہیں سمجھتا تھا مگر اسقدر میں سمجھتا
تھا کہ ہر ایک تقریر کے بعد زبان انگریزی میں وہ حاکم
نو نو کرکے اسکی سب باتوں کو رد کر دیتا تھا۔

انجام کار جب افسر مدعی اپنے تمام وجوہ پیش
کر چکا اور اپنے تمام بخارات نکل چکا تو حاکم نے فیصلہ
لکھنے کی طرف توجہ کی۔ اور شاید سطر یا ڈیڑھ سطر لکھ کر
مجھ کو کہا کہ اچھا آپ کے لئے رخصت۔ یہ سُن کر مَیں
عدالت کے کمرہ سے باہر ہوا اور اپنے محسن حقیقی کا
شکر بجا لایا۔ جس نے ایک افسر انگریز کے مقابل پر
مجھ کو ہی فتح بخشی۔ اور مَیں خوب جانتا ہوں کہ اُسوقت
صدق کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اُس بلا سے مجھ کو
نجات دی۔ مَیں نے اِس سے پہلے یہ خواب بھی دیکھی
کہ ایک شخص نے میری ٹوپی اتارنے کے لئے ہاتھ مارا
مَیں نے کہا۔ کیا کرنے لگا ہے؟ تب اُس نے ٹوپی کو

تو وہ اتنے کے ساتھ بچ نہیں سکتا۔ ناقص اعمال خدا کو
خوش نہیں کر سکتے۔ یہ دنیا کے دھوکے ہیں۔ راستباز
مرسل ایسا نہیں کرتے بلکہ وہ کمال حاصل کرتے ہیں ؎
کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی ۔ کس بے کمال ہیچ نیرزد عزیز من
ایک دوائی جاننے سے کوئی حکیم نہیں بن سکتا۔ اور ایک
سلائی کرتے سے کوئی درزی نہیں کہلا سکتا۔ لوگ خود
کمزوری دکھلاتے ہیں۔ اور پھر خدا کو طعنے دیتے ہیں۔
اور تھوڑی نیکی کو جتلانا گستاخی میں داخل ہے۔ مُخْلِصِیْنَ
لَہُ الدِّیْن بننا چاہیئے۔ دنیا دار تو خیرات بھی کرتا ہے تو
لوگوں کی آفرین چاہتا ہے۔ اگر ریا نہ ہوتا تو بہت لوگ
تھوڑے دنوں میں ولی بنجاتے۔ جو شخص خدا کا ہوتا ہے
خدا اس کا ہوتا ہے۔ مگر جو شخص اپنے ناقص اعمال کے
ساتھ خدا کو دھوکہ دینا چاہتا ہے وہ خود دھوکہ میں ہے۔
دنیا میں ایک عقلمند انسان کسی کے دھوکہ میں نہیں آتا
تو خداتعالیٰ کس طرح کسی کے دھوکہ میں آسکتا ہے۔ مگر

دی۔ مولوی صاحب سادہ مزاج آدمی تھے اور شیر سنگھ
ان کی عزت کرتا تھا اور خاطر داری سے پیش آتا تھا۔
اسواسطے وہ بے تکلف اس کے ساتھ بات چیت کر لیا
کرتے تھے۔ سو اس موقعہ پر بھی مولوی صاحب نے شیر سنگھ
کو کہا کہ آپ نے تھوڑے سے قصور پر سخت سزا دی
ہے۔ اس نے جواب دیا کہ آپ نہیں جانتے اس شخص
نے میرا سو بکرا چوری کھایا ہے۔ ایسا ہی انسان گناہ
کسی اور موقعہ پر کرتا ہے اور پکڑا کسی اور موقعہ پر جاتا
ہے۔ انسان کے واسطے شامت اعمال کا ذخیرہ رکھا ہوا
ہوتا ہے۔ وہی اس کے پیش آجاتا ہے۔ جو شخص سچائی
کو پکی طرح اختیار کرتا ہے اور خدا کے لئے ہو جاتا ہے
خدا اس کی محافظت کرتا ہے۔ خدا جیسا کوئی قلعہ
نہیں۔ لیکن ادھوری بات فائدہ نہیں دیتی۔ پیاسے آدمی
کو اگر ایک دو قطرے پانی کے دیدئے جائیں۔ یا سخت
بھوکے کو روٹی کے ایک دو نکڑے [illegible] دئے جائیں۔

امتحان میں ڈلواکر انکے سر نہ کٹوا دیتے۔ وہ بیوقوف ہے جو خیال کرتا ہے کہ معرفت الٰہی کا حاصل کرنا حلوائے بے دُود ہے۔ ہر ایک نعمت مشقت کو چاہتی ہے۔ ہندؤوں میں بھی دیکھو کہ کسقدر فقر و فاقہ کے ساتھ جوگی لوگ از حد محنت برداشت کرتے ہیں۔ عیسائیوں میں بھی رُہبانیت ہوتی ہے۔ اسلام میں خدا تعالیٰ نے یہ باتیں نہیں رکھیں اور ایسا زور نہیں دیا۔ تاہم یہ حکم ہے کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا۔ نجات وہی پا سکتا ہے جو اپنے نفس کا تزکیہ کرے۔ بدعت۔ فسق و فجور۔ چوری جھوٹ سب باتیں چھوڑ کر خدا کے واسطے الگ ہو جاوے جس نے دین کو مقدم رکھا وہ خدا کے ساتھ مل گیا۔ نفس کو خاک کے ساتھ ملا دینا چاہیئے۔ خدا کو ہر بات میں مقدم کرنا چاہیئے۔ یہی دین کا خلاصہ ہے۔ جتنے بُرے طریق ہیں ان سب کو ترک کر دینا چاہیئے تب خدا ملتا ہے۔

ایسے افعالِ بد کی جڑ دنیا کی محبت ہے۔ اور سب سے
بڑا گناہ جو اِس وقت مسلمانوں کے درمیان پھیلا ہوُا
ہے وہ بھی دنیا کی محبت ہے۔ سوتے جاگتے۔ اٹھتے۔
بیٹھتے ہر وقت دنیا کا غم لگا ہوُا ہے۔ اگر اسقدر غم کسی
کو دین کے واسطے ہوتا تو بیڑا پار ہو جاتا۔ ملازم لوگ
اپنی نوکری میں چُست رہتے ہیں۔ لیکن جب نماز کا وقت
آتا ہے تو فکر میں پڑ جاتے ہیں۔ خدا کی عظمت کو دل
میں قائم رکھنا چاہیئے۔ اکثر لوگ ہتھیلی پر سرسوں جمانا
چاہتے ہیں۔ دین کے کام میں برسوں صبر کرنے سے کام
بنتا ہے۔ صرف پھونک مار دینے سے کام نہیں بن سکتا۔
خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں اتنے پر
ہی راضی ہو جاؤنگا کہ وہ منہ سے کہدیویں کہ ہم ایمان
لائے اور انکی آزمائش نہ کیجائے۔ اگر یہ سنت ہوتی کہ
پھونک مارنے سے سب ولی ہو جاویں تو پیغمبرِ خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے اور اپنے اصحابؓ کو

پڑھو اور گھروں میں بھی نمازیں پڑھو۔ ایسا ہی اخلاق بھی محل پر برتے جاتے ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ ایک شخص کفار کے مقابلہ میں اکڑ کر نکلا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو کسی کا اکڑ کر چلنا پسند نہیں مگر اسوقت اس شخص کا اکڑ کر چلنا پسندیدہ ہے۔

در اصل خدا تعالیٰ نے کوئی شے بری نہیں بنائی۔ ہر ایک شے کی بد استعمالی اسکو برا بنا دیتی ہے۔ تم یہ کوشش کرو کہ ہر ایک قوت کا استعمال اس کے محل پر ہو۔

اسلام کی تعلیم فطرت کے مطابق ہے

اسلام کی تعلیم ہی ایسی ہے کہ ہر ایک قوت کو محل پر استعمال کرنا سکھلاتی ہے۔ ان لوگوں پر افسوس ہے جو صرف میٹھی باتیں سن کر فریب کھا جاتے ہیں۔ صادق ہر حالت میں دوسروں کیواسطے شیریں ظاہر نہیں ہوتا۔ جس طرح کہ ماں ہر وقت بچہ کو کھانے کیواسطے شیرینی نہیں دے سکتی بلکہ وقت ضرورت کڑوی دوائی بھی دیتی ہے۔

اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

دنیا میں دراصل کوئی شے بری نہیں۔ لیکن ہر ایک شے بد استعمالی سے بری ہو جاتی ہے۔ ورنہ ریا بھی برا نہیں۔ اگر خدا کے لئے کوئی ریا کرتا ہے تو وہ بھی ایک نیکی ہے۔ اسکی مثال اس طرح سے ہے کہ جب کوئی آدمی صدقہ دیتا ہے اور لوگوں کے سامنے دیتا ہے۔ اور دل میں یہ نیت رکھتا ہے کہ لوگ مجھ سے خوش ہو جاویں۔ تب وہ گناہ ہے لیکن اگر دل میں یہ نیت رکھتا ہے کہ میری خیرات کو دیکھ کر دوسروں کے دل میں بھی نیکی کی تحریک پیدا ہو اور وہ بھی صدقہ دیویں۔ تو ریا جائز اور موجب ثواب ہے۔ ایسا ہی جو نماز لوگوں کے واسطے لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہے وہ تو ریا میں داخل ہے۔ لیکن جو نماز نیک بندوں کی تاثیر صحبت سے فائدہ حاصل کرنیکے واسطے اور حکم خدا اور رسول ؐ کے مطابق مسجدوں میں وقت مقررہ پر ادا کرنیکے واسطے پڑھی جاتی ہے۔ اسمیں ثواب ہوتا ہے۔ پس مسجدوں میں نمازیں

حقیقت اسلام کو پھر قائم کرنا ہمارا کام ہے

اِس حقیقتِ اسلام کو اور اصل تعلیم کو جس کی تفصیل کی گئی ہے آجکل کے مسلمان بھول گئے ہیں اور اسی بات کو پھر قائم کر دینا ہمارا کام ہے۔ اور یہی ایک عظیم الشان مقصد ہے جس کو لے کر ہم آئے ہیں۔

علمی۔اعتقادی غلطیوں کی اصلاح

ان امور کے علاوہ جو اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ اور بھی علمی اعتقادی غلطیاں مسلمانوں کے درمیان پھیل رہی ہیں جنکی اصلاح کرنا ہمارا کام ہے۔ مثلاً اِن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ اور اسکی ماں مسِّ شیطان سے پاک ہیں اور باقی سب نعوذ باللہ پاک نہیں ہیں۔ یہ ایک صریح غلطی ہے بلکہ کفر ہے اور اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت اہانت ہے۔ اِن لوگوں میں ذرہ بھی غیرت نہیں رہی جو اِس قسم کے مسائل گھڑ لیتے ہیں اور اسلام کو بے عزت کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ اسلام سے

ایسا ہی ایک صادق مصلح کا حال ہے۔ یہی تعلیم ہر پہلو پر مبارک تعلیم ہے۔ خدا ایسا ہے کہ سچا خدا ہے۔ ہمارے خدا پر عیسائی بھی ایمان لاتے ہیں۔ جو صفات ہم خدا تعالیٰ کے مانتے ہیں وہ سب کو ماننے پڑتے ہیں۔ پادری فنڈر ایک جگہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ اگر کوئی ایسا جزیرہ ہو جہاں عیسائیت کا وعظ نہیں پہنچا۔ تو قیامت کے دن ان لوگوں سے کیا سوال ہوگا؟ تب خود ہی جواب دیتا ہے کہ ان سے یہ سوال نہ ہوگا کہ تم یسوع اور اس کے کفارہ پر ایمان لائے تھے یا نہ لائے تھے۔ بلکہ ان سے یہی سوال ہوگا کیا تم اس خدا کو مانتے ہو جو اسلام کے صفات کا خدا وحدہٗ لا شریک ہے۔ اسلام کا خدا وہ خدا ہے کہ وہ ہر ایک جنگل میں رہنے والا قطرتاً مجبور ہے کہ اس پر ایمان لائے۔ ہر ایک شخص کا کانشنس اور نور قلب گواہی دیتا ہے کہ وہ اسلامی خدا پر ایمان لائے۔

نہ پڑی۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین عبداللہ
اور آمنہ کو تو پہلے ہی سے ہمیشہ عزّت کی نگاہ سے دیکھا
جاتا تھا اور انکے متعلق ایسا خیال و گمان بھی کبھی کسی
کو نہ ہوُا تھا۔ ایک شخص جو مقدمہ میں گرفتار ہو جاتا ہی تو
اسکے واسطے صفائی کی شہادت کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن
جو شخص مقدمہ میں گرفتار ہی نہیں ہوُا اسکے واسطے صفائی
شہادت کی ضرورت ہی نہیں۔

معراج کی حقیقت

ایسا ہی ایک اَور غلطی جو مسلمانوں کے درمیان پڑگئی
ہوئی ہے وہ معراج کے متعلق ہے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوُا تھا مگر اسمیں جو
بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ وہ صرف ایک معمولی خواب
تھا۔ سو یہ عقیدہ غلط ہے۔ اور جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہے
کہ معراج میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسی جسدِ عنصری
کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے۔ سو یہ عقیدہ بھی غلط ہی

بہت دور ہیں ۔ اصل میں یہ مسئلہ اس طرح سے ہے ۔ کہ
قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ پیدائش دو قسم کی
ہوتی ہے ۔ ایک مسِ روح القدس سے اور ایک مسِ شیطان
سے ۔ تمام نیک اور راستباز لوگونکی اولاد مسِ روح القدس
سے ہوتی ہے ۔ اور جو اولاد بدی کا نتیجہ ہوتی ہے وہ مس
شیطان سے ہوتی ہے ۔ تمام انبیاء مس روح القدس سے
پیدا ہوئے تھے ۔ مگر چونکہ حضرت عیسٰی کے متعلق یہودیوں
نے یہ اعتراض کیا تھا کہ وہ نعوذ باللہ ولدالزِنا ہیں اور
مریم کا ایک اور سپاہی پنڈارا نام کے ساتھ تعلق ناجائز
کا ذریعہ ہیں ۔ اور مسِ شیطان کا نتیجہ ہیں ۔ اس واسطے
اللہ تعالیٰ نے انکے ذمہ سے یہ الزام دور کرنیکے واسطے
انکے متعلق یہ شہادت دی تھی کہ انکی پیدائش بھی مسِ
روح القدس سے تھی ۔ چونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
اور دیگر انبیاء کے متعلق کوئی اس قسم کا اعتراض نہ تھا ۔
اسواسطے انکے متعلق ایسی بات بیان کرنے کی ضرورت بھی

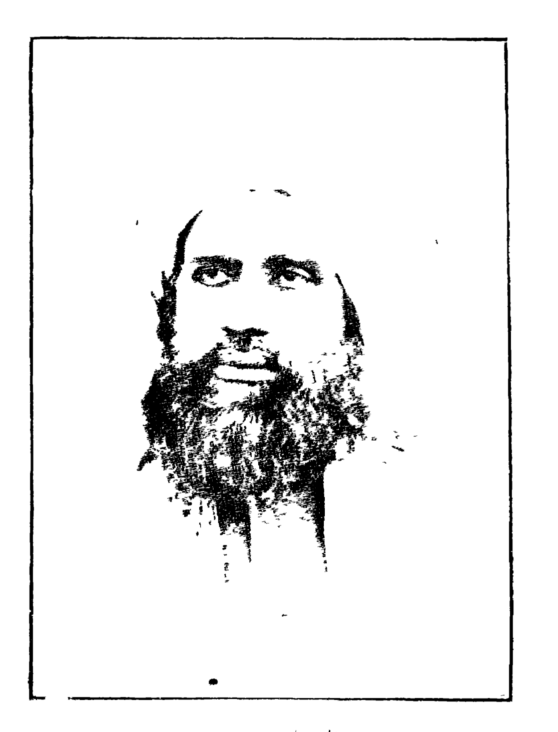
ظنی ہے۔ حدیث قاضی نہیں بلکہ قرآن اس پر قاضی ہے۔
ہاں حدیث قرآن شریف کی تشریح ہے۔ اسکو اپنے مرتبہ پر
رکھنا چاہیئے۔ حدیث کو اس حد تک ماننا ضروری ہے کہ
قرآن شریف سے مخالف نہ پڑے اور اسکے مطابق ہو لیکن
اگر اس کے مخالف پڑے تو وہ حدیث نہیں بلکہ مردود قول
ہے۔ لیکن قرآن شریف کے سمجھنے کے واسطے حدیث ضروری
ہے۔ قرآن شریف میں جو احکام الٰہی نازل ہوئے۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو عملی رنگ میں ادا کرکے دکھا دیا۔
اور ایک نمونہ قائم کر دیا۔ اگر یہ نمونہ نہ ہوتا تو اسلام
سمجھ میں نہ آسکتا۔ لیکن اصل قرآن ہے۔ بعض اہل کشف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست ایسی حدیث
سنتے ہیں جو دوسروں کو معلوم نہیں ہوتیں۔ یا موجودہ
احادیث کی تصدیق کر لیتے ہیں۔

غرض اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں جو کہ ان
لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ جن سے خدا تعالیٰ ناراض ہے۔

بلکہ اصل بات اور صحیح عقیدہ یہ ہے کہ معراج کشفی رنگ
میں ایک نورانی وجود کے ساتھ ہوا تھا۔ وہ ایک وجود
تھا مگر نورانی۔ اور ایک بیداری مگر کشفی اور نورانی جسکو
اس دنیا کے لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ مگر وہی جن پر وہ کیفیت
طاری ہوئی ہو۔ ورنہ ظاہری جسم اور ظاہری بیداری کے
ساتھ آسمان پر جانیکے واسطے تو خود یہودیوں نے معجزہ
طلب کیا تھا۔ جس کے جواب میں قرآن شریف میں کہا
گیا تھا۔ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۔
کہدے میرا رب پاک ہے۔ میں تو ایک انسان رسول ہوں
انسان اس طرح اڑکر کبھی آسمان پر نہیں جاتے۔ یہی
سنت اللہ قدیم سے جاری ہے۔

حدیث قرآن پر مقدم نہیں

ایک اور غلطی مسلمانوں کے درمیان ہے کہ وہ حدیث
کو قرآن شریف پر مقدم کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ غلط بات ہے
قرآن شریف ایک یقینی مرتبہ رکھتا ہے اور حدیث کا مرتبہ



حضرت حاجی الحرمین نورالدین

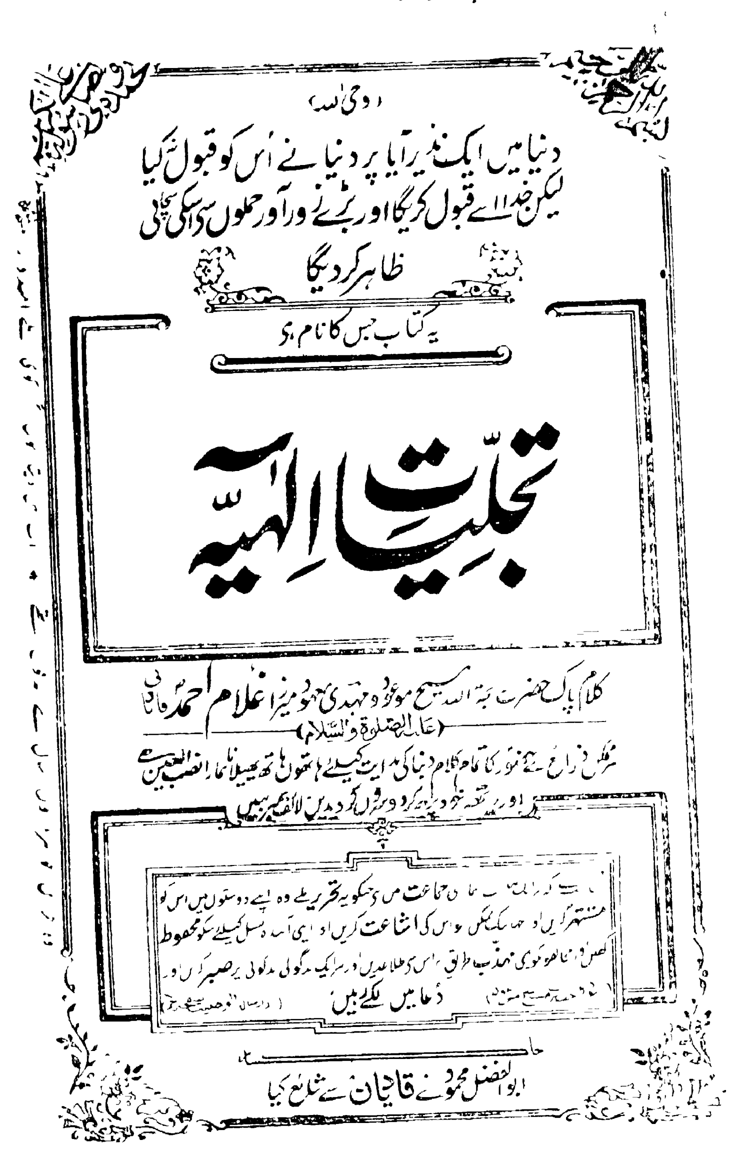


اور جو اسلامی رنگ سے بالکل مخالف ہیں۔ اس واسطے
اللہ تعالیٰ اب ان لوگوں کو مسلمان نہیں جانتا۔ جبتک کہ
وہ غلط عقاید کو چھوڑکر راہ راست پر نہ آجاویں۔ اور
اس مطلب کے واسطے خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا
ہے۔ کہ میں اِن سب غلطیوں کو دور کرکے اصلی
اسلام پھر دنیا میں قائم کروں۔

یہ فرق ہے ہمارے درمیان اور ان لوگوں کے
درمیان۔ انکی حالت وہ نہیں رہی جو اسلامی حالت
تھی۔ یہ مثل ایک خراب اور نکمے باغ کے ہو گئے۔
ان کے دل ناپاک ہیں۔ اور خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایک
نئی قوم پیدا کرے جو صدق اور راستی کو اختیار
کرکے سچے اسلام کا نمونہ ہو۔ فقط

تمت بالخیر

مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان پبلشر ایڈیٹر الفضل قادیان



(وحی اللہ)

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا
لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی
ظاہر کردیگا

یہ کتاب جس کا نام ہے

تجلیاتِ الٰہیہ

کلام پاک حضرت بنیۃ اللہ مسیح موعود و مہدی معہود میرزا غلام احمد قادیانی
(علیہ الصلوٰۃ والسلام)

مگر کل ذرائع سے حضور کا تمام کلام دنیا کی ہدایت کیلئے ہاتھوں ہاتھ پھیلانا ہمارا نصب العین ہے
اور یہ نتیجہ خود بخود پیدا کر دو ... کر دینے لائق ہیں

ہماری جماعت میں سے جسکو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل کیلئے اسکو محفوظ رکھیں اور اگر کوئی مخالف تہذیب کے طریق سے اس کو اطلاع دیں اور ہر ایک بدگوئی پر صبر کریں اور دعا میں لگے رہیں

(رسالہ الوصیۃ ...) (... مسیح موعود)

ابو الفضل محمود نے قادیان سے شائع کیا

شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(از اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

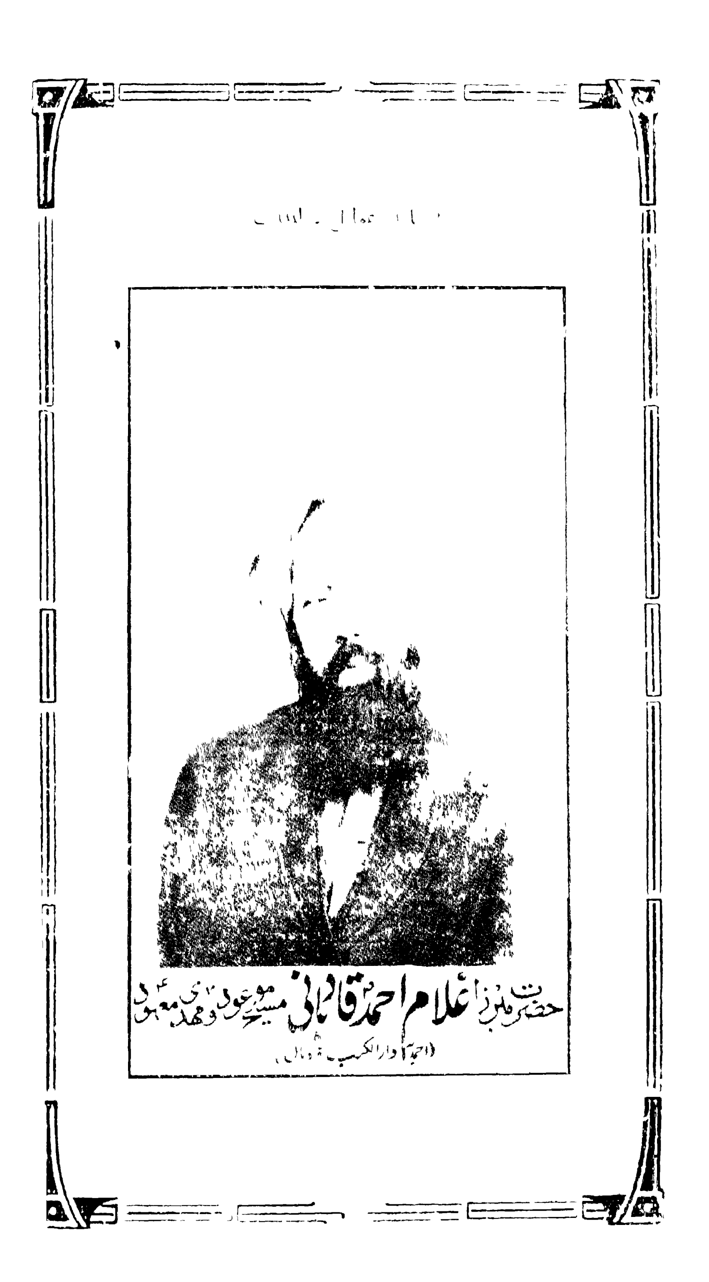
دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے
اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔

پانچ زلزلوں کے آنے کی نسبت خدا تعالیٰ کی پیشگوئی

جس کے الفاظ یہ ہیں

"چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشاں کی پنج بار"

اس وحی الٰہی کا یہ مطلب ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ محض اس عاجز کی سچائی پر گواہی دینے کے لئے اور محض اس غرض سے کہ تا لوگ سمجھ لیں کہ میں اسکی طرف سے ہوں پانچ دہشت ناک زلزلے ایک دوسرے کے بعد کچھ کچھ فاصلہ سے آئینگے تا وہ میری سچائی کی گواہی دیں اور ہر ایک میں ان میں سے ایک ایسی چمک ہوگی کہ اسکے دیکھنے سے خدا یاد آجائے گا اور دلوں پر اُن کا ایک خوفناک اثر پڑے گا اور وہ اپنی قوت اور شدت اور نقصان رسانی میں غیر معمولی ہونگے جن کے دیکھنے سے انسانوں کے ہوش جاتے



حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود

(احمدیہ دارالکتب قادیان)

اپنے مسیح موعود کو دیدی یا آیندہ اُسپر کچھ زیادہ کرے۔ ان نشانوں کے بعد دنیا میں ایک تبدیلی پیدا ہوگی اور اکثر دل خدا کیطرف کھینچے جائینگے اور اکثر سعید دلوں پر دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جائیگی اور غفلت کے پردے درمیان سے اُٹھا دیئے جائینگے اور حقیقی اسلام کا شربت انہیں پلایا جائے گا جیسا کہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے:-

چو دور خسروی آغاز کردند مسلماں را مسلماں باز کردند۔ دور خسروی سے مراد اس عاجز کا عہد دعوت ہو مگر اس جگہ دنیا کی بادشاہت مراد نہیں بلکہ آسمانی بادشاہت مراد ہے جو مجھ کو دیگئی۔ خلاصہ معنی اس الہام کا یہ ہے کہ جب دور خسروی یعنی دور مسیحی جو خدا کے نزدیک آسمانی بادشاہت کہلاتی ہے ششم ہزار کے آخر میں شروع ہوا جیسا کہ خدا کے پاک نبیوں نے پیشگوئی کی تھی تو اس کا یہ اثر ہوا کہ وہ جو صرف ظاہری مسلمان تھے وہ حقیقی مسلمان بننے لگے جیسا کہ اب تک چار لاکھ کے قریب بن چکے ہیں۔ اور میرے لئے یہ شکر کی جگہ ہے کہ میرے ہاتھ پر چار لاکھ کے قریب لوگوں نے اپنے معاصی اور گناہوں اور شرک سے توبہ کی۔ اور ایک جماعت ہندوؤں اور انگریزوں کی بھی مشرف باسلام ہوئی چنانچہ کل کے دن ہی ایک ہندو میرے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا جس کا نام محمد اقبال رکھا گیا۔ اور میں کل کے دن چند دفعہ یہ الہام الٰہی کو پڑھ رہا تھا کہ یکدفعہ یہ دوسرا مصرع میں [illegible] جیسا کہ اس کے بعد یہ تمام [illegible] نازکردند

رہیں گے یہ سب کچھ خدا کی غیرت کریگی کیونکہ لوگوں نے وقت کو شناخت نہیں کیا اور خدا فرماتا ہے کہ میں پوشیدہ تھا مگر اب میں اپنے تئیں ظاہر کرونگا اور میں اپنی چمکار دکھاؤنگا اور اپنے بندوں کو رہائی دُونگا اسی طرح جس طرح فرعون کے ہاتھ سے موسیٰ نبی اور اسکی جماعت کو رہائی دیگئی اور یہ معجزات اسی طرح ظاہر ہونگے کہ جس طرح موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے اور خدا فرماتا ہے کہ میں صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلاؤنگا اور میں اُسے مدد دُونگا جو میری طرف سے ہے اور میں اس کا مخالف ہو جاؤنگا جو اس کا مخالف ہے[1] سو اے سننے والو تم سب یاد رکھو کہ اگر یہ پیشگوئیاں صرف معمولی طور پر ظہور میں آئیں تو تم سمجھ لو کہ میں خدا کیطرف سے نہیں ہوں لیکن ان پیشگوئیوں نے اپنے پورے ظہور کے وقت دنیا میں ایک تہلکہ برپا کردیا اور شدت گھبراہٹ سے دیوانہ سا بنا دیا اور اکثر مقامات میں عمارتوں اور جانوں کو نقصان پہنچایا تو تم اس خدا سے ڈرو جس نے میرے لئے یہ سب کچھ کر دکھایا۔ وہ جس کے قبضہ میں ذرّہ ذرّہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤنگا یعنی کسی جوتشی یا ملہم یا خواب بین کو اسوقت کی خبر نہیں دیجائے گی بجز اس قدر خبر کے جو اُس نے

---

[1] خطوط وحدانی کی عبارت میں الفاظ [illegible] ایک خدا کا [illegible] دکھلایا کہ [illegible] المکذبین (۲) جس قرآن شریف کی بنا پر یہ نشان ہوں گے۔ منہ

پہلے سے مَیں نے خدا تعالےٰ سے الہام پا کر خبر دی تھی مگر اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پانچ زلزلے اور آئینگے اور دُنیا اُنکی غیر معمولی چمک کو دیکھے گی اور اُن پر ثابت کیا جائیگا کہ یہ خدا تعالیٰ کے نشان ہیں جو اسکے بندے مسیح موعود کے لئے ظاہر ہوئے افسوس اس زمانہ کے منجم اور جوتشی ان پیشگوئیوں میں میرا ایسا ہی مقابلہ کرتے ہیں جیسا کہ ساحروں نے موسٰی نبی کا مقابلہ کیا تھا اور بعض نادان ملہم جو تاریکی کے گڑھے میں پڑے ہوئے ہیں وہ بلعم کیطرح میرے مقابلہ کے لئے حق کو چھوڑتے اور گمراہوں کو مدد دیتے ہیں مگر خدا فرماتا ہے کہ میں سب کو شرمندہ کرونگا اور کسی دوسرے کو یہ اعزاز ہرگز نہیں دونگا ان سب کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے نجوم یا الہام سے میرا مقابلہ کریں اور اگر کسی حملہ کو اب اُٹھا رکھیں تو وہ نامرد ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ مَیں ان سب کو شکست دُونگا اور میں اُس کا دشمن بنجاؤں گا جو تیرا دشمن ہے اور وہ فرماتا ہے کہ اپنے اسرار کے اظہار کے لئے مَیں نے تجھے ہی برگزیدہ کیا ہے اور زمین اور آسمان تیرے ساتھ ہے جیسا کہ میرے ساتھ ہے اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میرا عرش۔ اسی کے مطابق قرآن شریف میں یہ آیت ہے جو خدا کے برگزیدہ رسولوں کو غیروں سے ممتاز کرتی اور وہ یہ ہے لَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ یعنی کھلا کھلا غیب صرف برگزیدہ رسول کو عطا کیا جاتا ہے غیر کو اس میں حصہ نہیں سو ہماری جماعت کو چاہیئے جو ٹھوکر نہ کھاویں

ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اس وحی الٰہی میں جو لکھی جاتی ہے میرے ہاتھ پر دین اسلام کے پھیلانے کی خوشخبری دی جیسا کہ اس نے فرمایا یا قمر یا شمس انت منی وانا منک یعنی اے چاند اور اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اس وحی الٰہی میں ایکدفعہ خدا تعالیٰ نے مجھے چاند قرار دیا اور اپنا نام سورج رکھا اس سے یہ مطلب ہے کہ جس طرح چاند کا نور سورج سے فیضیاب اور مستفاد ہوتا ہے اسی طرح میرا نور خدا تعالےٰ سے فیضیاب اور مستفاد ہے۔ پھر دوسری دفعہ خدا تعالےٰ نے اپنا نام چاند رکھا اور مجھے سورج کرکے پکارا۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ اپنی جلالی روشنی میرے ذریعہ سے ظاہر کریگا وہ پوشیدہ تھا اب میرے ہاتھ سے ظاہر ہو جائے گا اور اسکی چمک سے دنیا بیخبر تھی مگر اب میرے ذریعہ سے اسکی جلالی چمک دنیا کی ہر ایک طرف پھیل جائیگی اور جس طرح تم بجلی کو دیکھتے ہو کہ ایک طرف سے روشن ہو کر ایک دم میں تمام سطح آسمان کا روشن کر دیتی ہے اسی طرح اس زمانہ میں بھی ہو گا خدا تعالیٰ مجھے مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ تیرے لئے میں زمین پر اُترا اور تیرے لئے میرا نام چمکا۔ اور میں نے تجھے تمام دُنیا میں سے چن لیا۔ اور فرماتا ہے قال ربک انہ نازل من السمآء ما یرضیک یعنی تیرا خدا کہتا ہے کہ آسمان سے ایسے زبردست معجزات اُتریں گے جنسے تُو راضی ہو جائیگا۔ سو اُن میں سے اس ملک میں ایک طاعون اور دو سخت زلزلے تو آ چکے جنکی

[illegible]

نہ کریں کہ خدا صرف قہار ہے رحیم نہیں ہے اور تا اُس کے مسیح کو منحوس قرار نہ دیں[۵۱]۔

یاد رہے کہ مسیح موعودؑ کے وقت میں موتوں کی کثرت ضروری تھی اور زلزلوں اور طاعون کا آنا ایک مقدر امر تھا۔ یہی معنے اس حدیث کے ہیں کہ جو لکھا ہی کہ مسیح موعود کے دم سے لوگ مرینگے اور جہاں تک مسیح کی نظر جائیگی اس کا قاتلانہ دم اثر کریگا۔ پس یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اِس حدیث میں مسیح موعود کو ایک ڈائن قرار دیا گیا ہی جو نظر کے ساتھ ہر ایک کا کلیجہ نکالیگا بلکہ معنی حدیث کے یہ ہیں کہ اسکے نفحات طیبات یعنی کلمات اسکے جہانتک زمین پر شائع ہونگے تو چونکہ لوگ ان کا انکار کرینگے اور تکذیب سے پیش آئینگے اور گالیاں دینگے۔ اس لئے وہ انکار موجب عذاب ہوجائے گا[۵۲] یہ حدیث

---

۵۱ مسیح موعود کیلئے ابتدا سے یہی مقدر ہی کہ پہلے وہ قہاری رنگ میں ظاہر ہوگا اور جہانتک اُسکی نظر کام کرتی ہو اسکے دم سے لوگ مرینگے یعنی وہ زمانہ جہاد اور تلوار سے لڑنے کا زمانہ نہیں ہوگا صرف مسیح موعود کی روحانی توجہ تلوار کا کام دکھلائیگی اور قہری نشان آسمان سے نازل ہونگے جیسے طاعون اور زلزلے وغیرہ آفات تب اسکے بعد خدا کا مسیح نوع انسان کو رحم کی نظر سے دیکھے گا اور آسمان سے رحم کے آثار ظاہر ہونگے اور عمروں میں برکت دیجائیگی اور زمین میں سے رزق کا سامان بکثرت پیدا ہوگا۔ منہ

۵۲ اس حدیث سے بھی ثابت ہی کہ مسیح کے وقت میں جہاد کا حکم منسوخ کردیا جائیگا جیسا کہ صحیح بخاری میں بھی مسیح موعود کی صفات میں لکھا ہی کہ یضع الحرب یعنی مسیح موعود جب آئیگا تو جنگ اور جہاد کو موقوف کردے گا اس میں حکمت یہ ہی کہ جب مسیح کی روحانی توجہ سے قہری نشان ظاہر ہونگے اور لاکھوں انسان طاعون اور زلازل سے مرینگے تو پھر تلوار کے ذریعہ سے کسی کو قتل کرنیکی ضرورت نہیں رہیگی اور خدا اس سے رحیم تر ہی کہ دو قسم کے شدید عذاب ایک ہی وقت میں کسی قوم پر نازل کرے یعنی ایک قہری نشانوں کا عذاب۔ اور دوسرا انسانوں کے ذریعہ سے تلوار کا عذاب۔ اور خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں صاف فرما دیا ہی کہ یہ دو قسم کے عذاب ایک وقت میں جمع نہیں ہوسکتے

اور ان غیروں کو جو میرے مقابل پر ہیں اور میری بیعت کرنے والوں میں داخل نہیں ہیں کچھ بھی چیز نہ سمجھیں ورنہ خدا کے غضب کے نیچے آئینگے ہر ایک بیہودہ گو جو پیشگوئی کرتا ہے خدا ایسے لوگوں سے سچے ایمانداروں کو آزماتا ہے کہ کیا وہ غیر کو وہ وقعت اور عزت دیتے ہیں جو خدا اور اُسکے رسول کو دینی چاہیئے اور دیکھتا ہے کہ کیا وہ اُس سچائی پر قائم ہیں یا نہیں جو ان کو دی گئی۔

اور یاد رہے کہ جب یہ پانچ زلزلے آچکیں گے اور جسقدر خدا نے تباہی کا ارادہ کیا ہے وہ پُورا ہو چکے گا۔ تب خدا کا رحم پھر جوش مارے گا اور پھر غیر معمولی اور دہشتناک زلزلوں کا ایک مدت تک خاتمہ ہو جائیگا اور طاعون بھی مُلک میں سے جاتی رہیگی جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا یاتی علی جھنم زمانٌ لیس فیہا احد یعنی اس جہنم پر جو طاعون اور زلزلوں کا جہنم ہے ایک دن ایسا زمانہ آئیگا کہ اس جہنم میں کوئی فرد بشر بھی نہیں ہوگا یعنی اس ملک میں اور جیسا کہ نوحؑ کے وقت میں ہوا کہ ایک خلق کثیر کی موت کے بعد امن کا زمانہ بخشا گیا ایسا ہی اس جگہ بھی ہوگا اور پھر اس الہام کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثم یغاث الناس ویعصرون یعنی پھر لوگوں کی دُعائیں سُنی جائینگی اور وقت پر بارشیں ہونگی اور باغ اور کھیت بہت پھل دینگے اور خوشی کا زمانہ آجائے گا اور غیر معمولی آفتیں دُور ہو جائینگی تا لوگ یہ خیال

رہے بغیر قائم ہونے کسی مرسل الٰہی کے یہ وبال تم پر کیوں آگیا جو ہر سال تمہارے دوستوں کو تم سے جدا کرتا اور تمہارے پیاروں کو تم سے علیحدہ کرکے داغ جدائی تمہارے دلوں پر لگاتا ہے آخر کچھ بات تو ہے کیوں تلاش نہیں کرتے اور تم کیوں اس آیت موصوفہ بالا میں غور نہیں کرتے جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولا۔ یعنی ہم کسی بستی پر غیر معمولی عذاب نازل نہیں کرتے جب تک ہم اُن پر اتمام حجت کیلئے ایک رسول نہ بھیج دیں۔ اب تم خود سوچ کر دیکھ لو کہ کیا یہ غیر معمولی عذاب نہیں جو تم کئی سال سے بھگت رہے ہو تم وہ مصیبتیں دیکھ رہے ہو جن کا تمہارے باپ دادوں نے نام بھی نہیں سُنا تھا اور جنکی ہزاروں برس تک اس ملک میں نظیر نہیں پائی جاتی اور جس طاعون اور جس زلزلہ کو اب تم دیکھتے ہو میں اپنے کشفی عالم میں ۲۵ پچیس برس سے اُسے دیکھ رہا ہوں۔ اگر خدا نے مجھے یہ تمام خبریں پہلے سے نہیں دیں تو مَیں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر یہ خبریں ۲۵ پچیس برس سے میری کتابوں میں مندرج ہیں اور متواتر مَیں قبل از وقت خبر دیتا رہا ہوں تو تمہیں ڈرنا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ تم خدا کے الزام کے نیچے آجاؤ تم سُن چکے ہو کہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کی پیشگوئی ایک برس پہلے مَیں نے اخباروں میں شائع کی تھی اور اس میں صرف یہی لفظ نہیں تھا کہ زلزلہ کا دھکا

بتلا رہی ہے کہ مسیح موعود کا سخت انکار ہوگا جسکی وجہ سے ملک میں مری پڑیگی اور سخت
سخت زلزلے آئینگے اور امن اُٹھ جائیگا اور نہ یہ غیر معقول بات ہے کہ خواہ نخواہ بدوں کا
اور نیک چلن آدمیوں پر طرح طرح کے عذاب کی قیامت آوے یہی وجہ ہو کہ پہلے
زمانوں میں بھی نادان لوگوں نے ہر ایک نبی کو منحوس قدم سمجھا ہے اور اپنی شامت
اعمال انپر تھاپ دی ہے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ نبی عذاب کو نہیں لاتا بلکہ عذاب
کا مستحق ہو جانا اتمام حجت کیلئے نبی کو لاتا ہے اور اسکے قائم ہونے کیلئے ضرورت پیدا کرتا
ہے اور سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونیکے آتا ہی نہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ
فرماتا ہے وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولا۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک
طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا
نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو! تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کیطرف سے کوئی نبی
قائم ہو گیا ہے [ف] جسکی تم تکذیب کر رہے ہو۔ اب ہجری صدی کا بھی پچیسواں سال

ف نبی کے لفظ سے اس زمانہ کیلئے صرف خدا تعالیٰ کی یہ مراد ہے کہ کوئی شخص کامل طور پر شرف مکا
اور مخاطبہ الٰہیہ حاصل کرے اور تجدید دین کیلئے مامور ہو یہ نہیں کہ وہ کوئی دوسری شریعت لاوے
کیونکہ شریعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں جب تک کہ اسکو اُمتی بھی نہ کہا جائے
جس کے یہ معنے ہیں کہ ہر ایک انعام اس نے آنحضرت کی پیروی سے پایا ہو نہ براہ راست۔ منہ

گیارہ مہینے پہلے خدا تعالیٰ کی وحی نے یہ خبر دی تھی کہ

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی [1]

سو اسی کے مطابق موسم بہار میں یہ زلزلہ آیا اب سوچ کر دیکھ لو کہ یہ بجز خدا کے کس کی طاقت ہے کہ اس تصریح کے ساتھ پیشگوئی کر سکے میرے ہاتھ میں تو زمین کے طبقات نہیں تھے کہ میں گیارہ مہینے تک ان کو تھام رکھتا اور پھر ۲۵۔ فروری ۱۹۰۶ء کے بعد ایک زور کا دھکا دیکر زمین کو ہلا دیتا۔ سو اے عزیزو! جبکہ تم نے یہ دونوں زلزلے اپنی آنکھوں سے دیکھ لئے تو اب تمہیں اس بات کا سمجھنا سہل ہے کہ آیندہ

[1] افسوس کہ بعض متعصب مولوی محض ہٹ دھرمی سے اس کھلی کھلی پیشگوئی پر گرد ڈالنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو دھوکا دیکر یہ کہتے ہیں کہ آیندہ زلزلہ کی نسبت تو یہ لکھا گیا تھا کہ وہ قیامت کا نمونہ ہوگا مگر یہ زلزلہ تو قیامت کا نمونہ نہیں اسکے جواب میں بجز اسکے کیا کہیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین میں بار بار اپنے رسالوں اور اشتہارات میں یہ پیشگوئی شائع کر چکا ہوں کہ کئی زلزلے آئیں گے اور ایک قیامت کا نمونہ ہوگا یعنی اس میں بہت سی جانوں کا نقصان ہوگا۔ مگر ایک زلزلہ بہار میں آئے گا جیسا کہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کا زلزلہ بہار کے دنوں میں آیا تھا اور اسکی نسبت یہ الہام تھا:۔

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

سو ۲۸۔ فروری ۱۹۰۶ء کا زلزلہ عین بہار میں آیا جس سے آٹھ آدمی مر گئے اور انیس

بقیہ دیکھو صفحہ پر

بلکہ یہ الہام بھی تھا کہ عفت الدیار محلہا و مقامہا یعنے ملک
پنجاب کے بعض حصوں کی عمارتیں تباہ اور ناپدید ہو جائینگی سو اب
مجھے اِس بات کے لکھنے کی ضرورت نہیں کہ کس صفائی سے وہ پیشگوئی
پوری ہوگئی پھر بعد اس کے اُسی اپریل کے مہینہ میں یہ دوسری پیشگوئی
خدا تعالےٰ کی وحی سے مَیں نے شائع کی تھی کہ جیسا کہ یہ زلزلہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء
کا موسم بہار میں آیا ایسا ہی ایک دوسرا زلزلہ موسم بہار میں ہی آئے گا اور
اس سے پہلے نہیں آئے گا اور ضروری ہے کہ ۲۵۔ فروری ۱۹۰۶ء تک
وہ زلزلہ نہ آوے سو گیارہ مہینہ تک کوئی زلزلہ نہ آیا اور جب ۲۵۔
فروری ۱۹۰۶ء گذر گئے تب ۲۷۔ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو عین وسطِ
بہار میں ایک بجے کے وقت ایسا سخت زلزلہ آیا کہ انگریزی اخبارات
سول وغیرہ کو بھی اقرار کرنا پڑا کہ یہ زلزلہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ
کے برابر تھا اور رام پور شہر اور علاقہ شملہ اور بہت سے اور مقامات
میں جانوں اور عمارتوں کا نقصان ہوا۔ یہ وہی زلزلہ تھا جسکی نسبت

۱؎ انہیں سخت زلزلوں کی خبریں میری کتاب براہین احمدیہ میں آج سے
پچیس ۲۵ برس پہلے شائع ہو چکی ہیں۔ منہ

سو دیکھو مَیں زمین و آسمان کو گواہ کرتا ہوں کہ آج مَیں نے وہ پیشگوئی جو
پانچ زلزلوں کے بارے میں ہے تصریح بیان کر دی ہے تا تم پر حجّت
ہو اور تا تمہاری گمراہی پر موت نہ ہو۔ اے عزیز! خدا سے مت لڑو
کہ اس لڑائی میں تم ہرگز فتحیاب نہیں ہو سکتے۔ خدا کسی قوم پر ایسے
سخت عذاب نازل نہیں کرتا اور نہ کبھی اُس نے کئے جب تک اُس
قوم میں اس کی طرف سے کوئی رسول نہ آیا ہو یعنی جب تک اس کا بھیجا
ہُوا اُن میں ظاہر نہ ہُوا ہو سو تم خدا کے قانون قدیم سے فائدہ اُٹھاؤ
اور تلاش کرو کہ وہ کون ہے کہ جس کے لئے تمہاری آنکھوں کے رو
برو آسمان پر رمضان کے مہینہ میں کسوف خسوف ہُوا اور زمین پر طاعون
پھیلی اور زلزلے آئے۔ اور یہ پیشگوئیاں قبل از وقت کس نے تم کو
سُنائیں اور کس نے یہ دعویٰ کیا کہ مَیں مسیح موعود ہوں اس شخص کو
تلاش کرو کہ وہ تم میں موجود ہے اور وہ یہی ہے کہ جو بول رہا ہے
ولا تایئسوا من روح اللّٰہ انہ لا ییائس من روح اللّٰہ
الا القوم الکافرون۔

مَیں نے اس جگہ تک مضمون کو ختم کیا تھا کہ آج پھر ۱۵ مارچ ۱۹۰۶ء

پانچ زلزلوں کی خبر بھی کوئی گپ نہیں ہے اور تم یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ جیسا کہ یہ یقین کرنا انسانی طاقت سے باہر تھا کہ گیارہ ماہ تک اپریل کے زلزلہ کی مانند کوئی زلزلہ نہیں آئے گا بلکہ عین بہار میں ۲۵۔ فروری ۱۹۰۶ء کے بعد آئے گا ایسا ہی یہ یقین کرنا بھی انسانی طاقت سے باہر ہے کہ اب بعد اسکے پانچ شدید زلزلے آئیں گے جن کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ اپنے چہرہ کی چمکار دکھلائے گا یہاں تک کہ ان کو جو خدا کی ہستی کے قائل نہیں اقرار کی طرف کھینچے گا اور پھر بعد اس کے امن ہو جائے گا اور دنیا اپنی معمولی حالت پر آجائے گی اور ایک مدت تک ایسے زلزلے پھر کبھی نہیں آئینگے آپ لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ کوئی علم طبقات الارض کا اس تصریح اور تفصیل کو بتلا نہیں سکتا بلکہ وہ خدا جو زمین اور آسمان کا خدا ہے وہ اپنے خاص رسولوں کو یہ اسرار بتلاتا ہے نہ ہر ایک کو تا دنیا کے لوگ کفر اور انکار سے بچ جائیں اور تا وہ ایمان لائیں۔ اور جہنم کے عذاب سے نجات پائیں

بقیہ حاشیہ ۹

مجروح ہوئے اور صدہا مکان گر گئے اور اسی زلزلہ کے بارے میں پیسہ اخبار ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۵ تیسرے کالم میں لکھا ہے کہ ۲۸۔ فروری ۱۹۰۶ء کی شب کے بھونچال میں موضع دودہ پور ضلع انبالہ تحصیل جگادھری کے سارے آدمی رات کو سوئے ہوئے مرگئے صرف تین آدمی بچے اور نیز ضلع سہارنپور میں زلزلہ کی رات کو ایک سوکھا

مصیبت پیش آئی اور اس نے نہ چاہا کہ کذاب کہلا کر پھر بھی اپنی قوم کو مُنہ دکھاوے۔ اور وعید کی پیشگوئی کا توبہ استغفار یا صدقہ سے ٹل جانا ایک ایسا بدیہی امر ہے کہ کسی فرقہ یا قوم کو اس سے انکار نہیں کیونکہ تمام انبیاء علیہم السّلام کے اتفاق سے یہ بات مسلّم ہے کہ توبہ استغفار اور صدقہ خیرات سے بلا ردّ ہو سکتی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جس بلا کو خدا نے کسی پر وارد کرنا چاہا ہے اگر نبی کو پیش از وقت اُس بلا کا علم دیا جائے تو وہی وعید کی پیشگوئی کہلائے گی اور اگر کسی نبی کو پیش از وقت اُس کا علم نہ دیا جائے تو صرف خدا تعالےٰ کا مخفی ارادہ ہوگا۔ اس جگہ ان نادان مولویوں کی کس قدر پردہ دری ہوتی ہے جو مجھ پر یہ اعتراض کر کے کہتے ہیں کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم پندرہ مہینے کی میعاد میں نہیں مرا بلکہ چند ماہ بعد مرا۔ اور نہیں جانتے کہ وہ وعید کی پیشگوئی تھی اور باوجود اس کے یونس کی پیشگوئی کی طرح صرف قطعی نہ تھی بلکہ اس کے ساتھ یہ لفظ تھے کہ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے یعنی اُس حالت میں پندرہ مہینے کے اندر مریگا کہ جب اس کے دل نے حق کی طرف رجوع نہ کیا ہو۔ لیکن یہ بات عیسائیوں کی شہادت سے بھی ثابت شدہ ہے کہ اس نے اسی مجلس میں

کو بروز پنجشنبہ وقت صبح یہ الہام ہوا۔ خدا نکلنے کو ہے۔ انت بمنزلۃ
بروزی۔ وعد اللّٰہ انّ وعد اللّٰہ لا یُبدل۔ یعنی خدا ان پانچ
زلزلوں کو لانے سے اپنا چہرہ ظاہر کرے گا اور اپنے وجود کو دکھلاوے گا
اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میں ظاہر ہو گیا یعنی تیرا ظہور بعینہٖ میرا
ظہور ہو گا یہ خدا کا وعدہ ہے کہ پانچ زلزلوں کے ساتھ خدا اپنے تئیں
ظاہر کرے گا اور خدا کا وعدہ نہیں ٹلے گا اور وہ ضرور ہو کر رہے گا۔

یاد رہے کہ پیشگوئی دو قسم کی ہوتی ہے ایک صرف وعید کی جس سے
مقصود صرف سزا دینا اور عذاب دینا ہوتا ہے ایسی پیشگوئی اگر
خدا تعالےٰ کی طرف سے ہو تو کسی کے ڈرنے اور توبہ اور استغفار
یا صدقہ دعا سے ٹل سکتی ہے جیسا کہ یونس نبی کی پیشگوئی ٹل گئی اور
ظہور میں نہ آئی کیونکہ یونس نبی کو وعید کے طور پر بتلایا گیا تھا کہ چالیس
دن تک تیری قوم پر عذاب نازل ہو جائے گا اور یہ پیشگوئی قطعی طور
پر بغیر کسی شرط کے تھی مگر تب بھی جب یونس کی قوم نے توبہ و استغفار
کیا اور ان کے دل ڈر گئے تو خدا تعالےٰ نے ان پر عذاب کا وارد کرنا
موقوف رکھا اور وہ قطعی پیشگوئی اپنے ٹلنے کی وجہ سے یونس نبی کو بڑی

اور وہ پیشگوئی کے اثر سے دیوانہ کی طرح ہوگیا اور اکثر روتا تھا اور
بعد اس کے دین اسلام کے رد میں ایک سطر بھی اُس نے شائع نہ کی
یہاں تک کہ صرف چند ماہ بعد فوت ہوگیا اور مَیں نے متواتر اشتہاروں سے
اُس پر حجت پوری کی۔ اور اشتہاروں میں لکھا کہ اگر اُس نے پیشگوئی
کی شرط کے موافق اپنے دل میں حق کی طرف رجوع نہیں کیا تو وہ حلف اُٹھایا
کرے تو مَیں وعدہ کرتا ہوں کہ مَیں چار ہزار روپیہ اُس حلف کے بعد بلاتوقف
اُس کو دوں گا مگر باوجود عیسائیوں کے اصرار کے کہ حلف اُٹھالے اس نے
قسم نہ کھائی اور اس طرح ٹال دیا کہ قسم کھانا ہمارے مذہب میں منع ہے
حالانکہ انجیل سے ثابت ہے کہ پطرس نے قسم کھائی۔ پولوس نے قسم
کھائی اور خود حضرت مسیح نے قسم کھائی۔ پھر منع کیونکر ہوگئی اور اب تک
عدالتوں میں عیسائی گواہوں کو قسم دی جاتی ہے بلکہ دوسروں کے لئے
اقرار صالح اور عیسائیوں کے لئے خاص طور پر قسم ہے غرض باوجود اس
حیلہ بہانہ کے پھر موت سے بچ نہ سکا اور جیسا کہ مَیں نے اشتہارات میں شائع
کیا تھا میرے آخری اشتہار سے صرف چند مہینے بعد مر گیا اور موت کی
بیماری تو انہیں دنوں میں اسکو شروع ہوگئی تھی ÷

جب یہ پیشگوئی سُنائی گئی تھی حق کی طرف رجوع کرلیا تھا اور ڈر گیا تھا
کیونکہ جب مَیں نے مباحثہ کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد ساٹھ یا ستّر گواہوں
کے روبرو جس میں سے بعض مسلمان اور بعض عیسائی تھے ڈاکٹر مارٹن
کلارک کی کوٹھی پر بلند آواز سے یہ کہا کہ آپ نے اپنی فلاں کتاب میں
ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا نام دجّال رکھا ہے اس لئے خدا نے
ارادہ کیا ہے کہ پندرہ مہینے کے اندر وہ آپ کو ہلاک کرے گا بشرطیکہ
حق کی طرف رجوع نہ کرو تب وہ اس پیشگوئی کو سنتے ہی ڈر گیا اور اس کا
رنگ زرد ہو گیا اور اس نے اپنی زبان باہر نکالی اور دونوں ہاتھ اپنے
کانوں پر ہاتھ رکھے اور اس کا بدن خوف سے کانپ اُٹھا اور توبہ کرنے
والے کی شکل بنا کر کہا کہ مَیں نے آنحضرتؐ کو ہرگز دجّال نہیں کہا۔ میرے خیال
میں اس وقت ستّر سے زیادہ اس جلسہ میں عیسائی موجود ہونگے جن میں سے
ایک ڈاکٹر مارٹن کلارک بھی تھے جو اب تک زندہ موجود ہیں اگر اُن سے
حلفاً دریافت کیا جائے تو مَیں اُمید نہیں رکھتا کہ وہ خلاف واقعہ بیان کر سکیں
یا اس واقعہ کا اخفا کر سکیں پھر باوجود اسکے یہ امر بھی ثابت ہے کہ اس پیشگوئی
کے سُننے ہی ڈپٹی عبداللہ آتھم کے دل پر سخت بے چینی اور بے قراری طاری ہو گئی

مہینے کو بار بار بیان کرنا اور ان امور کا ذکر نہ کرنا۔ کیا یہی ان مولویوں کی دیانتداری ہے۔ نہیں سوچتے کہ یونسؑ نبی کی تو قطعی عذاب کی پیشگوئی تھی جس کی نسبت خبر دی گئی تھی کہ چالیسؔ دن تک بہرحال اس قوم پر عذاب وارد ہو جائے گا مگر وہ عذاب اُن پر وارد نہ ہوا یہاں تک کہ یونسؑ ان میں سے بہتوں کی زندگی میں ہی فوت ہو گیا۔ ہائے افسوس اگر ان لوگوں کی نیت درست ہوتی تو آتھم کے واقعہ کے بعد جو پیشگوئی لیکھرام کی نسبت کی گئی تھی جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہ تھی اور جس میں صاف طور پر وقت اور قسم موت بتلائی گئی تھی اِسی پر غور کرتے کہ کیسی صفائی سے وہ پوری ہوئی۔ مگر کون غور کرے جب تعصب سے دل اندھے ہو گئے اور اگر ایک ذرہ دلوں میں انصاف ہوتا تو ایک نہایت سہل طریق ان کے لئے مہیا تھا کہ جن پیشگوئیوں کے نہ پورے ہونے پر ان کو اعتراض ہے وہ لکھ کر میرے سامنے پیش کرتے کہ وہ کس قدر ہیں اور پھر مجھ سے اِس بات کا ثبوت لیتے کہ وہ پیشگوئیاں جو پوری ہو گئیں وہ کس قدر ہیں تو اِس امتحان سے اُن کے تمام پردے کھل جاتے۔ اور مَیں خدا تعالیٰ کی قسم

کھا کر کہتا ہوں کہ کل اعتراض ان کے یہ ہیں صرف ایک دو وعید کی پیشگوئیاں

یہ ہیں ہمارے مخالف مولویوں کے اعتراض جنہوں نے علم قرآن اور
حدیث پڑھ کر ڈبو دیا اب تک انہیں معلوم نہیں کہ وعید کی پیشگوئی
اور وعدہ کی پیشگوئی میں فرق کیا ہے اور اب تک یونس نبی کے قصہ
سے بھی بے خبر ہیں جو دُرّ منثور میں بھی تفصیل سے مندرج ہے چونکہ انکی
نیتیں درست نہیں اس لئے اعتراض کے وقت ان کو وہ پیشگوئیاں
یاد نہیں رہتیں جو دس ہزار سے بھی زیادہ مجھ سے وقوع میں آگئی
ہیں اور جیسا کہ خدا نے فرمایا تھا ویسا ہی ظہور میں آئیں۔ اور اگر کوئی
وعید کی پیشگوئی جو کسی شخص کے عذاب پر مشتمل تھی اپنے وقت سے ٹل
گئی ہو تو اس پر شور مچاتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں
کو خدا تعالے کی کتابوں پر ایمان ہی نہیں۔ اور میرے پر حملہ کرنے کے
جوش سے تمام نبیوں پر حملہ کرتے ہیں یہ نادان نہیں جانتے کہ اگر ڈپٹی
آتھم پندرہ مہینے میں نہیں مرا تو آخر چند ماہ بعد میری زندگی ہی میں مر
گیا اور پیشگوئی میں صاف یہ لفظ تھے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے گا
اس کا دعویٰ تھا کہ عیسائی مذہب سچا ہے اور میرا دعویٰ تھا کہ اسلام سچا
ہے۔ پس خدا نے میری زندگی میں اس کو ہلاک کر دیا اور مجھے سچا کیا۔ پندرہ

سچائی ظاہر ہوئی ہے جیسا کہ دن چڑھ جاتا ہے یہ نادان مولوی اپنی آنکھیں دیدہ و دانستہ بند کرتے ہیں تو کریں سچائی کو ان سے کیا نقصان۔ لیکن وہ زمانہ آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ بہتیرے فرعون طبع ان پیشگوئیوں پر غور کرنے سے غرق ہونے سے بچ جائیں گے خدا فرماتا ہے کہ میں حملہ پر حملہ کرونگا یہانتک کہ میں تیری سچائی دلوں میں بٹھادوں گا۔ پس اے مولویو! اگر تمہیں خدا سے لڑنے کی طاقت ہے تو لڑو مجھ سے پہلے ایک غریب انسان مریم کے بیٹے سے یہودیوں نے کیا کچھ نہ کیا اور کس طرح اپنے گمان میں اس کو سولی دیدی مگر خدا نے اس کو سولی کی موت سے بچایا۔ اور یا تو وہ زمانہ تھا کہ اُس کو صرف ایک مکار اور کذاب خیال کیا جاتا تھا اور یا وہ وقت آیا کہ اس قدر اس کی عظمت دلوں میں پیدا ہو گئی کہ اب چالیس کروڑ انسان اس کو خدا کر کے مانتا ہے اگرچہ ان لوگوں نے کفر کیا کہ عاجز انسان کو خدا بنایا۔ مگر یہ یہودیوں کا جواب ہے کہ جس شخص کو وہ لوگ ایک جھوٹے کی طرح پیروں کے نیچے کچل دینا چاہتے تھے۔ وہی یسوع مریم کا بیٹا اس عظمت کو پہنچا کہ اب چالیس کروڑ انسان اس کو سجدہ کرتے ہیں اور بادشاہوں کی گردنیں اس کے نام کے آگے جھکتی ہیں سو میں نے اگرچہ یہ دعا کی ہے کہ یسوع ابن مریم

ہر جن کے ساتھ شرط بھی تھی جن میں خوف اور ڈرنے کی وجہ سے تاخیر ہو گئی
اور جن کی نسبت خدا تعالیٰ کا قدیم سے قانون ہے کہ وہ توبہ استغفار اور
صدقہ اور دُعا سے ٹل سکتی ہیں۔ لیکن ان کے مقابل پر وہ پیشگوئیاں پوری
ہوئیں جو دس ہزار سے بھی زیادہ ہیں جن کی سچائی کے لئے کئی لاکھ انسان
گواہ ہیں اور صرف ایک فرقہ نہیں بلکہ تمام فرقے۔ کیا مسلمان اور کیا ہندو
اور کیا عیسائی۔ ان کی سچائی کی شہادت دینے کے لئے مجبور ہیں۔ پس کیا یہ
ایمانداری تھی کہ پیشگوئیوں کی ایک عظیم الشان فوج کو جن کی سچائی پر لاکھوں
انسان گواہ ہیں کالعدم سمجھ کر ان سے کچھ فائدہ نہ اُٹھانا۔ اور وعید کی ایک
دو پیشگوئیوں کو جو خدا کے قدیم قانون کے موافق تاخیر پذیر ہو گئیں بار بار
پیش کرنا۔ اگر یہی حال ہے تو کسی نبی کی نبوت قائم نہیں رہ سکتی کیونکہ ان واقعات
کا ہر ایک نبوت میں نمونہ موجود ہے اسی لئے میں کہتا ہوں کہ یہ لوگ دین اور سچائی
کے دشمن ہیں۔ اور اگر اب بھی ان لوگوں کی کوئی جماعت دلوں کو درست کر کے میرے
پاس آوے تو میں اب بھی اس بات کے لئے حاضر ہوں کہ ان کی لغو اور بیہودہ
شبہات کا جواب دوں اور ان کو دکھلاؤں کہ کس قدر خدا نے ایک فوج کثیر
کی طرح میری شہادت میں پیشگوئیاں مہیا کر رکھی ہیں جو ایسے طور سے ان کی

اور مَیں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہیئے تھا اور مَیں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شاملِ حال ہوا پس اُس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اِس مشتِ خاک کو اُس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا۔

عجب دارم از لطفت اے کردگار	پذیرفتۂ چوں منِ خاکسار
پسندیدگانے بجائے رسند	ز ما کہترانت چہ آمد پسند
چو از قطرۂ خلق پیدا گنی	ہمیں عادت اینجا ہویدا گنی

یہ بات لکھنے سے رہ گئی کہ مذکورہ بالا الہام میں جو یہ لفظ ہیں ان وعد اللہ لا یبدّل۔ یعنی خدا کا وعدہ ٹل نہیں سکتا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ پانچ زلزلوں کا آنا خدا تعالیٰ کا ایک وعدہ ہے جو ضرور ہو کر رہے گا ہاں جو شخص توبہ استغفار کرے گا اور ابھی سے خدا تعالےٰ سے صلح کریگا اور کوئی شرّ کی آگ اس میں باقی نہیں رہے گی خدا اُسپر رحم کریگا مگر اسپر رحم کرنے سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ یہ پانچ زلزلے نہیں آوینگے وہ تو ضرور آوینگے مگر ایسا شخص اُنکے صدمہ سے بچ جائے گا کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے وہ اپنے وعدہ میں تخلّف نہیں کرتا اس کا وعید ٹل سکتا ہے مگر وعدہ نہیں ٹل سکتا جیسا کہ ہم ابھی پہلے

کی طرح شرک کی ترقی کا مَیں ذریعہ نہ ٹھیرایا جاؤں اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کرینگے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اِس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھُولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دُوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے[۱] سو اے سُننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔ مَیں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا

[۱] عالم کشف میں مجھے وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے اور کہا گیا کہ یہ ہیں جو اپنی گردنوں پر تیری اطاعت کا جوا اُٹھائیں گے اور خدا انہیں برکت دیگا۔ منہ

سے بھر گیا۔ کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جس میں کوئی نہ کوئی نشان ظاہر نہ ہو اور ہر ایک پیشگوئی کسی نہ کسی نشان پر مشتمل ہوتی ہے اور میں نے اس رسالہ میں دس ہزار نشان کا صرف نمونہ کے طور پر ذکر کیا ہے ورنہ اگر وہ سب تحریر کئے جائیں تو وہ کتاب جس میں وہ قلمبند ہوں ہزار جزو سے بھی زیادہ ہو جائے گی۔ کیا اس قدر غیب کا موج در موج ظاہر ہونا کسی مفتری کے کاروبار میں ممکن ہے۔ میرے نادان مخالفوں کو خدا روز روز انواع و اقسام کے نشان دکھلانے سے ذلیل کرتا جاتا ہے اور میں اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اُس نے ابراہیم سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحٰقؑ سے اور اسمٰعیلؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مسیحؑ ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپؐ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی ایسا ہی اُس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دُنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف

بیان کر چکے ہیں۔

ایک اور بات اس جگہ ذکر کے لائق ہے کہ اس جگہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جبکہ اس سے پہلے صدہا نشان میری تصدیق کیلئے کھلے کھلے ظاہر ہو چکے تھے اور ہزارہا تک نوبت پہنچ گئی تھی تو پھر اس مہلک طاعون اور ان تباہی افگن زلازل کی کیا ضرورت تھی کیا وہ صدہا نشان کافی نہ تھے؟

اس سوال کا جواب دو طور سے ہے اوّل یہ کہ انسانی فطرت میں یہ داخل ہے کہ وہ رحمت کے نشانوں سے بہت ہی کم فائدہ اٹھاتا ہے اور ایسا ہی تعصب کی وجہ سے دوسری قسم کے چھوٹے چھوٹے نشانوں سے ٹالنے کے لئے بھی کوئی نہ کوئی حیلہ نکالتا ہے تا کسی طرح دولتِ قبول سے محروم رہے چنانچہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوا کہ باوجود ہزارہا نشانوں کے ظاہر ہونے کے قوم کے دلوں پر ایک ذرہ اثر نہ ہوا۔ اگر آپ میری کتاب نزول المسیح کو دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ خدا نے نشانوں کے دکھلانے میں کوئی فرق نہیں کیا۔ دوستوں کے لئے بھی نشان ظاہر ہوئے اور دشمنوں کی تنبیہ کے لئے بھی۔ اور میری ذات کے متعلق بھی۔ اور ایسا ہی میری اولاد کے متعلق بھی نشان ظہور میں آئے اور جس طرح زمین کا ایک بڑا حصہ سمندر سے بھرا ہوا ہے ایسا ہی یہ سلسلہ خدا کے نشانوں

شک کروں کہ وہ خدا کا کلام نہیں اور چونکہ میرے نزدیک نبی اُسی کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی و قطعی بکثرت نازل ہو جو غیب پر مشتمل ہو اسلئے خدا نے میرا نام نبی رکھا مگر بغیر شریعت کے شریعت کا حامل قیامت تک قرآن شریف ہے۔ پس وہ خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوتا ہے ایک خارق عادت کیفیت اپنے اندر رکھتا ہے اور اپنی نورانی شعاعوں سے اپنا چہرہ دکھلاتا ہے وہ فولادی میخ کیطرح دل کے اندر دھنس جاتا ہے اور اپنی روحانی قوتوں کے ساتھ مجھے پُر کر دیتا ہے وہ لذیذ اور فصیح اور راحت بخش ہے اور ایک الٰہی ہیبت اپنے اندر رکھتا ہے اور غیب کے بیان میں بخیل نہیں بلکہ غیب کی نہریں اس میں چل رہی ہیں لیکن بعض ہمارے مخالف جو الہام کا دعویٰ کرتے ہیں اوّل تو یہ امواج غیبیہ اور ایک دریا اسرار الٰہیہ کا اُنکے الہامات میں نہیں اور خدائی طاقت اور شوکت اُنکو چھو بھی نہیں گئی۔ علاوہ اسکے وہ خود اس بات کے قائل ہیں کہ انہیں معلوم نہیں کہ یہ الہامات اُنکے رحمانی ہیں یا شیطانی ہیں اسی وجہ سے اُن کا عام عقیدہ ہے کہ اُنکے الہام امور ظنیہ میں سے ہیں۔ نہیں کہہ سکتے کہ ایسے القاء خدا سے ہیں یا شیطان سے۔ پس ایسے الہاموں پر فخر کرنا جائے شرم ہے جن میں اس قدر بھی چمک نہیں جس سے پتہ لگ سکے کہ وہ ضرور خدا کی طرف سے ہیں نہ شیطان کی طرف سے۔ خدا پاک ہے اور شیطان پلید ہے پس یہ

مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند
ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا
ہے مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو۔ پس اسی بنا پر مَیں اُمتی بھی ہوں اور نبی بھی
اور میری نبوت یعنی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت
کا ایک ظل ہے اور بجز اس کے میری نبوت کچھ بھی نہیں وہی نبوت محمدیہ
ہے جو مجھ میں ظاہر ہوئی ہے اور چونکہ مَیں محض ظل ہوں اور اُمتی ہوں
اس لئے آں جناب کی اس سے کچھ کسرِ شان نہیں۔ اور یہ مکالمہ الٰہیہ
جو مجھ سے ہوتا ہے یقینی ہے اگر مَیں ایک دم کے لئے بھی اس میں
شک کروں تو کافر ہوجاؤں اور میری آخرت تباہ ہوجائے۔ وہ کلام
جو میرے پر نازل ہُوا یقینی اور قطعی ہے اور جیسا کہ آفتاب اور اُسکی
روشنی کو دیکھ کر کوئی شک نہیں کرسکتا کہ یہ آفتاب اور یہ اُسکی روشنی ہے
ایسا ہی مَیں اُس کلام میں بھی شک نہیں کرسکتا جو خدا تعالیٰ کی طرف
سے میرے پر نازل ہوتا ہے اور مَیں اُس پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں
جیسا کہ خدا کی کتاب پر۔ یہ تو ممکن ہے کہ کلام کے معنے کرنے میں بعض
مواضع میں ایک وقت تک مجھ سے خطا ہوجائے مگر یہ ممکن نہیں کہ مَیں

گرفتار ہو جاتے ہیں مثلاً اگر کسی مامورمن اللہ کی دُعا سے کسی کے گھر میں لڑکا پیدا ہویا وہ مامور لڑکا پیدا ہونے کی خبر دے اور لڑکا پیدا ہو جائے تو بہت سے لوگ بول اُٹھتے ہیں کہ یہ کوئی خاص نشان نہیں بہتیری عورتوں کو بھی اپنی نسبت یا ہمسایہ عورت کی نسبت خوابیں آجاتی ہیں کہ اس کے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا تو پھر لڑکا بھی پیدا ہو جاتا ہے تو کیا اس عورت کو خدا کا نبی یا رسول یا محدث مان لیا جائے اور گو ایسے توہمات میں یہ لوگ جھوٹے ہیں مگر جاہلوں کی زبان کون بند کرے؟ اور جھوٹے اس لئے ہیں کہ ہم یہ تو نہیں کہتے کہ کسی ایک قول اور شاذو نادر واقعہ سے کسی کا منجانب اللہ ہونا ثابت ہو جاتا ہے تا ہر ایک خواب دیکھنے والا خدا کا برگزیدہ سمجھا جائے بلکہ اوّل دعویٰ چاہیئے پھر ایسی پیشگوئیاں چاہئیں جو اپنی کمیت اور کیفیت کی رُو سے اُس حد تک پہنچ چکی ہوں کہ جو معمولی انسانوں کی خوابوں یا الہاموں کی شراکت اُن کے ساتھ ممتنع ہو جیسا کہ ایسی پیشگوئیاں چھوٹے واقعات کے متعلق جو میرے ذریعہ سے خدا نے پوری کیں اُن کا عدد کئی ہزار تک پہنچتا ہے اور کون ہے جس نے تعداد اور صفائی کے لحاظ سے اُن کا مقابلہ کر کے دکھلایا چند سال ہوئے ہیں کہ ایک بدقسمت نادان نے اعتراض کیا تھا کہ مولوی حکیم نورالدین صاحب جو اس قدر اخلاص رکھتے ہیں اُن کا لڑکا فوت ہو گیا ہے یہ اعتراض اگرچہ نرا تعصب

عجیب الہام ہیں کہ اُن سے کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ پاک چشمہ سے نکلے ہیں یا پلید چشمہ سے۔ اور دوسری مصیبت یہ کہ کوئی کسی الہام کو خدا کا الہام سمجھ کر اسپر کاربند ہوا اور دراصل وہ شیطان کا الہام ہو تو وہ تو ہلاک ہوگیا یا اگر شیطان کا الہام سمجھ کر خدا کے الہام پر کاربند نہ ہوا تو وہ بھی ہلاکت کے گڑھے میں گرا تو یہ الہام کیا ہوئے ایک خوفناک مصیبت ہوئی جس کا انجام موت ہے۔ اور نیز یہ اسلام پر بھی ایک داغ ہے کہ بنی اسرائیل میں تو ایسے یقینی الہام ہوتے تھے جن کی وجہ سے حضرت موسیٰ کی ماں نے اپنے معصوم بچے کو دریا میں ڈال دیا اور اُس الہام کی سچائی میں کچھ شک نہ کیا اور ظنّی نہ سمجھا اور خضر نے ایک بچہ کو قتل بھی کر دیا مگر اس اُمت مرحومہ کو وہ مرتبہ بھی نہ ملا جو بنی اسرائیل کی عورتوں کو مل گیا پھر اس آیت کے کیا معنے ہوئے کہ صراط الذین انعمت علیہم کیا انہیں ظنّی الہاموں کا نام انعام ہے جو شیطان اور رحمٰن میں مشترک ہیں جائے شرم۔

اور مذکورہ بالا سوال کا دوسرا جواب یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے واقعات کی پیشگوئیاں اگرچہ خدا کے مرسلوں کی صداقت کی وہ بھی ایک کافی دلیل ہیں کیونکہ مقدار اور کیفیت کے لحاظ سے ان پیشگوئیوں میں بھی دوسرے لوگ اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتے تاہم جن لوگوں پر وسوسہ اور وہم غالب ہے وہ کسی نہ کسی وہم میں

جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں چھوٹے چھوٹے واقعات کی پیشگوئیاں
جبکہ ہزاروں تک انکی تعداد پہنچ جائے تو اس بات کی قطعی دلیل ٹھیرتی ہے کہ جس
شخص کے ہاتھ پر وہ پیشگوئیاں ظاہر ہوئی ہیں اور جو منجانب اللہ ہونے کا دعویٰ
کرتا ہے وہ درحقیقت منجانب اللہ ہے لیکن جنکے دلوں میں شک اور وسوسہ کی
مرض ہے وہ پھر بھی شبہات سے باز نہیں آتے اور فی الفور کہدیتے ہیں کہ فلاں فقیر نے بھی
تو ایسی کرامت دکھلائی تھی اور فلاں جوتشی صاحب نے بھی کچھ ایسا ہی فرمایا تھا جو سچ
سچ نکلا اور اس طرح پر نہ وہ صرف خود گمراہ ہوتے ہیں بلکہ لوگوں کو بھی گمراہ کرتے
ہیں اور یہ نادان آنکھ تو رکھتے ہیں مگر وہ آنکھ ہر ایک گوشہ کو دیکھ نہیں سکتی
اور دل تو رکھتے ہیں مگر وہ دل ہر ایک پہلو کو سوچ نہیں سکتا۔ ہم نے کب اور
کس وقت کہا کہ بجز ہمارے اور کسی کو کوئی خواب نہیں آتی اور نہ کوئی الہام
ہوتا ہے بلکہ ہمارا تجربہ تو یہاں تک ہے کہ بعض وقت ایک کنجری کو بھی جس کا
دن رات زنا کاری پیشہ ہے سچے خواب آسکتے ہیں ایک چور بھی جس کا پیشہ
بیگانہ مال کا سرقہ ہے بذریعہ خواب کسی سچے واقعہ پر اطلاع پا سکتا ہے ہمارا دعوےٰ
جس کو ہم بار بار لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایسی خوابیں
اور ایسے الہام جو کمیّت اور کیفیّت کے لحاظ سے ہزاروں تک انکی نوبت پہنچ

اور جہالت کی وجہ سے تھا کیونکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ لڑکے فوت ہوئے تھے مگر میری دُعا پر خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ مولوی حکیم نورالدین صاحب کے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا اور اُسکے بدن پر پھوڑے نمودار ہو جائینگے تا اسبات کا نشان ہو کہ یہ وہی لڑکا ہے جو دُعا کے ذریعہ سے پیدا ہُوا پس ایسا ہی وقوع میں آیا اور تھوڑے ہی دنوں کے بعد مولوی صاحب کے گھر میں لڑکا پیدا ہُوا جس کا نام عبدالحی رکھا گیا اور اسکی پیدائش کے زمانہ کے قریب ہی بہت سے پھوڑے اُس کے بدن پر نکل آئے جن کے داغ اب تک موجود ہیں یہ پھوڑے خدا نے اس لئے اسکے بدن پر پیدا کئے تا کسی کو یہ وہم پیدا نہ ہو کہ یہ اتفاقی معاملہ ہے دُعا کا اثر نہیں اور نہ اسکو پیشگوئی پر دلالت قطعی ہے جیسا کہ بعض اوقات ایسا اتفاق ہو جاتا ہے کہ چند آدمی ایک کسی غائب دوست کا ذکر کرتے ہیں کہ وہ اسوقت آتے تو اچھا تھا اور ابھی وہ ذکر شروع ہی ہوتا ہے کہ وہ خود بخود آجاتے ہیں تب لوگ کہتے ہیں آئیے صاحب ابھی ہم آپ کا ذکر ہی کر رہے تھے کہ آپ آہی گئے۔ سو خدا نے اُس پیشگوئی کے ساتھ پھوڑوں کا نشان بتلا دیا تا معلوم ہو کہ وہ لڑکا دُعا کے اثر سے پیدا ہُوا ہے نہ اتفاقی طور پر۔ ایسے ہی ہزارہا میرے پاس نمونے ہیں مگر افسوس ہے اس مختصر رسالہ میں اُن کا ذکر نہیں کر سکتا۔

خط ع

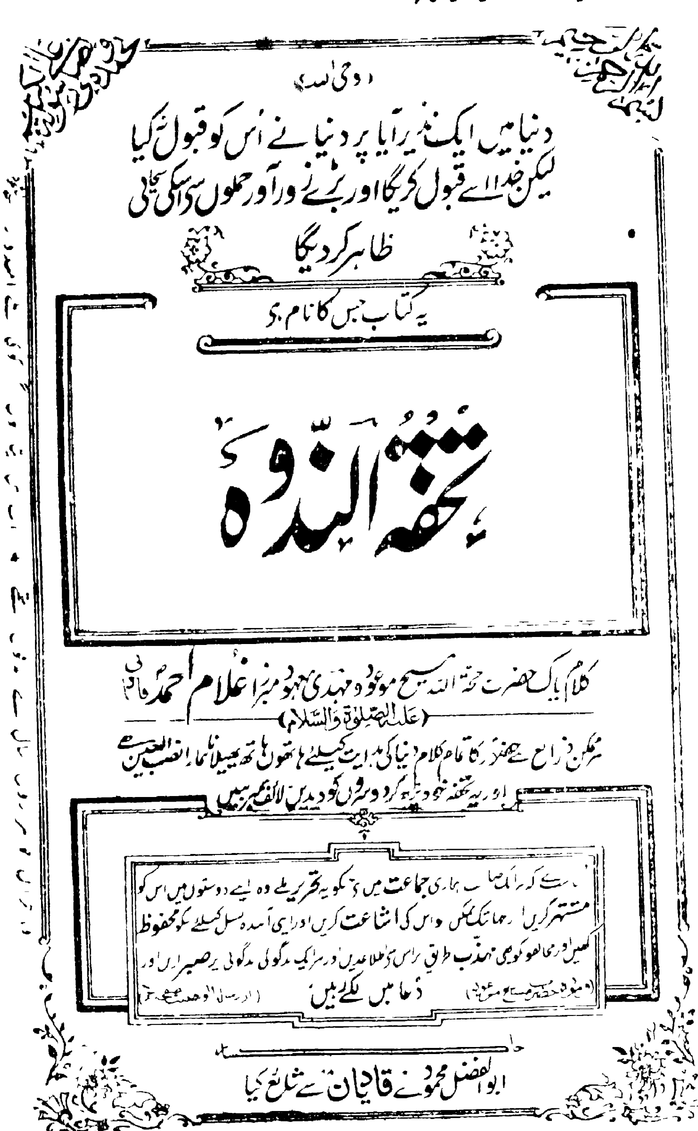
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی　　　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعودؑ کا کلام ٹریکٹ اور کتابی
صورت میں اب تک لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر لوگوں میں تقسیم ہو چکا ہے۔ اس
کارِ خیر میں ہماری طرف سے ہر چھوٹے بڑے اور مردوں اور مستورات کو حصہ
لینے کی تحریک ہوتی رہتی ہے۔ جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے علمی مفاد کے سمجھنے کی
توفیق عطا فرمائی ہے وہ اس کارِ خیر میں باقاعدہ حصہ لے رہے ہیں۔ اگرچہ فی ذاتہٖ
ہر ایک نیکی اچھی ہے لیکن آج کل جب کہ ہر طرف مخالفت کی آگ بھڑک رہی ہے
اور لوگ زبانی تبلیغ میں فسادات برپا کرتے ہیں۔ بذریعہ کتب اور لٹریچر حضرت
مسیح موعودؑ کا کلام پہنچانا یہ جملہ نیکیوں کی سرتاج نیکی ہے۔ ہم نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ ہم
حضرت مسیح موعودؑ کا تمام کلام چھاپ کر دنیا میں پھیلادیں گے ان شاء اللہ۔ ہمارا لٹریچر
اس قدر سستا ہے کہ لوگ حیران ہیں۔ ہم اس پر منافع نہیں لیتے اصل لاگت سے بھی
قیمت تھوڑی ہوتی ہے۔ ہاں بغرض ثواب ہر ایک دوست کو تحریک کرتے ہیں کہ وہ اس
کارِ خیر میں ۱ر - ۲ر - ۴ر - ۸ر - عہ - للعہ۔ عمہ دس روپیہ یا اس سے زیادہ ماہوار ادا
کریں۔ اور عہد کریں کہ کس قدر رقم وہ ماہوار ادا کر سکیں گے۔ جو وعدہ بھی آپ فرمائیں وہ
ماہوار بذریعہ ٹکٹ یا منی آرڈر دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ کی معرفت خاکسار کے
نام روانہ فرمائیں اس کے عوض میں کتب اور ٹریکٹ وغیرہ آپ کو باقاعدہ بھیج جایا کریں گے۔
آپ اپنی موعودہ رقم خود ہی باقاعدہ بھجوا دیا کریں۔ کثرتِ کام کی وجہ سے یاد دہانی کرانا ایک
مشکل امر ہے۔ نیز میں امید کرتا ہوں کہ آپ نہ صرف اپنے خاندان کے لوگوں کو اس
کارِ خیر کا ماہوار ممبر بنائیں گے بلکہ اپنے تمام ذی اثر حلقہ کو ممبر بنانے کا فخر حاصل کریں گے
اللہ تعالیٰ مجھ کو اور آپ کو کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ والسلام

خاکسار ابو الفضل محمود۔ محلہ دار الرحمت قادیان۔ پنجاب

گئی ہو اور کوئی اُن کا مقابلہ نہ کر سکتا ہو یہ مرتبہ صرف اُن لوگوں کو ملتا ہے جن کو
عنایت الٰہی نے خاص طور پر اپنا برگزیدہ کر لیا ہے۔ دوسرے کو ہرگز نہیں ملتا اور
یہ کہ دوسروں کو شاذونادر طور پر کوئی سچی خوابیں آتی ہیں یا الہام ہوتا ہے یہ
بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے نوع انسان کی بھلائی کے لئے ہے کیونکہ اگر وحی اور الہام کا
دوسرے لوگوں پر قطعاً دروازہ بند رہتا تو خدا کے رسولوں پر کامل طور پر یقین کرنا
انکے لئے مشکل ہو جاتا اور وہ ہرگز سمجھ نہ سکتے کہ درحقیقت ان نبیوں پر وحی نازل ہوتی
ہے یا فریب ہے یا صرف وساوس میں مبتلا ہیں کیونکہ انسان کی یہ عادت ہے کہ جس بات
کا اسکو نمونہ نہیں دیا جاتا وہ پورے طور پر اسبات کو سمجھ نہیں سکتا اور آخر بدظنی پیدا
ہو جاتی ہے اسی وجہ سے شراب خوار قومیں یورپ اور امریکہ کی جن کے دماغ بباعث
شراب کے خراب ہو جاتے ہیں۔ اکثر سچی خواب کے وجود سے بھی منکر ہیں کیونکہ اپنے پاس
نمونہ نہیں رکھتے پس اسی مصلحت سے کوئی سچی خواب اور کوئی سچا الہام نمونہ کے طور پر
لوگوں کو عام طور پر دیا گیا تا جس وقت اُن میں کوئی نبی ظاہر ہو تو دولت قبول سے
محروم نہ رہیں اور اپنے دلوں میں سمجھ لیں کہ یہ ایک واقعی حقیقت ہے جس کی چاشنی کے طور پر
ہمیں بھی کچھ دیا گیا ہے صرف اتنا فرق ہے کہ یہ معمولی لوگ ایک گداپیشہ کی مانند ہیں جسکے
پاس چند روپے یا چند پیسے ہیں۔ مگر خدا کے رسل اور خدا کے نبی وہ روحانی ملک کے



بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(وحی اللہ)

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا
لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی
ظاہر کر دیگا

یہ کتاب جس کا نام ہے

تحفۃ الندوہ

کلام پاک حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود و مہدی معہود مرزا غلام احمد قادیانی
(علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ہر ممکن ذرائع سے حضور کا تمام کلام دنیا کی ہدایت کیلئے ہاتھوں ہاتھ پھیلانا ہمارا نصب العین ہے
اور یہ تحفہ خود دیکھ کر دوسروں کو دیدیں لا الف نمبر ہیں

ضرورت ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں جنکو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں اور جہانتک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل کیلئے اس کو محفوظ رکھیں اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں اور ہر ایک بدگوئی پر صبر اور دعا میں لگے رہیں

(موعود حضرت مسیح موعود) (از رسالہ الوصیت)

ابوالفضل محمود نے قادیان سے شائع کیا

شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم - یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

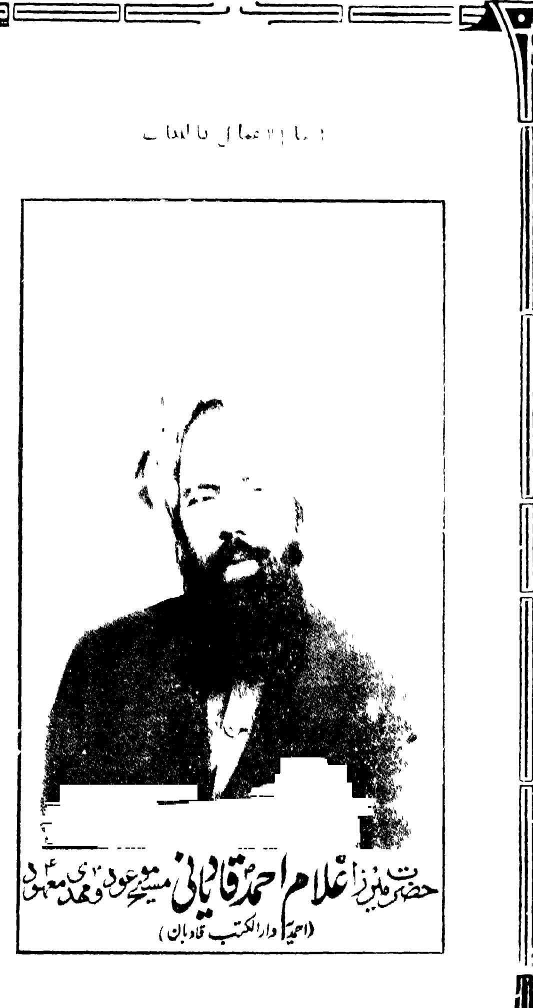
دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

رسالة تحفة الندوة

التبليغ

يا اهل دار الندوة تعالوا الى كلمةٍ سواءٍ بيننا وبينكم ان لا نحكم
الا القرآن۔ ولا نقبل الا ما وافق قول الرحمن۔ وهذا هو الدين القيمة
ايها المتقاعسون۔ وان القرآن كتاب ختم به الهدى۔ وفيه كتب قيمة وخبر ما
يأتي وما مضى فبأي حديث بعده تؤمنون۔ اعلموا ان الخير كله في القرآن وشر الاحاديث
ما خالفه فاحذروها ايها المتقون۔ وكلما خالف هدى القرآن وقصصه فاعلموا انه
سقط ولا يقبله الا الفسقون۔ اني انا المسيح وبالحق امشي وباسم الله انادي
فاتبعوني واذكروا ايام الله فهل انتم تتذكرون۔ واني جئتكم ببينة من ربي وعُلّمت
ما لم تعلموا وابصرت ما لا تبصرون۔ اتكذبونني ولا تجيئونني ولا تسئلون ان عيسى
مات ولا يحيى باحيائكم فلا تكذبوا القرآن ايها المجترئون۔ وان كان نازلا قبل
يوم القيامة كما تزعمون۔ فلم انكر لما سئل عن ضلالة النصارى۔ واعتذر بعدم العلم
كما انتم تدرسون ولم يقل اني اعلم ما احدثوا بعدي بما رددت الى الدنيا ورأيت
ما كانوا يعملون۔ وكان الحق ان يقول رب اني رجعت الى الدنيا اذ ذلك ولبثت
فيهم الى اربعين سنة فوجدتهم يعبدونني وامي عليه يصرون۔ فكسرت صلبانهم
واحرقت اصنامهم وقتلت كثيرا منهم قد خلوا في دين الله وهم [illegible]۔
فاسئلوا عيسى كيف لم يكذب يوم القيامة ويخفي شهادة كانت عنده كانه
من الذين لا يعلمون۔ واني اقسم بالله في منه فعظموا حلفا ان كنتم تتقون



حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود

(احمدیہ دارالکتب قادیان)

نظم میر ناصر نواب صاحب دہلوی

کشتی نوح و دعوت الایماں
ہے عجب اک کتاب عالی شاں

تازہ ہوتا ہے اسکو پڑھ کر دیں
اس سے بڑھتی ہے رونقِ ایماں

ہے یہ آبِ حیات سے بہتر
مُردہ روحوں کو بخشتی ہے جاں

اسکی تعریف سے ہوں میں عاجز
وصف سے اسکے لال میری زباں

گمرہوں کی ہے رہنما یہ کتاب
ہے ہدایت کا اسکے یہ ساماں

بیکسوں کی ہے تکیہ گاہ یہی
لاعلاجوں کا اس میں ہے درماں

ہیں مضامین اس کے لاثانی
ہے خدا کے رسول کا یہ نشاں

اس سے کھلتے ہیں دین کے عقدے
غور سے گر اُسے پڑھے انساں

علم آتا ہے جہل جاتا ہے
دُور ہوتے ہیں اس سے وہم و گماں

باغ دنیا نہیں یہ جنت ہے
جس میں پھرتے ہیں حور اور غلماں

اس میں ہیں شیر و شہد کی نہریں
جا بجا اس میں قصر عالی شاں

کشتی بے نظیر ہے یہ مفت
کوئی اُجرت کا یاں نہیں خواہاں

جس نے ہم کو عطا یہ کشتی کی
ایسے ملاح پر ہیں ہم قرباں

یا الٰہی تو ہم کو دے توفیق
کیونکہ تو ہے رحیم اور رحماں

دُور ہوں ہم سے نفس کے جذبات
ہم سے بھاگے پرے پرے شیطاں

تیرے حکموں پہ ہم چلیں دن رات
دل سے ہم مان لیں ترے فرماں

ہم سے تُو خوش ہو تجھ سے ہم راضی
جسم سے جب ہمارے نکلے جاں

تیرا بندہ ہے ناصر عاجز
چاہتا ہے یہ تجھ سے تیری اماں

تیری رحمت کا تجھ سے خواہاں ہے
فضل کا تیرے تجھ سے ہے جویاں

دور کر اسکے بوجھ اے مولےٰ
رستہ اپنا اسپہ کر آساں

اتقیا میں اسے بھی شامل کر
رحم کر رحم اسپہ اے سبحاں

ڈھانک دے اسکے عیب اے ستار
کہ یہ رکھتا ہے تجھ پہ نیک گماں

بطفیلِ محمدؐ و احمدؑ
درد کا اس کے جلد کر درماں

دل سے اپنے یہ ہے غلامِ امام
کر مدد اس کی ظاہر و پنہاں

وانی اعطیت کثیراً من الآیت وسد القرآن طریقاً اخر من دونی فاین تفرون
وقد جئت علی راس المائة کما انتم تعلمون. وخسف القمر والشمس فی رمضان
لیکونا آیتین لی من ربی الرحمن ثم انزل الطاعون لعل الناس یتفکرون فما لکم لا
تنظرون الی آی الله وتخاف عیونکم ما تنظرون. ایها الناس عندی شهادات من الله فهل
انتم تؤمنون ایها الناس عندی شهادات من الله فهل انتم تسلمون وان تعدوا
شهادات ربی لا تحصوها فاتقوا الله ایها المستعجلون. افکلما جاءکم رسول بما
لا تهوی انفسکم ففریقا کذبتم وفریقا تقتلون انا نصرنا من ربنا ولا تنصرون من الله
ایها الخائنون. اقتلتمونی بفتاوی القتل او دعاوی رفعتموها الی الحکام ثم لا تتندمون.
کتب الله لاغلبن انا ورسلی ولن تعجزوا الله ایها المحاربون.
ووالله انی صادق ولست من الذین یختلقون. اتنکروننی
وقد تمت علیکم الحجة الا ترددون الی الله او انتم
کمسیحکم تخذلون. الا تتدبرون سورة النور والتحریم
والفاتحة او تکرهون قراءتها او علی انفسکم تحرمون
وهذه رسالة منی اهدیت لکم یا **اهل الندوة** لعلکم
تفتحون عیونکم او تتم علیکم حجة الله
فلا تعذرون بعدها ولا تختصمون وانی سمیتها

تحفة الندوة

وانی ارسل الیکم رسلی وانظر کیف یرجعون

وانی ادعو الله ان یجعلها مبارکة لقوم لا یستکبرون. رب اشهد انی بلغت
ما امرت فاکتبنی فی الذین یبلغون رسالاتک ولا یخافون آمین ثم

گویا یہ تمام آیتیں جیسا کہ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی اور جیسا کہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ اور جیسا کہ آیت فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَھُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ یہ سب منسوخ شدہ ہیں جو اب واجب العمل نہیں اور پھر اُن آیتوں میں سے وہ بھی آیت ہے جس میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر یہ نبی بعض باتیں میری طرف بناوٹ سے منسوب کر دیتا تو میں اسے پکڑتا اور اس کی رگ جان قطع کر دیتا گویا یہ تمام آیات رسالہ قطع الوتین سے رد ہو گئیں اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ گویا یہ تمام وعید خدا تعالیٰ کے جو اوپر کی تمام آیتوں میں مفتریوں کے متعلق ہیں یہ بالکل خلاف واقع باتیں تھیں اور یہ انبیاء علیہم السلام اگر نعوذ باللہ افترا کرنے والے ہوتے تب بھی بقول حافظ صاحب ہلاک نہ کئے جاتے تو گویا خدا کی گورنمنٹ میں مفتریوں کے لئے کوئی انتظام نہیں اور وہاں ہر ایک فریب چل جاتا ہے ٭ اور یہ امکان باقی رہتا ہے کہ اگر خدا پر کوئی نبی افترا بھی کرتا تو دنیا کی زندگی میں اس کے لئے کوئی عذاب نہ تھا گویا خدا کے قانون سے انسانی گورنمنٹ کے قانون بڑھ کر ہیں کہ ان میں جھوٹی دستاویز بنانے والے دست بدست پکڑے جاتے اور سزا پاتے ہیں اس جگہ یہ مسئلہ بھی حل ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی تکمیل تک جو

٭ جبکہ حافظ صاحب کے نزدیک جھوٹے پیغمبروں کی بھی اسقدر تائید ہو سکتی ہے کہ باوجود دشمنوں کی جان توڑ کوششوں کے وہ اسوقت تک زندہ رہ سکتے ہیں کہ اپنے دین کو زمین پر جما دیں تو اس اصول سے سچے نبی سب خاک میں مل گئے اور جھوٹا درجہ میں سخت گڑبڑ پڑ گئی اور ظاہر ہے کہ ہزاروں دشمنوں کے منصوبوں اور فریبوں اور کوششوں کے مخالف ایک مامور کو زندہ رکھنا اور دین کو زمین پر جما دینا یہ خدا تعالےٰ کا بڑا معجزہ ہے جو سچے اور کامل نبیوں کو دیا جاتا ہے پس جبکہ اس معجزہ میں جھوٹے پیغمبر بھی شریک ہیں تو اس صورت میں معجزہ بھی قابل اعتبار نہ رہا اور سچے نبی کی سچائی پر کوئی علامت قاطعہ باقی نہ رہی۔ واہ! حافظ صاحب آپ نے اسلام

رسالہ تحفۃ الندوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ ونصلّی

بہر دمے مددے از خدا ہمی آید
کجاست اہلِ بصیرت کہ چشم بکشاید

آج ۲ ۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء ایک اشتہار مجھے ملا جو حافظ محمد یوسف پنشنر کی طرف سے میرے نام شائع ہوا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ میں ایک دفعہ زبانی اس بات کا اقرار کر چکا ہوں کہ جن لوگوں نے نبی یا رسول یا اور کوئی مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا تو وہ لوگ ایسے افترا کے ساتھ جس سے لوگوں کو گمراہ کرنا مقصود تھا تیئس ۲۳ برس تک (جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایام بعثت کا کامل زمانہ ہے) زندہ رہے بلکہ اس سے بھی زیادہ ۔ اور پھر حافظ صاحب اسی اشتہار میں لکھتے ہیں کہ ان کے اس قول کی تائید میں ان کے ایک دوست ابو اسحاق محمد دین نام نے قطع الوتین نام ایک رسالہ بھی لکھا تھا جس میں مدعیانِ کاذب کے نام معہ مدتِ دعویٰ تاریخی کتابوں کے حوالے سے درج ہیں ماحصل اس تمام تقریر کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ حافظ صاحب کو قرآن شریف کی آیت لَوْ تَقَوَّلَ پر ایمان نہیں ہے اور نہ لانا چاہتے ہیں اور نہ آیت وَ اِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْہِ کَذِبُہٗ پر ان کا عقیدہ ہے اور نہ ایسا عقیدہ رکھنا چاہتے ہیں بلکہ رسالہ قطع الوتین قرآن شریف کی اُن آیتوں کو رد کر چکا ہے اور ان کے نزدیک

شریک ہونگے مرزا صاحب یعنی یہ عاجز یہ اقرار لکھ دیں کہ جو نظائر پیش کیگئی ہیں (یعنی رسالہ قطع الوتین میں) اگر مقررہ کردہ حکم کے نزدیک یعنی ندوہ کے علماء کے نزدیک محک امتحان پر پوری اتریں یعنی ندوہ نے قبول کر لیا کہ جس عمر کو ابتداء وحی سے مینے پایا ہے اور جس انکشاف سے اور پورے زور اور یقین سے خدا کی وحی پر میرا دعویٰ ہے اور مینے جس طرح ہزاہا کلمات خدا تعالیٰ کی وحی کے اپنی نسبت لکھے ہیں اور دنیا میں مشہور کئے ہیں ایسا ہی ان لوگوں نے مشہور کئے تھے اور خدا پر افترا کیا تھا پھر وہ ہلاک نہ ہوئے بلکہ میرے جیسی انکی بھی جماعت ہوگئی تو ایسی صورت میں مجھے اس مجلس میں توبہ کرنی چاہیئے میں قبول کرتا ہوں کہ ندوہ کے علماء اگر ان کو خدا نے بصیرت دی ہے اور تقویٰ اور انصاف بھی ہے اور پورے غور کرنے کے لئے وقت بھی ہے تو ضرور وہ میرے بیان اور حافظ صاحب کی قطع الوتین کو دیکھ کر سچا فتویٰ دے سکتے ہیں مگر میں ندوہ کے پاس آمرت سر میں آ نہیں سکتا کیونکہ میرا ان لوگوں پر حسن ظن نہیں ہے سچی بات یہ ہے کہ میں نہ تو ان لوگوں کو متقی سمجھتا ہوں (آیندہ اگر خدا کسی کو متقی کر دے تو اس کا فضل ہے) اور نہ عارف حقائق قرآن خیال کرتا ہوں کیونکہ یہ امر لا یمسّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْن پر موقوف ہے پھر میں ان کا حکم ہونا کس وجہ سے منظور کر دوں ہاں اگر چند منتخب مولوی ان میں سے بطور طالب حق قادیان میں آ جاویں تو میں زبانی ان کو تبلیغ کر سکتا ہوں ورنہ خدا کا کام چل رہا ہے کوئی مخالف اس کو روک نہیں سکتا مخالف سے فتویٰ لینا کیا معنی رکھتا ہے ہاں البتہ ہم حافظ صاحب کے اس اشتہار سے ندوہ کے لئے ایک موقعہ تبلیغ کا نکالتے ہیں حافظ صاحب یاد رکھیں کہ جو کچھ

تئیس برس کی مدت بھی مہلت ملنا اور مخالفانہ کوششوں سے جو ہلاک کرنے کے
لئے تھیں محفوظ رہنا اور زندگی پوری کر کے خدا کے حکم کے ساتھ جانا جیسا کہ
میرے لئے بھی اسی برس کی زندگی کی پیشینگوئی ہے جب تک میں سب کچھ پورا
کرلوں۔ یہ باتیں حافظ صاحب کی نظر میں معجزہ کے رنگ میں نہیں ہیں اور
نہ ایسی پیشگوئیوں کے پورا ہونے سے کوئی شخص صادق سمجھا جاتا ہے غرض کیا ہیں
اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حافظ صاحب کے مذہب کے رو سے اس حفاظت
اور عصمت الٰہی کو اپنی سچائی کی دلیل نہیں ٹھہرا سکتے بلکہ کاذب بھی اس میں
شریک ہو سکتا ہے مگر اس طرح پر تو قرآن شریف کا تمام بیان غلط ٹھہرتا ہے
کیونکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ ایک مفتری پکڑا جائے گا ذلیل ہوگا ہلاک
ہوگا اور فلاح نہیں پائے گا اور انسانی عقل بھی یہی قبول کرتی ہے کہ کذاب کو
جو خدا کے سلسلہ کو عمداً تباہ کرنا چاہتا ہے ہلاک ہونا چاہیئے یہی بیان جابجا خدا
کی پہلی کتابوں میں بھی ہے۔ مگر حافظ صاحب کا مقولہ ہے کہ بہتوں نے جھوٹی وحی
اور جھوٹی نبوت کے دعوے کئے۔ اور ان دعووں کا سلسلہ تئیس تئیس برس تک جاری
رکھا اور اپنی نبوتوں پر اصرار رہے اور اپنا سلسلہ جھوٹی وحی پیش کرنے کا اخیر
دم تک نہ چھوڑا یہاں تک کہ اسی کفر پر مر گئے اور خدا نے انکی عمر اور کام میں برکت
دی اور کوئی عذاب نہ دیا اور نہ ثابت ہو سکا کہ کبھی انہوں نے توبہ کی اور کبھی انکی
توبہ ملک میں شائع ہو کر لوگوں کو ان کے دوبارہ مسلمان ہونیکی خبر ہوئی۔ اور حافظ
صاحب فرماتے ہیں کہ ان باتوں کا ثبوت رسالہ قطع الوتین میں بخوبی لکھا گیا ہے
اور حافظ صاحب لکھتے ہیں کہ میں انعام کا پانچسو روپیہ لینا نہیں چاہتا۔ اسکے
عوض یہ چاہتا ہوں کہ ندوۃ العلماء کے سالانہ جلسہ میں جو ابتدا ۹۔ اکتوبر
۱۹۰۲ء سے بمقام امرتسر منعقد ہوگا جس میں ہندوستان کے مشاہیر علماء

طرف سے جانتا ہے وہ آسمان پر قابل مواخذہ ہے کیونکہ جس امر کو اس نے
اپنے وقت پر قبول کرنا تھا اس کو رد کر دیا میں صرف یہ نہیں کہتا کہ میں
اگر جھوٹا ہوتا تو ہلاک کیا جاتا بلکہ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ موسیٰ اور عیسیٰ
اور داؤد اور آنحضرت صلعم کی طرح میں سچا ہوں اور میری تصدیق کے
لئے خدا نے دس ہزار سے بھی زیادہ نشان دکھلائے ہیں قرآن
نے میری گواہی دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گواہی
دی ہے پہلے نبیوں نے میرے آنے کا زمانہ متعین کر دیا ہے کہ جو یہی
زمانہ ہے اور قرآن بھی میرے آنے کا زمانہ متعین کرتا ہے کہ
جو یہی زمانہ ہے اور میرے لئے آسمان نے بھی گواہی دی اور زمین
نے بھی۔ اور کوئی نبی نہیں جو میرے لئے گواہی نہیں دے چکا اور یہ جو
مینے کہا کہ میرے دس ہزار نشان ہیں یہ بطور کفایت لکھا گیا ورنہ مجھے
قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر ایک سفید
کتاب ہزار جز کی بھی کتاب ہو اور اس میں میں اپنی دلائل صدق لکھنا چاہوں
تو میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ کتاب ختم ہو جائے گی اور وہ دلائل ختم نہیں
ہونگے اللہ تعالےٰ اپنی پاک کلام میں فرماتا ہے اِنْ یَّكُ كَاذِبًا
فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ
يَعِدُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ یعنی اگر
یہ جھوٹا ہوگا تو تمہارے دیکھتے دیکھتے تباہ ہو جائے گا اور اس کا جھوٹ
ہی اس کو ہلاک کر دے گا لیکن اگر سچا ہے تو پھر بعض تم میں سے اسکی
پیشگوئیوں کا نشانہ بنیں گے اور اس کے دیکھتے دیکھتے اس دار الفناء
سے کوچ کریں گے اب اس معیار کے رو سے جو خدا کے کلام میں ہے

رسالہ قطع الوتین میں جھوٹے مدعیانِ نبوت کی نسبت بے سروپا حکایتیں لکھی گئی ہیں وہ حکایتیں اس وقت تک ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ مفتری لوگوں نے اپنے اس دعوے پر اصرار کیا اور توبہ نہ کی اور یہ اصرار کیونکر ثابت ہو سکتا ہے جب تک اسی زمانہ کی کسی تحریر کے ذریعہ سے یہ امر ثابت نہ ہو کہ وہ لوگ اسی افترا اور جھوٹے دعوے نبوت پر مرے اور ان کا کسی اس وقت کے مولوی نے جنازہ نہ پڑھا اور نہ وہ قبرستان مسلمانوں میں دفن کئے گئے اور ایسا ہی یہ حکایتیں ہرگز ثابت نہیں ہو سکتیں جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ ان کی تمام عمر کے مفتریات جن کو انہوں نے بطور افترا خدا کا کلام قرار دیا تھا وہ اب کہاں ہیں اور ایسی کتاب انکی وحی کی کس کس کے پاس ہے تا اس کتاب کو دیکھا جائے کہ کیا کبھی انہوں نے کسی قطعی یقینی وحی کا دعویٰ کیا اور اس بنا پر اپنے تئیں ظلی طور پر یا اصلی طور پر نبی اللہ ٹھہرایا ہے اور اپنی وحی کو دوسرے انبیاء علیہم السلام کی وحی کے مقابل پر منجانب اللہ ہونے میں برابر سمجھا ہے تا تَقَوَّل کے معنی اس پر صادق آویں حافظ صاحب کو معلوم نہیں کہ تقوّل کا حکم قطع اور یقین کے متعلق ہے پس جیسا کہ میں نے بار بار بیان کر دیا ہے کہ یہ کلام جو میں سناتا ہوں یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے اور میں خدا کا ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے اور مسیح موعود ماننا واجب ہے اور ہر ایک جس کو میری تبلیغ پہنچ گئی ہے گو وہ مسلمان ہے مگر مجھے اپنا حکم نہیں ٹھہراتا اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے اور نہ میری وحی کو خدا کی

زیادہ پیشگوئیوں میں مجھے خبر دی تھی کہ اگر تو اس وقت اکیلا ہے مگر وہ وقت آتا ہے جو تیرے ساتھ ایک دنیا ہوگی اور پھر وہ وقت آتا ہے جو تیرا اس قدر عروج ہوگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے کیونکہ تو برکت دیا جائے گا خدا پاک ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ تیرے سلسلہ کو اور تیری جماعت کو زمین پر پھیلائے گا اور انہیں برکت دیگا اور بڑھائے گا اور انکی عزت زمین پر قائم کرے گا جب تک کہ وہ اسکے عہد پر قائم ہونگے۔ اب دیکھو کہ براہین احمدیہ کی ان پیشگوئیوں کا جن کا ترجمہ لکھا گیا وہ زمانہ تھا جبکہ میرے ساتھ دنیا میں ایک بھی نہیں تھا جبکہ خدا نے مجھے یہ دعا سکھلائی کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ یعنی اے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے یہ دعا بھی براہین میں درج ہے غرض اس وقت کے لئے تو براہین احمدیہ خود گواہی دے رہی ہے کہ میں اس وقت ایک گمنام آدمی تھا مگر آج باوجود مخالفانہ کوششوں کے ایک لاکھ سے بھی زیادہ میری جماعت مختلف مقامات میں موجود ہے پس کیا یہ معجزہ ہے یا نہیں کہ میری مخالفت اور میرے گرانے میں ہر قسم کے فریب خرچ کئے منصوبے کئے مگر یہ سب مولوی اور ان کے رفیق چھوٹے بڑے سب کے سب نامراد رہے اگر یہ معجزہ نہیں تو پھر معجزہ کی تعریف ندوہ کے **پیر پوش** خود ہی کریں کہ کس چیز کا نام ہے اگر میں صاحب معجزہ نہیں تو جھوٹا ہوں اگر قرآن سے ابن مریم کی وفات ثابت نہیں تو میں جھوٹا ہوں اگر حدیث معراج نے ابن مریم کو مردہ روحوں میں نہیں بٹھا دیا تو میں جھوٹا ہوں اگر قرآن نے سورۂ نور میں نہیں کہا کہ اس امت کے خلیفے اسی امت میں سے ہوں گے

مجھے آزماؤ اور میرے دعوے کو پرکھو کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ان مولوی
صاحبوں نے میرے تباہ کرنے کے لئے کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا
کفر نامہ تیار کرتے کرتے ان کے پیر گھس گئے گالیوں کے اشتہار
شائع کرتے کرتے شیعوں کو بھی پیچھے ڈال دیا میرے پر خون
کے مقدمات بنائے گئے اور کئی دفعہ فوجداری الزاموں کے نیچے
رکھ کر مجھے عدالت تک پہنچایا گیا۔ میری طرف آنے والوں پر وہ
وہ سختی کی گئی کہ بجز صحابہ کی اس زندگی کے جب مکہ میں تھے دُنیا میں
اس توہین اور تکفیر اور ایذا کی نظیر نہیں پائی جاتی بعض میرے متعلقین
غیر ممالک کے انہی ممالک میں قتل کئے گئے۔ غرض اس سے کوئی انکار
نہیں کر سکتا کہ میرے معدوم کرنے کے لئے اور لوگوں کو میری طرف
آنے سے منع کرنے کے لئے ناخنوں تک زور لگایا گیا اور کوئی دقیقہ
باقی نہ چھوڑا بہت سے بے حیائی کے کام بھی انہی مولویوں میں سے
بعض سے ظہور میں آئے میرے پر جھوٹی مخبریاں بھی کی گئیں اور خواہ
نخواہ گورنمنٹ کو خلاف واقعہ باتوں کے ساتھ اکسایا گیا مگر کچھ خبر
ہے کہ اس کا نتیجہ آخرکار کیا ہوا؟ یہ ہوا کہ میں ترقی کرتا گیا جب یہ
لوگ میری تکفیر کے لئے کھڑے ہوئے اور خود بخود پیشگوئیاں کیں
کہ جلد تر ہم اس شخص کو نابود کر دیں گے۔ اس وقت میرے ساتھ کوئی
بڑی جماعت نہ تھی بلکہ صرف چند آدمی تھے جن کو انگلیوں پر گن سکتے
تھے بلکہ براہین احمدیہ کے زمانہ میں جب براہین احمدیہ چھپ رہی تھی
میں صرف اکیلا تھا کون ثابت کر سکتا ہے کہ اس وقت میرے ساتھ
کوئی ایک آدمی بھی تھا یہ وہ زمانہ تھا کہ جب کہ خدا تعالےٰ نے بچاس سے

ذلّت بھی دیکھی ہے یا نہیں اب کون میری توہین کرنے والا بول سکتا ہے کہ قرآن کی یہ پیشگوئی جو یُصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ ہے میری تائید کے لئے ظہور میں نہیں آئی بلکہ قرآن شریف نے بعض کے لفظ سے بتلا دیا کہ وعید کی پیشگوئی کے لئے بعض کا نمونہ کافی ہے اور اس جگہ نمونے تھوڑے نہیں کیا مخالفوں کی اس میں کچھ تھوڑی ذلّت ہے کہ غلام دستگیر اپنی کتاب فتح رحمانی میں یعنی صفحہ ۲۷ میں میرے پر عام لفظوں میں بد دعا کر کے یعنی فریقین میں سے کاذب پر بد دعا کر کے خود ہی چند روز کے بعد مر گیا[۱] محمد حسن بھیں نے اپنی تحریر میں لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا لفظ میرے مقابل پر بولا وہ کتاب پوری نہ کرنے پایا کہ سخت عذاب سے مر گیا پیر مہر علی شاہ نے اپنی کتاب میں میرے مقابل پر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہا وہ معاً جرم سرقہ میں اس طرح گرفتار ہوا کہ اس[۲] نے ساری کتاب محمد حسن مُردہ کی چرا لی اور کہا کہ میں نے بنائی ہے اور جھوٹ بولا اور اس کا نام سیف چشتیائی رکھا اور پھر تیسری مصیبت یہ کہ محمد حسن مردہ نے جس قدر میری کتاب اعجاز المسیح پر جرح خیال کیا تھا وہ جرح بھی سارا غلط ثابت ہوا اس نے

---

[۱] دیکھو کیا یہ معجزہ نہیں کہ جس مولوی نے مکہ کے بعض نادان ملاؤں کو میرے پر فتویٰ کفر کا لکھوایا تھا وہ مباہلہ کر کے خود ہی مر گیا۔ منہ

[۲] مہر علی نے محمد حسن مردہ کی نکتہ چینی پر بھروسہ کر کے یہ جاہلانہ الزام میرے پر لگایا کہ عرب کی بعض مشہور مثالیں یا فقرے جو مقامات حریری وغیرہ نے بھی نقل کئے ہیں وہ بطور اقتباس میری کتاب میں بھی لئے جاتے ہیں جو دو تین سطر سے زائد نہیں گویا اس نادان کی نظر میں یہ چوری ہوئی سو اسوقت ضرور تھا کہ وہ پیشگوئی اپنا چہرہ دکھلاتی کہ انی مھین من اراد اھانتک ہذا وہ ایک ساری کی ساری کتاب کا چور ثابت ہوا اور جھوٹ بولا اور غلط نکتہ چینی کی پیروی کی اور متنبہ نہ ہو سکا کہ یہ غلط ہے اس طرح وہ تین سنگین جرموں میں پکڑا گیا۔ کیا یہ معجزہ نہیں۔ منہ

تو میں جھوٹا ہوں اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا
ہوں ۔ اے فانی انسانو! ہشیار ہو جاؤ اور سوچو کہ بجز اسکے معجزہ کیا
ہوتا ہے کہ اس قدر مخالفوں کے جنگ وجدل کے بعد آخر براہین احمدیہ
کی وہ پیشگوئیاں سچی نکلیں جو آج سے بائیس برس پہلے کی گئی تھیں تم
ثابت نہیں کر سکتے کہ اُس زمانہ میں ایک فرد انسان بھی میرے ساتھ تھا
مگر اِس وقت اگر میری جماعت کے لوگ ایک جگہ آباد کئے جاویں تو میں
یقین رکھتا ہوں کہ وہ شہر امرتسر سے بھی کچھ زیادہ ہوگا ۔ حالانکہ براہین
کے زمانہ میں جب یہ پیشگوئی کی گئی میں صرف اکیلا تھا پھر اگر مولویوں
کی مزاحمت درمیان نہ ہوتی تو براہین احمدیہ کی پیشگوئی پر دوہرا رنگ
نہ چڑھتا لیکن اب تو مولویوں اور ان کے تابعداروں کی مخالفانہ
کوششوں نے اس اعجاز پر دوہرا رنگ چڑھا دیا اور بجائے اسکے
کہ حسب مضمون اِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْہِ کَذِبُہٗ مجھے صرف صادق
ہونے کی وجہ سے اس آیت کی مقرر کردہ علامت سے بریت مل جاتی
اب تو اس کے علاوہ براہین احمدیہ کی عظیم الشان پیشگوئیاں جو اس
زمانہ سے تیئس بائیس برس پہلے دنیا میں شائع ہو چکی ہیں وہ پوری ہوگئیں
اور ہزارہا اہل فضل و کمال میرے ساتھ ہوگئے اب دوسرا جزو اس آیت کا
دیکھو وَاِنْ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ یہ
معیار بھی کیسا اعجازی رنگ میں پورا ہوا خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا
کہ انی مھین من اراد اھانتک ۔ ہر ایک شخص جو تیری اہانت
کرے گا وہ نہیں مرے گا جب تک وہ اپنی اہانت نہ دیکھ لے اب
ان مولویوں سے پوچھ لو کہ انہوں نے میرے مقابل پر خدا کے حکم سے کوئی

کوشش کرتے کرتے دنیا سے رخصت بھی ہو جائیں یا کسی اور ابو اسحاق محمد دین سے ایک اور رسالہ قطع الوتین کا تصنیف بھی کرا لیں اور گو ایسا شخص اپنے لئے تو دشمنی پسند کر کے قطع اوتین ہی کرے مگر پھر بھی حافظ صاحب کے نصیب نہ ہوگا کہ جس طرح میں قریباً تیئس برس سے اپنی وحی برابر آج کے دن تک شائع کرتا رہا ہوں اسی طرح اسکی مسلسل تیئس برس کی وحی کا مجموعہ پیش کر سکیں جسپر اس نے میری طرح قسم کھا کر بیان کیا ہو کہ یہ وحی یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام ہے اگر میں نے جھوٹ بولا ہو تو مجھ پر بھی خدا کی لعنت ہو جیسا کہ میں اپنی کتابوں میں یہی الفاظ اپنی نسبت لکھ چکا ہوں۔ یہ تو ایک ادنیٰ درجہ کی بات ہے کہ جھوٹوں کے ساتھ میرا موازنہ کیا جائے مگر میں تو اس سے بڑھ کر اپنا ثبوت رکھتا ہوں کہ ہزارہا معجزات اب تک ظاہر ہو چکے ہیں جن کے ہزارہا گواہ ہیں اور قرآن شریف میرا مصدق ہے کیا یہ میرا حق نہیں ہے کہ مقابلہ کے وقت ان ثبوتوں کو کسی کاذب پیشکردہ کی نسبت آپ سے طلب کروں بھلا بتلائیں کہ میرے بغیر کس کے لئے بموجب حدیث دارقطنی کے کسوف خسوف ہوا کس کے لئے بموجب احادیث صحیحہ کے طاعون پڑی۔ کس کے لئے ستارہ ذوالسنین نکلا کس کے لئے لیکھرام وغیرہ کے نشان ظاہر ہوئے لیکن ندوۃ العلماء اگر اپنے تئیں اسم بامسمٰی کرنا چاہے تو اب اس کی اپنی ذاتی ہدایت کے لئے خواہ حافظ صاحب اس سے کچھ حصہ لیں یا نہ لیں اس قدر بھی کافی ہو سکتا ہے کہ حافظ صاحب نے تو ایسے مدعیان نبوت کا حلفاً ثبوت مانگے جن کی وحی

ابھی نظر ثانی نہیں کی تھی کہ وہ مرگیا۔ اس نادان نے جو عربی سے
بے بہرہ ہے ان تمام جرح کو سچ سمجھ لیا۔ اب بتلاؤ کہ یہ بھی ایک قسم
کی موت ہے یا نہیں کہ کتاب کا مسودہ چرایا اور وہ چوری پکڑی
گئی اور پھر گدی نشین ہو کر صریح جھوٹ بولا کہ یہ کتاب بیٹے بنائی
ہے اور پھر جو کچھ چرایا وہ ایسی غلطیاں تھیں کہ گویا نجاست تھی کیا
اس عذاب سے عذاب جہنم زیادہ ہے۔[۱]

پھر حافظ صاحب کی خدمت میں خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرے توبہ
کرنے کے لئے صرف اتنا کافی نہ ہوگا کہ بفرض محال کوئی کتاب ایسی
مدعی نبوت کی نکل آوے جس کو وہ قرآن شریف کی طرح (جیسا کہ میرا
دعویٰ ہے) خدا کی ایسی وحی کہتا ہو جس کی صفت میں لاریب
فیہ ہے جیسا کہ میں کہتا ہوں اور پھر یہ بھی ثابت ہو جائے کہ
وہ بغیر توبہ کے مرا اور مسلمانوں نے اپنے قبرستان میں اس کو
دفن نہ کیا اور کسی عذاب سے ہلاک نہ ہوا تو صرف اتنی قدر سے
کوئی کاذب مدعی نبوت میرے برابر نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ میری تائید
میں معجزات بھی ہیں اور با ایں ہمہ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر حافظ صاحب

---

[۱] مہر علی کی یہ چوری اور پھر جہالت سے غلطیوں پر غلطیاں کرنا اور نادانی سے
ابن مریم کو زندہ قرار دینا وغیرہ امور جو سراسر جہل اور نادانی کے تقاضا
سے اس سے صادر ہوئے اسی بات میں میری طرف سے ایک زبردست کتاب
تالیف ہو رہی ہے جس کا نام نزول المسیح ہے جس سے تمام چشتیائی پاش پاش ہو کر
ابھی مرے گا اور غبار رہ جائیگی کہ مہر علی کی آنکھوں میں پڑیگی اور اسکی زندگی کو تلخ کر دیگی
یہ کتاب تیار ہو چکی ہے [illegible] منہ

فکر آخرت ہے نہ خدا سے ڈرے مگر ندوہ کے علماء ایک ایک کرکے
یاد رکھیں کہ وہ ہمیشہ اس **دنیا** میں نہیں رہ سکتے موتیں پکار رہی
اور جس **لہو ولعب** میں وہ مشغول ہو رہے ہیں جس کا نام وہ
دین رکھتے ہیں خدا آسمان پر دیکھ رہا ہے اور جانتا ہے کہ
وہ دین نہیں ہے وہ ایک چھلکے پر راضی ہیں اور **مغز**
سے بے خبر ہیں یہ اسلام کی خیر خواہی نہیں بلکہ بد خواہی ہے۔
کاش اگر انکی آنکھیں ہوتیں تو وہ سمجھتے کہ دنیا میں بڑا گناہ
کیا گیا کہ خدا کے **مسیح** کو رد کر دیا گیا اس بات کا ہر ایک کو مرنے
کے بعد پتہ لگے گا اور حافظ صاحب مجھے ڈراتے ہیں کہ تم اگر امرتسر
میں نہ آئے تو اپنے دعوے میں تمام دُنیا میں کاذب سمجھے جاؤ گے
اے **حافظ** صاحب! دنیا کس کی ہے خدا کی یا آپ کی؟ آپ
لوگ تو اب بھی مجھے کاذب ہی سمجھ رہے ہیں اس کے بعد اور کیا سمجھینگے
آپ کی دنیا کی ہمیں کیا پروا۔ ہر ایک نفس میرے خدا کے قدموں کے
نیچے ہے۔ اے بد اندیش حافظ سُن تجھے کیا خبر کہ کس قدر خدا
کی تائید میری ترقی کر رہی ہے حاسد اگر مر بھی جائے تو یہ ترقی رک
نہیں سکتی۔ کیونکہ خدا کے ہاتھ سے اور خدا کے وعدہ کے موافق
ہے نہ انسان کے ہاتھ سے خدا نے میری جماعت سے پنجاب اور
ہندوستان کے شہروں کو بھر دیا۔ چند سال میں ایک لاکھ
سے بھی زیادہ اشخاص نے میری بیعت کی کیا ابھی آپ نہیں سمجھتے
کہ آسمان پر کس کی تائید ہو رہی ہے میرے خیال میں نو دس ہزار
کے قریب تو طاعون کے ذریعہ سے ہی میری جماعت میں داخل

کاذب کا قرآن شریف کی طرح تیئیس برس تک برابر سلسلہ جاری
رہا اور اُن سے ثبوت مانگے کہ کہاں انہوں نے قسم کے ساتھ
بیان کیا کہ ہم درحقیقت نبی ہیں اور ہماری وحی قرآن کی طرح قطعی
یقینی ہے اور یہ بھی ثبوت مانگے کہ کیا وہ لوگ اُس زمانہ کے
مولویوں کے فتوے سے کافر ٹھہرائے گئے تھے یا نہیں اور اگر
نہیں ٹھہرائے گئے تو اسکی کیا وجہ. کیا ایسے مولوی فاسق فاجر
تھے یا نہیں جنہوں نے دین میں ایسی لاپروائی ظاہر کی اور یہ
بھی ثبوت مانگے کہ ایسے لوگ کن قبروں میں دفن کئے گئے کیا
مسلمانوں کی قبروں میں یا علیحدہ اور اسلامی* سلطنت میں
قتل ہوئے یا امن سے عمر گذاری حافظ صاحب سے تو یہ
ثبوت طلب کیا جائے اور پھر میرے معجزات اور دیگر دلائل نصوص
قرآنیہ اور حدیثیہ کے طلب ثبوت کے لئے بعض منتخب علماء
ندوہ کے قادیان میں آویں اور مجھ سے معجزات اور دلائل یعنی
نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کا ثبوت لیں پھر اگر سنت انبیاء علیہم السلام
کے مطابق میں نے پورا ثبوت نہ دیا تو میں راضی ہوں کہ میری
کتابیں جلائی جائیں لیکن اس قدر محنت اُٹھانا پڑے یا خدا کا کام
ہے ندوہ کو کیا ضرورت جو اس قدر سر درد اُٹھاوے اور کونسا

---

* اسلام کی سلطنت میں ثبوت دیتے ہیں یہ کافی نہیں کہ ایسا شخص جو مدعی
نبوت تھا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا اور نہ اس کا جنازہ پڑھا گیا
بلکہ کافی ثبوت کیلئے یہ ثابت کرنا بھی ہوگا کہ وہ قتل بھی کیا گیا کیونکہ وہ مرتد تھا
لیکن حافظ صاحب اگر یہ ثبوت دیدیں تو گویا جس امر سے بھاگتے تھے اسی کو قبول

تمام مسلمانوں اور تمام سچائی کے بھوکوں اور پیاسوں کے لئے ایک بڑی خوشخبری

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنکی خارق عادت زندگی اور خلاف نصوص
قرآنیہ مع جسم آسمان پر چلے جانا اور باوجود وفات یافتہ نہ ہونے کے
پھر وفات یافتہ نبیوں کی روحوں میں جو ایک رنگ سے بہشت میں
داخل ہو چکے داخل ہو جانا یہ تمام ایسی باتیں تھیں کہ درحقیقت سچے مذہب
کے لئے ایک داغ تھا اور نیز مدت دراز سے مغربی مخلوق پرستوں کا
موحدین اہل اسلام کے ذمہ ایک قرضہ چلا آتا تھا اور نادان مسلمانوں
نے بھی اس قرضہ کا اقرار کرکے اپنے ذمہ ایک بڑی سودی رقم عیسائیوں کی
بڑھادی تھی جسکی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس ملک ہند میں ارتداد کا جامہ
پہن کر عیسائیوں کے ہاتھ میں گرد پڑ گئے تھے اور کوئی صورت ادائے قرضہ کی
نظر نہ آتی تھی۔ جب عیسائی کہا کرتے تھے کہ ہمارا یسوع مسیح آسمان پر زندہ
مع جسم چڑھ گیا بڑی طاقت دکھلائی خدا جو تھا۔ مگر تمہارا نبی تو ہجرت کرنے کے
بعد مدینہ تک بھی پرواز کرکے نہ جا سکا غار ثور میں ہی تین دن تک چھپا رہا
آخر بڑی مشکل سے مدینہ تک پہنچا اور پھر بھی عمر نے وفا نہ کی دس برس کے
بعد فوت ہو گیا اور اب وہ قبر میں اور زیر زمین ہے مگر یسوع مسیح زندہ آسمان پر
ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا اور وہی دوبارہ آسمان سے اُتر کر دنیا کا انصاف

ہوئے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ تھوڑے دنوں میں میری جماعت سے زمین
بھر جائے گی۔ اے حافظ صاحب کیا آپ وہی حافظ صاحب نہیں
جنہوں نے مجھ کو بلا واسطہ دیگرے کہا تھا کہ مولوی عبداللہ صاحب
غزنوی کہتے تھے کہ قادیان پر **ایک نور نازل** ہوا جس سے میری
اولاد محروم رہ گئی۔ افسوس آپ نے قبر میں عبداللہ صاحب کو دُکھ
دیا کیا ان کے قول کے مخالف یہ طریق خلاف آپ کو لازم تھا پھر کیا
میاں محمد یعقوب آپ کے حقیقی بھائی نہیں ہیں ان سے بھی تو ذرا پوچھ
لیا ہوتا وہ تو قریباً دس برس سے دوہائی دے رہے ہیں کہ ان کو
بھی مولوی عبداللہ صاحب غزنوی نے قادیان کا ہی حوالہ دیا تھا کہ نور
قادیان میں ہی نازل ہوگا اور وہ غلام احمد ہے اور اُنہوں نے خبر دی
ہے کہ وہ اب تک اس گواہی پر قائم ہیں اور ان کا خط موجود۔ پھر
آپ حافظ کہلا کر حقیقی حافظ پر توکل نہیں رکھتے قوم کے ڈر سے جھوٹ
بولتے ہیں میں سوچ میں ہوں کہ عبداللہ صاحب کے یہ کیسے مکاشفات
تھے جو ان کے ساتھ ہی خاک میں مل گئے آپ جیسے اُن کے بڑے
خلیفہ نے بھی ان کا قدر نہ کیا۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

المؤلف میرزا غلام احمد قادیانی

۴- اکتوبر ۱۹۰۲ء

کہ وہ پطرس کی تحریر ہے اور ظاہر ہے کہ اس قدر ثبوتوں کے جمع
ہونے کے بعد جو زبردست شہادتیں ہیں پھر اس بیہودہ اعتقاد
سے جو عیسٰی زندہ ہے باز نہ آنا ایک دیوانگی ہے اور محسوسہ شہود
سے انکار نہیں ہوسکتا سو **مسلمانو تمہیں مبارک ہو آج
تمہارے لئے عید کا دن ہے** ان پہلے جھوٹے عقائد کو
دفع کرو اور اب قرآن کے مطابق اپنا عقیدہ بنا لو۔ مکرر یہ کہ آخری
شہادت حضرت عیسٰی کی سب سے بزرگتر حواری کی شہادت ہے
یہ وہ حواری ہے کہ اپنی تحریر میں جو برآمد ہوئی ہے خود اس شہادت
کے لئے یہ الفاظ استعمال کرتا ہے کہ میں ابن مریم کا خادم ہوں اور
اب میں نوئے سال کی عمر میں یہ خط لکھتا ہوں جبکہ مریم کے بیٹے کو
مرے ہوئے تین سال گذر چکے ہیں لیکن تاریخ سے یہ امر ثابت شدہ
ہے اور بڑے بڑے مسیحی علماء اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ پطرس
اور حضرت عیسٰی کی پیدائش قریب قریب وقت میں تھی اور واقعہ
صلیب کے وقت حضرت عیسٰی کی عمر قریباً ۳۳ سال اور حضرت
پطرس کی عمر اس وقت تیس چالیس سال کے درمیان تھی دیکھو
کتاب سمتھس ڈکشنری جلد ۳ صفحہ ۲۴۴ و موٹی بٹولس ٹیوٹیمنٹ ہسٹری
و دیگر کتب تاریخ) اور اس خط کے متعلق اکابر علماء مذہب عیسوی نے
بہت تحقیقات کر کے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ صحیح ہے اور اس کے لئے
بڑی خوشی کا اظہار کیا ہے اور جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں ایسی عزت
سے یہ تحریر دیکھی گئی ہے کہ ایک رقم کثیر اس کے عوض میں وارثان
اُس مقدس راہب کو دی گئی ہے جس کے کتب خانوں سے بعد

کرے گا ہر ایک جو اس کو خدا نہیں جانتا وہ پکڑا جائے گا اور آگ میں
ڈالا جائے گا۔

اس کا جواب مسلمانوں کو کچھ بھی نہیں آتا تھا نہایت شرمندہ
اور ذلیل ہوتے تھے اب یسوع مسیح کی خوب خدائی ظاہر ہوئی آسمان پر
چڑھنے کا سارا بھانڈا پھوٹ گیا۔ اول تو ہزار نسخہ سے زیادہ ایسی طبی
کتابیں جن کو پرانے زمانہ میں رومیوں یونانیوں۔ مجوسیوں عیسائیوں
اور سب سے بعد مسلمانوں نے بھی ان کا ترجمہ کیا تھا پیدا ہو
گئیں جس میں ایک نسخہ مرہم عیسیٰ کا لکھا ہے اور ان کتابوں
میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ مرہم عیسیٰ کے لئے یعنی اُن کے صلیبی
زخموں کے لئے بنائی گئی تھی ازاں بعد کشمیر میں حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کی قبر بھی پیدا ہو گئی پھر اسکے بعد عربی اور فارسی میں
پُرانی کتابیں پیدا ہو گئیں جو بعض ان میں سے ہزار برس کی
تصنیف ہیں اور حضرت عیسیٰ کی وفات کی گواہی دیتی اور قبر
انکی کشمیر میں بتلاتی ہیں اور پھر سب کے بعد جو آج ہمیں خبر
ملی یہ تو ایک ایسی خبر ہے کہ گویا آج اُس نے مسلمانوں کے لئے عید
کا دن چڑھا دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ حال میں بمقام یروشلم پطرس
حواری کا دستخطی ایک کاغذ پرانی عبرانی میں لکھا ہوا دستیاب ہوا ہے
جس کو کتاب کشتی نوح کے ساتھ شامل کیا گیا ہے اس سے ثابت
ہوتا ہے کہ حضرت مسیح صلیب کے واقعہ سے تخمیناً پچاس برس
بعد اسی زمین پر فوت ہو گئے تھے اور وہ کاغذ ایک عیسائی کمپنی نے
اڑھائی لاکھ روپیہ دے کر خرید لیا ہے کیونکہ یہ فیصلہ ہو گیا ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

شرائط بیعت سلسلہ احمدیہ

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے
شرک سے مجتنب رہے گا۔ **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد
اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ
پیش آوے۔ **سوم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع
نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور
استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف
کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا۔ **چہارم** یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے
کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر
اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک
ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ
پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواو ہوس سے باز آجائیگا اور
قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل
قرار دیگا۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کریگا
ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک
عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہانتک بس
چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت
محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ
درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وفات یہ کاغذ برآمد ہوا اور ہمارے نزدیک اس کاغذ کی صحت پر
ایک اور قوی دلیل ہے کہ ایسے شخص کے کتب خانہ سے یہ کاغذ نکلا
ہے جو رومن کیتھلک عقیدہ رکھتا تھا اور نہ صرف حضرت عیسیٰ کی
خدائی کا قائل تھا بلکہ حضرت مریم کی خدائی کا بھی قائل تھا یہ کاغذات
اُس نے محض ایک پرانے تبرکات میں رکھے ہوئے تھے
اور چونکہ وہ پرانی عبرانی تھی اور طرز تحریر بھی پرانی تھی اس لئے
وہ اس کے مضمون سے محض نا آشنا تھا یہ ایک نشان ہے ماسوا
اس نئی شہادت کے جو حضرت پطرس کے خط میں سے نکلی ہے
متقدمین میں بھی عیسائیوں کے بعض فرقے خود اس بات کے
قائل ہیں کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر سے ایک موت کی سی سخت بیہوشی
میں اُتارے گئے تھے اور ایک غار کے اندر تین دن کے علاج
معالجہ سے تندرست ہو کر کسی اور طرف چلے گئے جہاں مدت تک
زندہ رہے ان عقائد کا ذکر انگریزی کتابوں میں مفصل درج ہے
جن میں سے کتاب نیو لائف آف جیزس مصنفہ سٹراس اور
کتاب ماڈرن ڈوٹ اینڈ کرسچن بیلیف اور کتاب سوپرنیچرل ریلیجن
کی بعض عبارتیں ہم نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں درج کی ہیں۔

المؤلف میرزا غلام احمد قادیانی

(٦ر اکتوبر ١٩٠٢ء)

خط ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی   السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعودؑ کا کلام ٹریکٹ اور کتابی صورت میں اب تک لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر لوگوں میں تقسیم ہو چکا ہے۔ اس کار خیر میں ہماری طرف سے ہر چھوٹے بڑے اور مردوں اور مستورات کو حصہ لینے کی تحریک ہوتی رہتی ہے۔ جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے ملی مفاد کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے وہ اس کار خیر میں باقاعدہ حصہ لے رہے ہیں۔ اگرچہ فی ذاتہٖ ہر ایک نیکی اچھی ہے لیکن آج کل جب کہ ہر طرف مخالفت کی آگ بھڑک رہی ہے اور لوگ زبانی تبلیغ میں فسادات برپا کرتے ہیں۔ بذریعہ کتب اور لٹریچر حضرت مسیح موعودؑ کا کلام پہنچانا یہ جملہ نیکیوں کی سرتاج نیکی ہے۔ ہم نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کا تمام کلام چھاپ کر دنیا میں پھیلائیں گے ان شاء اللہ۔ ہمارا لٹریچر اس قدر سستا ہے کہ لوگ حیران ہیں۔ ہم اس میں منافع نہیں لیتے اصل لاگت سے بھی قیمت تھوڑی ہوتی ہے۔ بنا بریں ہم ہر ایک دوست کو تحریک کرتے ہیں کہ وہ اس کار خیر میں ا/- ۲/- ۸/- عہ - للعہ - عمہ مدعہ - دس روپیہ یا اس سے زیادہ ماہوار ادا کریں۔ اور عہد کریں کہ کس قدر رقم وہ ماہوار ادا کریں گے۔ جو وعدہ بھی آپ فرمائیں وہ ماہوار بذریعہ ٹکٹ یا منی آرڈر دفتر صاحب صدر انجمن احمدیہ کی معرفت خاکسار کے نام روانہ فرمائیں اسکے عوض میں کتب اور ٹریکٹ وغیرہ آپ کو باقاعدہ بھیج جایا کریگا۔ آپ اپنی موعودہ رقم خود ہی باقاعدہ بھجوا دیا کریں۔ کثرت کار کی وجہ سے یاد دہانی کرانا ایک مشکل امر ہے۔ نیز میں امید کرتا ہوں کہ آپ نہ صرف اپنے خاندان کے لوگوں کو اس کار خیر کا ماہوار ممبر بنائیں گے بلکہ اپنی تمام ذی اثر علقہ کو ممبر بنانے کا فخر حاصل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو اور آپ کو کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ والسلام

خاکسار ابو الفضل محمود۔ محلہ دار الرحمت قادیان۔ پنجاب

بحضور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی میرزا بشیرالدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بیعت شرائط بیعت جماعت احمدیہ کے عقائد۔ ضروری ہدایات اور فرائض پڑھ کر تسلیم کئے اور میں حضور کی خدمت میں بیعت کا مندرجہ ذیل فارم پُر کرکے درخواست کرتا ہوں کہ میری بیعت قبول فرمائی جائے۔ (الفاظ بیعت)

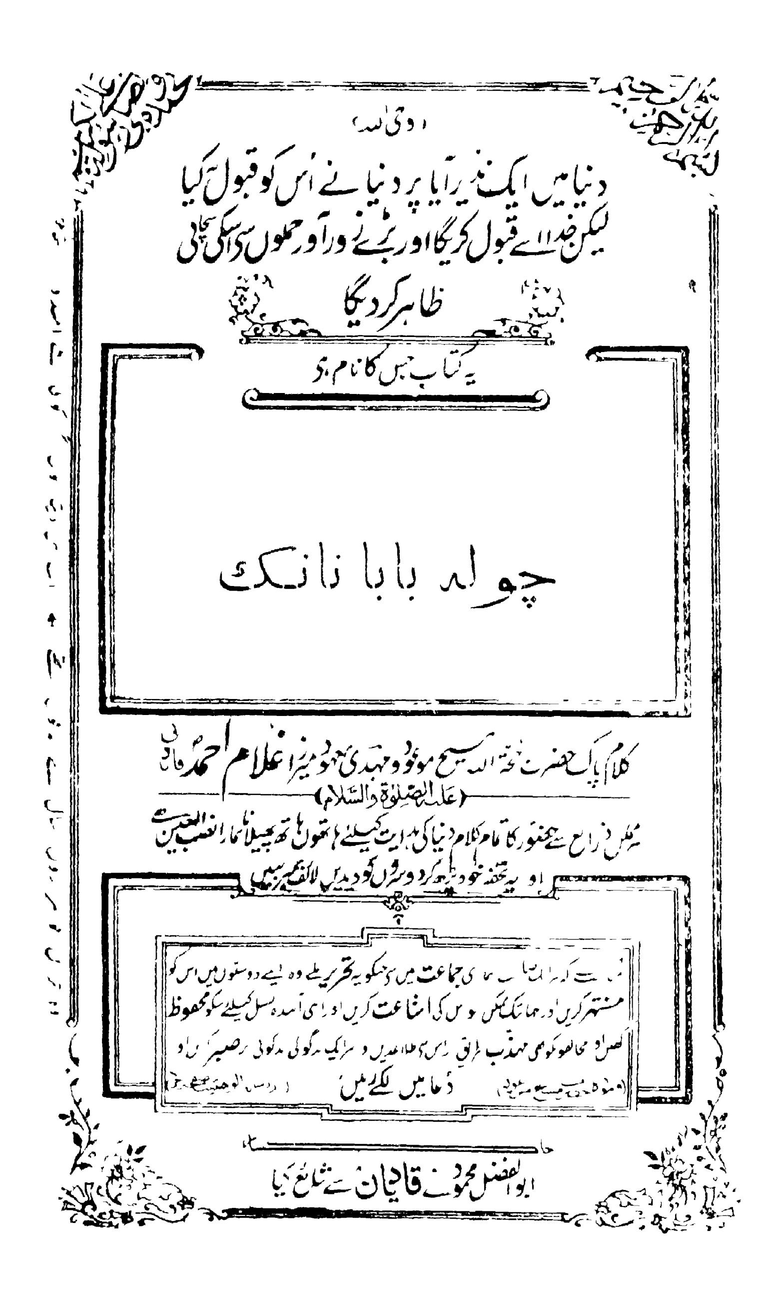
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

میں ولد آج محمود کے ہاتھ پر بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں اور اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں! اور آئندہ بھی ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہونگا۔ شرک نہیں کرونگا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اسلام کے سب حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ قرآن کریم اور احادیث پڑھنے پڑھانے یا سُننے میں کوشاں رہوں گا آپ جو نیک کام مجھے بتائینگے اُن میں آپ کا ہر طرح فرمانبردار رہوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرونگا۔ اور حضرت مسیح موعود کے سب دعاوی پر ایمان رکھوں گا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ + اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ + رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ + رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ
رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔

دستخط سکونت ڈاکخانہ ضلع

(سلیمر ابوالفضل محمود نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام بھائی عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر چھپوا کر قادیان سے شائع کیا)



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(وحی الٰہی)

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا
لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی
ظاہر کردیگا

یہ کتاب جس کا نام ہے

چولہ بابا نانک

کلام پاک حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود و مہدی معہود میرزا غلام احمد قادیانی
(علیہ الصلوٰۃ والسلام)

مختلف ذرائع سے حضور کا تمام کلام دنیا کی ہدایت کیلئے ہاتھوں ہاتھ پھیلانا ہمارا نصب العین ہے
اور یہ تحفہ خود پڑھ کر دوسروں کو دیدیں

ضرورت ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جنکو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو
مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور آئندہ نسل کیلئے اسکو محفوظ
رکھیں اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق سے اس پر اطلاع دیں اور ہر ایک دشنام دہ کی گالی پر صبر کریں اور
دعا میں لگے رہیں

ابو الفضل محمود قادیان سے شائع کیا

شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوجاوے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

چولہ صاحب اور بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا اسلام

یہی پاک چولہ ہے سکھوں کا تاج
یہی کابلی مل کے گھر میں ہے آج

یہی ہے جو نوروں سے معمور ہے
جو دور اس سے اس سے خدا دور ہے

یہی جنم ساکھی میں مذکور ہے
جو انگد سے اس وقت مشہور ہے

اسی پر وہ آیات ہیں بینات
کہ جن سے ملے جاودانی حیات

یہ نانک کو خلعت ملا سرفراز
خدا سے جو تھا درد کا چارہ ساز

اسی سے وہ سب رازِ حق پا گیا
اسی سے وہ حق کی طرف آ گیا

اسی نے بلا سے بچایا اسے
ہر اک بدگہر سے چھڑایا اسے

ذرا سوچو سکھو یہ کیا چیز ہے
یہ اس مرد کے تن کا تعویذ ہے

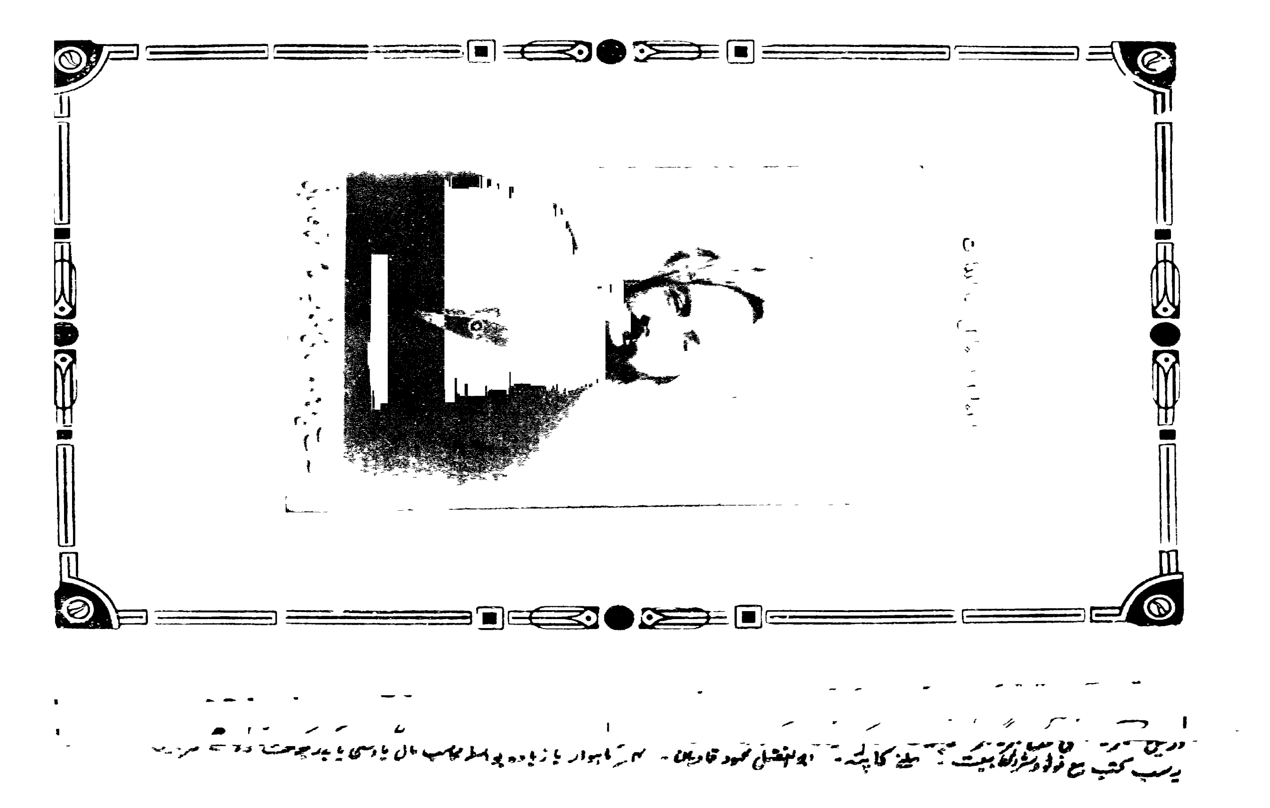
یہ اس بھگت کا رہ گیا اک نشاں
نصیحت کی باتیں حقیقت کی جاں

گر نقلوں میں ہے شک کا اک احتمال
کہ انساں کے ہاتھوں سے ہیں دستمال

جو پیچھے سے لکھتے لکھاتے رہے
خدا جانے کیا کیا بناتے رہے

گماں ہے کہ نقلوں میں ہو کچھ خطا
کہ انساں نہ ہووے خطا سے جدا

مگر یہ تو محفوظ ہے بالیقیں
وہی ہے جو تھا اس میں کچھ شک نہیں



یہ سب کتب مع فوٹو ... ملنے کا پتہ ابو الفضل محمود قادیان

وہ تھا آریہ قوم سے نیک ذات ۔ خردمند خُوش خو مبارک صفات
ابھی عمر سے تھوڑے گزرے تھے سال ۔ کہ دل میں پڑا اُس کے دیں کا خیال
اسی جستجو میں وہ رہتا مدام ۔ کہ کس راہ سے سچ کو پاوے تمام
اُسے وید کی رہ نہ آئی پسند ۔ کہ دیکھا بہت اُسکی باتوں میں گند
جو دیکھا کہ یہ ہیں سڑے اور گلے ۔ لگا ہونے اس کا دل اُوپر تلے
کہا کیسے ہو یہ خدا کا کلام ۔ ضلالت کی تعلیم ناپاک کام
ہُوا پھر تو یہ دیکھ کر سخت غم ۔ مگر دل میں رکھتا وہ رنج والم
وہ رہتا تھا اس غم سے ہردم اُداس ۔ زباں بند تھی دل میں سُو سُو ہراس
یہی فکر کھاتا اُسے صبح و شام ۔ نہ تھا کوئی ہمراز نے ہمکلام
کبھی باپ کی جبکہ پڑتی نظر ۔ وہ کہتا کہ اے میرے پیارے پسر
میں حیراں ہُوں تیرا یہ کیا حال ہے؟ ۔ وہ غم کیا ہے جس سے تُو پامال ہے؟
نہ وہ تیری صورت نہ وہ رنگ ہے ۔ کہو کس سبب تیرا دل تنگ ہے؟
مجھے سچ بتا کھول کر اپنا حال ۔ کہ کیوں غم میں رہتا ہے اے میرے لال؟
وہ رو دیتا کہہ کر کہ سب خیر ہے ۔ مگر دل میں اِک خواہش سیر ہے
پھر آخر کو نکلا وہ دیوانہ وار ۔ نہ دیکھے بیاباں نہ دیکھے پہاڑ
اُتار اپنے مونڈھے سے دُنیا کا بار ۔ طلب میں سفر کر لیا اختیار
خدا کے لئے ہو گیا دردمند ۔ تنعم کی راہیں نہ آئیں پسند

اُسے سر پہ رکھتے تھے اہلِ صفا — تذلل سے جب پیش آتی بلا

جو نانکؒ کی مدح و ثنا کرتے تھے — وہ ہر شخص کو یہ کہا کرتے تھے

کہ دیکھا نہ ہو جس نے وہ پارسا — وہ چولہ کو دیکھے کہ ہے رہنما

جسے اسکے مت کی نہ ہووے خبر — وہ دیکھے اسی چولہ کو اک نظر

اسے چُوم کر کرتے رو رو دُعا — تو ہو جاتا تھا فضلِ قادر خدا

اسی کا تو تھا معجزانہ اثر — کہ نانکؒ بچا جس سے وقتِ خطر

بچا آگ سے اور بچا آب سے — اسی کے اثر سے نہ اسباب سے

ذرا دیکھو انگد کی تحریر کو — کہ لکھتا ہے اس ساری تقریر کو

یہ چولہ ہے قدرت کا جلوہ نما — کلامِ خدا اس پہ ہے جا بجا

جو شائق ہے نانکؒ کے درشن کا آج — وہ دیکھے اسے چھوڑ کر کام کاج

برس گذرے ہیں چار سَو کے قریب — یہ ہے تو یہ تو اِک کرامت عجیب

یہ نانک سے کیوں رہ گیا اِک نشاں — بھلا اس میں حکمت تھی کیا در نہاں

یہی تھی کہ اسلام کا ہو گواہ — بتا دے وہ پچھلوں کو نانکؒ کی راہ

خدا سے یہ تھا فضل اس مرد پر — ہُوا اُسکے دردوں کا اِک چارہ گر

یہ مخفی امانت ہے کرتار کی — یہ تھی اِک کلید اسکے اسرار کی

محبت میں صادق وہی ہوتے ہیں — کہ اِس چولہ کو دیکھ کر روتے ہیں

سُنو مجھ سے اے لوگو نانکؒ کا حال — سُنو قصۂ قدرتِ ذوالجلال

کہا یہ تو مجھ سے ہُوا اِک گناہ ۔۔۔ کہ پوشیدہ رکھی سچائی کی راہ
یہ صدق وصفا سے بہت دُور تھا ۔۔۔ کہ غیروں کے خوفوں سے دل چُور تھا
تصوّر سے اِس بات کے ہوکے زار ۔۔۔ کہا رو کے اے میرے پروردگار
ترے نام کا مجھ کو اقرار ہے ۔۔۔ ترا نام غفّار و ستّار ہے
بلا ریب تو حیّ و قدّوس ہے ۔۔۔ ترے بن ہر اِک راہ سالوس ہے
مجھے بخش اے خالقِ العالمین ۔۔۔ تُو سُبحٰنہٗ وَاِنّی مِنَ الظّٰلِمِیْن
مَیں تیرا ہوں اے میرے کرتار پاک ۔۔۔ نہیں تیری راہوں میں خوفِ ہلاک
ترے در پہ جاں میری قربان ہے ۔۔۔ محبت تری خود مری جان ہے
وہ طاقت کہ ملتی ہے ابرار کو ۔۔۔ وہ دے مجھ کو دِکھلا کے اسرار کو
خطا وار ہوں مجھ کو وہ رہ بتا ۔۔۔ کہ حاصل ہو جس رہ سے تیری رضا
اِسی عجز میں تھا تذلّل کے ساتھ ۔۔۔ کہ پکڑا خدا کی عنایت نے ہاتھ
ہُوا غیب سے ایک چولہ عیاں ۔۔۔ خدا کا کلام اُس پہ تھا بے گماں
شہادت تھی اسلام کی جا بجا ۔۔۔ کہ سچا وُہی دیں ہے اور رہنما
یہ لکھا تھا اس میں بخطِ جلی ۔۔۔ کہ اللہ ہے اک اور محمّد نبی
ہُوا حکم پہن اِس کو اے نیک مرد ۔۔۔ اُتر جائیگی اُس سے وہ ساری گرد
جو پوشیدہ رکھنے کی تھی اِک خطا ۔۔۔ یہ کفّارہ ہے اس کا اے باوفا
یہ ممکن ہے کشفی ہو یہ ماجرا ۔۔۔ دِکھایا گیا ہو بحکمِ خدا

طلب میں چلا بے خود و بے حواس | خدا کی عنایات کی کر کے آس
جو پوچھا کسی نے چلے ہو کدھر | غرض کیا ہے جس سے کیا یہ سفر
کہا رہ کے حق کا طلبگار ہوں | نثارِ رہِ پاک کرتار ہوں
سفر میں وہ رو رو کے کرتا دعا | کہ اے میرے کرتار مشکل کشا
میں عاجز ہوں کچھ بھی نہیں خاک ہوں | مگر بندۂ درگہِ پاک ہوں
میں قربان ہوں دل سے تری راہ کا | نشاں دے مجھے مردِ آگاہ کا
نشاں تیرا پا کر وہیں جاؤں گا | جو تیرا ہو وہ اپنا ٹھہراؤں گا
کرم کر کے وہ راہ اپنی دکھا | کہ جس میں ہو اے میرے تیری رضا
بتایا گیا اس کو الہام میں | کہ پائے گا تو مجھ کو اسلام میں
مگر مردِ عارف فلاں مرد ہے | کہ اسلام کی راہ میں فرد ہے
ملا تب خدا سے اسے ایک پیر | کہ چشتی طریقہ میں تھا دستگیر
وہ بیعت سے اسکی ہوا فیضیاب | سنا شیخ سے ذکرِ راہِ صواب
پھر آیا وطن کی طرف اس کے بعد | ملے پیر کے فیض سے بخت سعد
کوئی دن تو پردہ میں مستور تھا | زباں چپ تھی اور سینہ میں نور تھا
نہاں دل میں تھا درد و سوز و نیاز | شریروں سے چھپ چھپ کے پڑھتا نماز
پھر آخر کو مارا صداقت نے جوش | تعشق جاتے رہے اس کے ہوش
ہوا پھر تو حق کے چھپانے سے تنگ | محبت نے بڑھ بڑھ کے دکھلائی رنگ

یہ دیوانگی عشق کا ہے نشاں
نہ سمجھے کوئی اسکو جز عاشقاں

غرض جوش اُلفت سے مجذوب وار
یہ نانک نے چولہ بنایا شعار

مگر اس سے راضی ہو وہ دلستاں
کہ اس بن نہیں دل کو تاب و تواں

خدا کے جو ہیں وہ یہی کرتے ہیں
وہ لعنت سے لوگوں کی کب ڈرتے ہیں

وہ ہو جاتے ہیں سارے دلدار کے
نہیں کوئی ان کا بجز یار کے

وہ جاں دینے سے بھی نہ گھبراتے ہیں
کہ سب کچھ وہ کھوکر اُسے پاتے ہیں

وہ دلبر کی آواز بن جاتے ہیں
وہ اس جاں کے ہمراز بن جاتے ہیں

وہ ناداں جو کہتا ہے در بند ہے
نہ الہام ہے اور نہ پیوند ہے

نہیں عقل اس کو نہ کچھ غور ہے
اگر وید ہے یا کوئی اور ہے

یہ سچ ہے کہ جو پاک ہو جاتے ہیں
خدا سے خدا کی خبر لاتے ہیں

اگر اس طرف سے نہ آوے خبر
تو ہو جائے یہ راز زیر و زبر

طلبگار ہو جائیں اسکے تباہ
وہ مر جائیں دیکھیں اگر بند راہ

مگر کوئی معشوق ایسا نہیں
کہ عاشق سے رکھتا ہو یہ بغض و کیں

خدا پر تو پھر یہ گماں عیب ہے
کہ وہ راحم و عالم الغیب ہے

اگر وہ نہ بولے تو کیونکر کوئی
یقیں کر کے جانے کہ ہے مختفی

وہ کرتا ہے خود اپنے بھگتوں کو یاد
کوئی اسکی رہ میں نہیں نامراد

مگر وید کو اس سے انکار ہے
اسی سے تو بے خبر و بیکار ہے

پھر اِس طرز پر یہ بنایا گیا
بحکمِ خدا پھر لکھایا گیا

مگر یہ بھی ممکن ہے آئے پختہ کار — کہ خود غیب سے ہو یہ سب کاروبار
کہ پردے میں قادر کے اسرار ہیں — کہ عقلیں وہاں ہیچ و بیکار ہیں
تو یک قطرہ داری زعقل و خرد — مگر قدرتش بحر بے حد و عد
اگر بشنوی قصۂ صادقاں — مجنباں سرِ خود چو مستہزیاں
تو خود را خردمند فہمیدۂ — مقاماتِ مرداں کجا دیدۂ
غرض اس نے پہنا وہ فرخ لباس — نہ رکھتا تھا مخلوق سے کچھ ہراس
وہ پھرتا تھا کوچوں میں چولہ کے ساتھ — دِکھاتا تھا لوگوں کو قدرت کے ہاتھ
کوئی دیکھتا جب اُسے دُور سے — تو ملتی خبر اس کو اس نور سے
جسے دُور سے وہ نظر آتا تھا — اُسے چولہ خود بھید سمجھاتا تھا
وہ ہر لحظہ چولہ کو دِکھلاتا تھا — اِسی میں وہ ساری خوشی پاتا تھا
غرض یہ تھی تا یار خورسند ہو — خطا دُور ہو پختہ پیوند ہو
جو عشاق اس ذات کے ہوتے ہیں — وہ ایسے ہی ڈر ڈر کے جاں کھوتے ہیں
وہ اس یار کو صدق دِکھلاتے ہیں — اسی غم میں دیوانہ بن جاتے ہیں
وہ جاں اسکی رہ میں فدا کرتے ہیں — وہ ہر لحظہ سَو سَو طرح مرتے ہیں

وہ کھوتے ہیں سب کچھ بصدق و صفا
مگر اس کی ہو جائے حاصل رضا

کہ دِلدار کی بات ہے اِک غذا
مگر تُو ہے مُنکر تجھے اس سے کیا

نہیں تجھ کو اس راہ کی کچھ خبر
تو واقف نہیں اس سے اَے بے ہُنر

وہ ہے مہربان و کریم و قدیر
قسم اُسکی۔ اسکی نہیں ہے نظیر

جو ہو دل سے قربانِ ربِّ جلیل
نہ نقصاں اُٹھاویں نہ ہوویں ذلیل

اسی سے تو نانکؒ ہُوا کامیاب
کہ دِل سے تھا قربانِ عالیجناب

بتایا گیا اس کو الہام ہیں
کہ پائے گا تُو مجھ کو اسلام میں

یقین ہے کہ نانکؒ تھا ملہم ضرور
نہ کر وید کا پاس اَے پُرغرور

دیا اس کو کرتار نے وہ گیاں
کہ ویدوں میں اس کا نہیں کچھ نشاں

اکیلا وہ بھاگا ہنودوں کو چھوڑ
چلا مکّہ کو ہند سے مُنہ کو موڑ

گیا خانہ کعبہ کا کرنے طواف
مسلماں بنا پاک دِل بے خلاف

لیا اُسکو فضل خدا نے اُٹھا
ملی دونو عالم میں عزت کی جا

اگر تُو بھی چھوڑے یہ مُلکِ ہوا
تجھے بھی یہ رتبہ کرے وہ عطا

تو رکھتا نہیں ایک دم بھی رَوا
جو بیوی سے اور بچّوں سے ہو جُدا

مگر وہ تو پھرتا تھا دیوانہ وار
نہ جی کو تھا چین اور نہ دل کو قرار

ہر اک کہتا تھا دیکھ کر اک نظر
کہ ہے اسکی آنکھوں میں کچھ جلوہ گر

محبت کی تھی سینہ میں اک خلش
لئے پھرتی تھی اسکو دِل کی تپش

کبھی شرق میں اور کبھی غرب میں
رہا گھومتا قلق اور کرب میں

کرے کوئی کیا ایسے طومار کو ۔ بُلا کر دِکھاوے نہ جو یار کو
وہ ویدوں کا ایشر ہے یا اک حجر ۔ کہ بولے نہیں جیسے اِک گنگ وکر
تو پھر ایسے ویدوں سے حاصل ہی کیا ۔ ذرا سوچ لے یارو بہرِ خدا
وہ انکار ہیں کرتے الہام سے ۔ کہ ممکن نہیں خاص اور عام سے
یہی سالکوں کا تو تھا مُدعا ۔ اسی سے تو کھلتی تھیں آنکھیں ذرا
اگر یہ نہیں پھر تو وہ مَر گئے ۔ کہ بے سود جاں کو فدا کر گئے
یہ ویدوں کا دعویٰ سُنا ہے ابھی ۔ کہ بعد ان کے ملہم نہ ہوگا کبھی
وہ کہتے ہیں یہ کوچہ مسدُود ہے ۔ تلاش اسکی عارف کو بے سود ہے
وہ غافل ہیں رحماں کے اس داب سے ۔ کہ رکھتا ہے وہ اپنے احباب سے
اگر ان کو اس رہ سے ہوتی خبر ۔ اگر صدق کا کچھ بھی رکھتے اثر
تو انکار کو جانتے جائے شرم ۔ یہ کیا کہدیا ویدنے ہائے شرم
نہ جانا کہ الہام ہے کیمیا ۔ اسی سے تو مِلتا ہے گنجِ بقا
اسی سے تو عارف ہوئے بادہ نوش ۔ اسی سے تو آنکھیں کُھلیں اور گوش
یہی ہے کہ نائب ہے دیدار کا ۔ یہی ایک چشمہ ہے اسرار کا
اسی سے مِلے ان کو نازک علوم ۔ اسی سے تو انکی ہوئی جگ میں دُھوم
خدا پر خدا سے یقیں آتا ہے ۔ وہ باتوں سے ذات اپنی سمجھاتا ہے
کوئی یار سے جب لگاتا ہے دِل ۔ تو باتوں سے لذت اُٹھاتا ہے دِل

وہ کیا ہے یہی ہے کہ اللہ ہے ایک | محمد نبی اُس کا پاک اور نیک

بجز اس کے دل کی صفائی نہیں
بجز اُس کے غم سے رہائی نہیں

یہ معیار ہے دیں کی تحقیق کا | کھلا فرق دجال وصدیق کا
ذرا سوچو یارو گر انصاف ہے | یہ سب کش مکش اس گھڑی صاف ہے
یہ نانک ؒ سے کرنے لگے جب جُدا | ہے زور کر کرکے بے مُدعا
کہا دُور ہو جاؤ تم ہار کے | یہ خلعت ہے ہاتھوں سو کرتار کے
بشر سے نہیں تا اُتارے بشر | خدا کا کلام اس پہ ہے جلوہ گر
دُعا کی تھی اُس نے کہ اے کردگار | بتا مجھ کو رہ اپنی خود کرکے پیار

یہ چولہ تھا اس کی دُعا کا اثر
یہ قدرت کے ہاتھوں کا تھا سر بسر

یہی چھوڑ کر وہ ولی مر گیا | نصیحت تھی مقصد اُدا کر گیا
اُسے مُردہ کہنا خطا ہے خطا | کہ زندوں میں وہ زندہ دِل جا مِلا

وہ تن گُم ہوا یہ نشاں رہ گیا
ذرا دیکھ کر اُس کو آنسو بہا

کہاں ہے محبت کہاں ہے وفا | پیارون کا چولہ ہوا کیوں بُرا
وفادار عاشق کا ہے یہ نشاں | کہ دلبر کا خط دیکھ کرنا گماں

پرندے بھی آرام کر لیتے ہیں | مجانیں بھی یہ کام کر لیتے ہیں
مگر وہ تو اِک دم نہ کرتا قرار | اَدا کر دیا عشق کا کاروبار
کسی نے یہ پُوچھی تھی عاشق سے بات | وہ نسخہ بتا جس سے جاگے تو رات
کہا نیند کی ہے دَوا سوز و دَرد | کہاں نیند جب غم کرے چہرہ زرد
وہ آنکھیں نہیں جو کہ گریاں نہیں | وہ خود دِل نہیں جو کہ بریاں نہیں

تو انکار سے وقت کھوتا ہے کیا
تجھے کیا خبر عشق ہوتا ہے کیا

مجھے پوچھو اور میرے دل سے یہ راز | مگر کون پُوچھے بجُز عشق باز
جو یہ یاد ہوتا کرے اختیار | خدا کے لئے ہے وہی اختیار
جو اسکے لئے کھوتے ہیں پاتے ہیں | جو مرتے ہیں وہ زندہ ہو جاتے ہیں

وہ ہے وحدہٗ لاشریک اور عزیز
نہیں اس کی مانند کوئی بھی چیز

اگر جاں کروں اسکی رہ میں فدا | تو پھر بھی نہ ہو شکر اس کا اَدا
میں چولے کا کرتا ہوں پھر کچھ بیاں | کہ ہے یہ پیارا مجھے جیسے جاں

ذرا جنم ساکھی کو پڑھ اے جواں
کہ انگد نے لکھا ہے اس میں عیاں

کہ قدرت کے ہاتھوں کی تھی وہ رقم | خدا ہی نے لکھا بفضل و کرم

وہی دیں کی راہوں کی سُنتا ہے بات
کہ ہو متقی مرد اور نیک ذات

مگر دوسرے سارے ہیں پُر عناد
پیارا ہے ان کو غرور اور فساد

بناتے ہیں باتیں سراسر دروغ
نہیں بات میں انکی کچھ بھی فروغ

بھلا بعد چولے کے آئے پُر غرور
وہ کیا کسر باقی ہے جس سے تُو دُور

تُو ڈرتا ہے لوگوں سے اے بے ہنر
خدا سے تجھے کیوں نہیں ہے خطر

یہ تحریر چولے کی ہے اک زباں
سُنو وہ زباں سے کرے کیا بیاں

کہ دینِ خدا دینِ اسلام ہے
جو ہو مُنکر اس کا بد انجام ہے

محمدؐ وہ نبیوں کا سردار ہے
کہ جس کا عُدو مثلِ مردار ہے

تجھے چولے سے کچھ تو آوے حیا
ذرا دیکھ ظالم کہ کرتا ہے کیا

کہو جو رضا ہو مگر سُن لو بات
وہ کہنا کہ جس میں نہیں کچھ ثبات

کہ حق جُو سے کرتار کرتا ہے پیار
وہ انساں نہیں جو نہیں حق گذار

کہو جبکہ پُوچھے گا مولا حساب
تو بھائی بتاؤ کہ کیا ہے جواب؟

میں کہتا ہوں اِک بات اے نیکنام
ذرا غور سے اس کو سُنیو تمام

کہ بے شک یہ چولہ پُر از نور ہے
تمرّد و فا سے بہت دُور ہے

دِکھائیں گے چولہ تمہیں کھول کر
کہ دو اُس کا اُتر ذرا بول کر

یہی پاک چولہ رہا اِک نشاں
گرو سے کہ تھا خلق پر مہرباں

لگاتا ہے آنکھوں سے ہو کر فدا
یہی دیں ہے دِلدادگاں کا سَدا

مگر جس کے دل میں محبت نہیں	اُسے ایسی باتوں سے رغبت نہیں
اُٹھو جلد تر لاؤ فوٹو گراف	ذرا کھینچو تصویر چولے کی صاف
کہ دُنیا کو ہرگز نہیں ہے بقا	فنا سب کا انجام ہے جُز خدا
سو لو عکس جلدی کہ اب ہی ہے آس	مگر اس کی تصویر رہ جائے پاس
یہ چولہ کہ قدرت کی تحریر ہے	یہی رہنما اور یہی پیر ہے
یہ انگد نے خود لکھ دیا صاف صاف	کہ ہے وہ کلامِ خدا بے گزاف

وہ لکھا ہے خود پاک کرتار نے
اُسی حیّ و قیّوم غفار نے

خدا نے جو لکھا وہ کب ہو خطا	وہی ہے خدا کا کلامِ صفا
یہی راہ ہے جس کو بھولے ہو تم	اُٹھو یارو اب مت کرو راہ گُم

یہ نورِ خدا ہے خدا سے مِلا
ارے جلد آنکھوں سے اپنی لگا

اَرے لوگو تم کو نہیں کچھ خبر	جو کہتا ہوں میں اس پہ رکھنا نظر
زمانہ تعصب سے رکھتا ہے رنگ	کریں حق کی تکذیب سب بے درنگ

گرو جس کے اس رہ پہ ہوویں فدا — وہ پیا نہیں جو نہ دے سر جھکا
اگر ہاتھ سے وقت جاوے نکل — تو پھر ہاتھ مل مل کے رونا ہی کل
نامردی ہے تیر و تلوار سے — بنو مرد و مردوں کے کردار سے
سنو آتی ہے ہر طرف سے صدا — کہ باطل ہے ہر چیز حق کے سوا
کوئی دن کے مہماں ہیں ہم تم سبھی — خبر کیا کہ پیغام آوے ابھی
گرو نے یہ چولہ بنایا شعار — دکھایا کہ اس رہ پہ ہوں میں نثار
وہ کیونکر ہو ان ناسعیدوں سے شاد — جو رکھتے نہیں اس سے کچھ اعتقاد
اگر مان لوگے گرو کا یہ واک — تو راضی کروگے اسے ہو کے پاک
وہ احمق ہیں جو حق کی رہ کھوتے ہیں — عبث ننگ و ناموس کو روتے ہیں
وہ سوچیں کہ کیا لکھ گیا پیشوا — وصیت میں کیا کہہ گیا برملا
کہ اسلام ہم اپنا دیں رکھتے ہیں — محمدؐ کی رہ پر یقیں رکھتے ہیں
اٹھو سونے والو کہ وقت آگیا — تمہارا گرو تم کو سمجھا گیا

نہ سمجھے تو آخر کو پچھتاؤگے
گرو کے سراپوں کا پھل پاؤگے

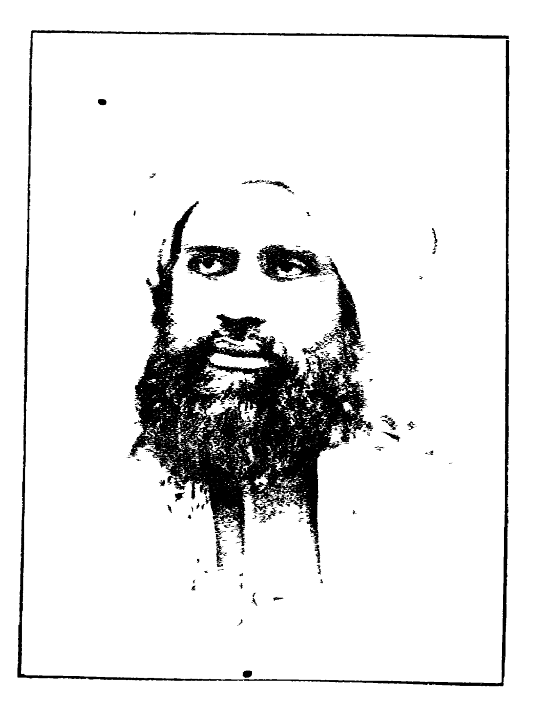
ست بچن

صداقت اسلام پر بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت

واہ رے زور صداقت خوب دکھلایا اثر — ہوگیا نانکؒ نثار دین احمد سربسر

اسی پر دو شالے چڑھے اور زر — یہی فخر سکھوں کا ہے سربسر
یہی ملک و دولت کا تھا اک ستوں — عمل بد کئے ہو گئے سرنگوں
خدا کے لئے چھوڑ دو اب بغض و کیں — ذرا سوچو باتوں کو ہو کر امیں
وہ صدق و محبت وہ مہر و وفا — جو نانکؒ سے رکھتے تھے تم برملا
دکھاؤ ذرا آج اُس کا اثر — اگر صدق ہے جلد دوڑو اِدھر
گرو نے تو کر کے دکھایا تمہیں — وہ رستہ چلو جو بتایا تمہیں
کہاں ہیں جو نانکؒ کے ہیں خاکپا — جو کرتے ہیں اس کے لئے جاں فدا
کہاں ہیں جو اس کیلئے مرتے ہیں — جو ہے وہ اک اُس کا وہی کرتے ہیں
کہاں ہیں جو ہوتے ہیں اس پر نثار — جھُکاتے ہیں سر اپنے کو کر کے پیار
کہاں ہیں جو رکھتے ہیں صدق و ثبات — گرو سے مِلے جیسے شیر و نبات
کہاں ہیں کہ جب اس سے کچھ پاتے ہیں — تعشق سے قرباں ہوئے جاتے ہیں
کہاں ہیں جو اُلفت سے سرشار ہیں — جو مرنے کو بھی دل سے تیار ہیں
کہاں ہیں وہ جو بُخل سے دُور ہیں — محبت سے نانکؒ کی معمور ہیں
کہاں ہیں جو اس رہ میں پُرجوش ہیں — گرو کے تعشق میں مدہوش ہیں
کہاں ہیں وہ نانکؒ کے عاشق کہاں — کہ آیا ہے نزدیک اب امتحاں
کہاں ہیں جو اُلفت کا دم بھرتے ہیں — اطاعت سے سر کو بنا کر قدم

اِدھر آئیں دیکھیں یہ تصویر ہے
یہی پاک چولہ بہا تیر ہے



حضرت حاجی الحرمینؓ نور الدین خلیفۃ المسیح اولؓ



چولہ بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

ان الدین عند اللہ الاسلام

الحمد للہ رب العلمین الرحمٰن الرحیم

ملک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت

علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین

یا حی یا قیوم یا قدوس یا وارث

یا ولی یا واحد یا صمد یا علیم یا خبیر

یا لطیف یا طٰہٰ یا احد

یا اللہ یا واسع یا خالق

یا بدیع یا رحمٰن یا رحیم

یا رب العلمین

اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض ولا یؤدہ حفظہما وھو العلی العظیم

قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد

واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ لا الٰہ الا انت سبحنک انی کنت من الظلمین

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ

علی کل شیء قدیر یا حی یا قیوم برحمتک استغیث

جب نظر پڑتی ہے اس چولہ کے ہر ہر لفظ پر | سامنے آنکھوں کے آجاتا ہے وہ فرخ گہر

دیکھو اپنے دیں کو کس صدق سے دکھلا گیا

وہ بہادر تھا نہ رکھتا تھا کسی دشمن سے ڈر

پبلشر ابو الفضل محمود قادیان نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر شائع کیا۔ مکمل ہونے پر قیمت ایک آنہ